بائبل اور قرآن

کی مشترکہ باتیں

مؤلف
فضل الٰہی اصغر

دار الخلد

بائبل اور قرآن
کی مشترکہ باتیں

مؤلف
فضل الٰہی اصغر

دار الخلد

طبع
۱۴۳۲ھ ـــــــــ ۲۰۱۱ء

قیمت -/250 روپے

دارالخلد
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

❀❀❀❀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

جب ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اِس کے کچھ حصوں یا اندراجات کا حوالہ یا ذکر کسی اور کتاب میں بھی دیا گیا ہے۔ مثلاً بائبل تورات یا انجیل جو قرآن سے پہلے لکھی گئی ہیں۔ بائبل قرآن سے دو یا اڑھائی ہزار سال اور انجیل چھ سو سال پہلے لکھی گئی۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کی کہانی بائبل میں مفصل موجود ہے۔ (پیدائش، باب 37 سے 50 تک) اور قرآن مجید میں بھی سورۃ یوسف 12 میں کچھ ردو بدل اور تخفیف سے بیان کی گئی ہے لیکن کچھ بیانات ایسے ہیں جو قرآن مجید میں صرف اشارۃً دیے گئے ہیں اور جو بائبل میں پڑھے بغیر اچھی طرح سے سمجھ میں نہیں آ سکتے مثلاً قرآن میں دنیا اور کائنات کی پیدائش کے بارے میں 11 سورتوں میں صرف اتنا ہی لکھا گیا ہے کہ وہ صرف 6 دن میں پیدا کی گئی لیکن بائبل میں تمام 6 دنوں کی تخلیق کی الگ الگ تفصیل دی گئی ہے۔ اِسی طرح یونس علیہ السلام کے بارے میں قرآن کی 4 الگ الگ سورتوں میں مثلاً سورۃ یونس:10، الانبیاء:21، الصافات:37، القلم : 68 میں یونس علیہ السلام کے بارے میں صرف مختصراً اقتباسات دیے گئے ہیں۔ بائبل جس میں مکمل کہانی تفصیل سے صرف اڑھائی صفحوں میں دی گئی ہے۔ اُسے پڑھے بغیر سمجھ میں نہیں آ سکتی اور قرآن کی تلاوت سے جب آپ صرف ایک سورۃ پڑھتے ہیں جس میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر ملتا ہے تو یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کو یونس علیہ السلام کی کہانی کا پہلے سے علم ہے۔ حالانکہ ہر پڑھنے والے کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ مکمل کہانی صرف بائبل میں دی گئی ہے جسے پڑھ کر ہی اصل کہانی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ مثلاً سورۃ الانبیاء 21 آیت 87 میں ہے ''مچھلی والے کو یاد کرو جبکہ وہ غصے سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اُسے پکڑ نہ سکیں گے۔ بالآخر وہ اندر سے پکار اُٹھا کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود

نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں ہوگیا۔ تو ہم نے اُس کی پکار سن لی اور اُسے غم سے نجات دے دی'' اور سورۃ القلم 68 (آیت 48,49) ''اور مچھلی والے کی طرح نہ ہوجا جبکہ اُس نے غم کی حالت میں دُعا کی۔ اگر اُسے اُس کے رب کی نعمت نہ پالیتی تو یقیناً برے حالوں میں چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔''

اس لیے ایسے معاملات میں بائبل یا انجیل کو پڑھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کتابوں میں کچھ اختلافات بھی ہیں۔ مثلاً بائبل میں لکھا ہے کہ نوح علیہ السلام اُن کی ایک بیوی، تین بیٹے سم، حام اور یافث اور اُن کی تین بیویاں طوفان کے بعد زندہ و سلامت کشتی سے باہر آئے لیکن قرآن میں لکھا ہے کہ نوح علیہ السلام کا بیٹا پانی میں ڈوب گیا۔ (سورۂ ہود: آیت ۴۲، ۴۳)۔ لڑکے کا نام نہیں لکھا۔ (صفحہ: ۳۳۳) اور نہ کسی اور کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور قربانی کے بارے میں بائبل میں صاف طور پر لکھا گیا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو واضح الفاظ میں حکم دیا کہ آپ اپنے اکلوتے بیٹے اسحاق کی سوختنی قربانی دیں (صفحہ 46) لیکن مسلمانوں نے قرآن کی رو سے ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ٹھہرالیا ہے۔ حالانکہ قرآن میں چونکہ الفاظ ''بچہ یا بیٹا'' استعمال کیے گئے ہیں۔ (سورۃ الصافات 37 آیت 102، 103) یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ذبیح اسماعیل تھے یا اسحاق اور نیز قرآن میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم نے صرف خواب میں دیکھا کہ وہ بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں اللہ پاک نے براہِ راست حکم نہیں دیا۔

قرآن مجید میں کئی ایک کہانیوں اور مضامین کو بار بار دہرایا گیا ہے جیسے نوح، ابراہیم، لوط علیہم السلام اور بنی اسرائیل کی کہانیوں کو۔

مندرجہ بالا حالات کے تحت یہ محسوس کیا گیا کہ ایک ہی مضمون یا واقعہ کے بارے میں کتابوں کے الگ الگ بیانات کو یکجا کیا جائے اور بائبل، انجیل اور قرآن مجید کے بیانات کا موازنہ کیا جائے تاکہ معلوم اور سمجھ میں آجائے کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ اور کیا کیا مماثلت اور کیا اختلافات ہیں۔

اس لیے ہر مضمون کے بارے میں بائبل، انجیل یا قرآن مجید کے بیانوں کو یکجا کر کے لکھ دیا گیا ہے اور پڑھ کر مکمل کہانی سمجھ میں آسکتی ہے۔ مثال کے طور پر انجیل متی اور مرقس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام (یوحنا) کا سر مبارک رومن حاکم ہیرودیس کے حکم سے کٹوا کر اُن کی موت کی کہانی مفصل دی گئی ہے لیکن قرآن مجید میں کوئی ذکر نہیں جو اس کتاب کے صفحہ 173 میں دی گئی ہے۔

تمہید

بائبل جس کو الہامی اور مقدس کتاب کہا جاتا ہے دراصل کئی ایک مختلف کتابوں کے دو الگ الگ مجموعے ہیں۔ پہلا عہد نامہ عتیق Old Testament اور دوسرا عہد نامہ جدید (New Testament)

عہد نامہ عتیق Old Testament دراصل 39 کتابوں کا مجموعہ ہے جو آج سے 3 ہزار اور 2 ہزار سال پہلے کے یعنی ایک ہزار سال قبل از مسیح اور ایک سو سال قبل از مسیح (900 سال) کے درمیانی عرصے میں مختلف وقتوں میں مختلف مصنّفین کی لکھی گئی بتائی جاتی ہیں اور دوسرا مجموعہ اناجیل عہد نامہ جدید New Testament چار انجیلوں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی انجیلوں و رسولوں کے اعمال، 21 خطوط اور ایک ''یوحنا عارف کا مکاشفہ'' پر مشتمل ہے یہ چاروں انجیلیں 4 مختلف اشخاص متی۔ مرقس لوقا اور یوحنا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دیے جانے کے بیسیوں سالوں (70 سے 100 سال) بعد لکھی بتائی جاتی ہیں۔

اس کتاب میں بائبل عہد نامہ عتیق Old Testament کے وہ حصے جو تخفیف اور ردو بدل کے ساتھ قرآن مجید میں دہرائے گئے ہیں اُن کا بیان کیا جائے گا۔

بائبل عہد نامہ عتیق Old Testament کے متعلق بعض حلقوں میں یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے کہ اس کا مصنف خدا تعالیٰ ہے لیکن دراصل یہ صرف نامعلوم انسانی مصنف یا مصنّفین کی مختلف تحریروں کی پیداوار ہے اس کے بیانات کے کوئی تاریخی یا دیگر ثبوت نہ ہیں جیسے کہ پہلی کتاب پیدائش۔

یہ کتاب کئی بار تباہ اور جلادی گئی یا گم ہوگئی اور کئی بار لکھی گئی بتائی جاتی ہے۔ پہلی 5 کتابیں موسیٰ علیہ السلام کی لکھی بتائی جاتی ہیں جن کے نام ہیں۔ (1) پیدائش genesis (2) خروج Exodus (3) احبار Loviticum ، (4) گنتی Numbers اور 5 استثنا Deteronomy۔ لیکن یہ بہت مشکوک بات ہے اور آج کل علما کرام اس کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام اپنی موت یا اُس کے بعد کے حالات نہیں لکھ سکتے تھے۔

بائبل کی ابتدا

بائبل کی پہلی کتاب، پیدائش کے پہلے باب اور پہلے صفحہ پر دنیا اور کائنات کو 6 دن میں پیدا کرنے کا بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ مختصر طور پر مندرجہ ذیل ہیں۔ بائبل کے بیان کے مطابق خداوند خدا نے زمین آسمان، سورج، چاند، ستارے، ہوا، پانی، آگ، نباتات یعنی گھاس، درخت پودے، انسان اور حیوانات، چوپائے جانور اور ہوایں اڑنے والے پرندے اور تمام کائنات 6 دنوں میں بنائے۔

1۔ پہلے دن اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور روشنی پیدا کی۔

2۔ دوسرے دن فضا یعنی پانی اور ہوا پیدا کیے۔

3۔ تیسرے دن تمام نباتات، سبزی، گھاس، جھاڑیاں، بُوٹیاں درخت اور پھل دار درخت، خشکی اور سمندر پیدا کیے۔

4۔ چوتھے دن دو نیّر یعنی سورج چاند اور ستارے پیدا کیے۔

5۔ پانچویں دن پانی میں رہنے والے اور دریائی جانوروں، یعنی مچھلیوں وغیرہ اور ہوا میں اڑنے والے پرندوں کو پیدا کیا۔

6۔ چھٹے دن تمام جانوروں، چوپاؤں، جنگلی جانور، رینگنے والے جانداروں اور انسان یعنی آدم کو پیدا کیا۔

7۔ ساتویں دن آرام کیا فارغ ہوا۔

پیدائش

بائبل کے بیانات کی تفصیل:

باب 1

1۔ خدانے ابتدا میں زمین وآسمان کو پیدا کیا۔

2۔ اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی۔

3۔ اور خدانے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہوگئی۔

4۔ اور خدانے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اور خدانے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا۔

5۔ اور خدانے روشنی کو تو دن کہا اور تاریکی کو رات اور شام ہوئی اور صبح ہوئی، سو پہلا دن ہوا۔

6۔ اور خدانے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو تا کہ پانی پانی سے جدا ہو جائے۔

7۔ پس خدانے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانی کو فضا کے اوپر کے پانی سے جدا کیا اور ایسا ہی ہوا۔

8۔ اور خدانے فضا کو آسمان کہا اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو دوسرا دن ہوا۔

9۔ اور خدانے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا۔

10۔ اور خدانے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اس کو سمندر اور خدانے دیکھا کہ اچھا ہے۔

11۔ اور خدانے کہا کہ زمین گھاس اور بیج دار بوٹیوں کو اور پھل دار درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں اور جو زمین پر اپنے آپ ہی میں بیج رکھیں اُگائے اور ایسا ہی ہوا۔

12۔ تب زمین نے گھاس اور بوٹیوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھتیں اور پھلدار درختوں کو جن کے بیج ان کی جنس کے موافق ان میں ہیں اگایا اور خدانے دیکھا کہ اچھا ہے۔

13۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو تیسرا دن ہوا۔

14۔ اور خدا نے کہا کہ فلک پر نیرّ ہوں کہ دن کو رات سے الگ کریں اور وہ نشانوں اور زمانوں اور دنوں اور برسوں کے امتیاز کے لیے ہوں۔

15۔ اور وہ فلک پر انوار کے لیے ہوں کہ زمین پر روشنی ڈالیں اور ایسا ہی ہوا۔

16۔ سو خدا نے دو بڑے نیرّ بنائے۔ ایک نیرّ اکبر کہ دن پر حکم کرے اور ایک نیرّ اصغر کہ رات پر حکم کرے اور اس نے ستاروں کو بھی بنایا۔

17۔ اور خدا نے ان کو فلک پر رکھا کہ زمین پر روشنی ڈالیں۔

18۔ اور دن پر اور رات پر حکم کریں اور اجالے کو اندھیرے سے جدا کریں اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔

19۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو چوتھا دن ہوا۔

20۔ اور خدا نے کہا کہ پانی جانداروں کو کثرت سے پیدا کرے اور پرندے زمین کے اوپر فضا میں اڑیں۔

21۔ اور خدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں کو اور ہر قسم کے جاندار کو جو پانی سے بکثرت پیدا ہوئے تھے ان کی جنس کے موافق اور ہر قسم کے پرندوں کو ان کی جنس کے موافق پیدا کیا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔

22۔ اور خدا نے اُن کو یہ کہہ کر برکت دی کہ پھلو اور بڑھو اور ان سمندروں کے پانی کو بھر دو اور پرندے زمین پر بہت بڑھ جائیں۔

23۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو پانچواں دن ہوا۔

24۔ اور خدا نے کہا کہ زمین جانداروں کو ان کی جنس کے موافق چوپائے اور رینگنے والے جاندار اور جنگلی جانور ان کی جنس کے موافق پیدا کرے اور ایسا ہی ہوا۔

25۔ اور خدا نے جنگلی جانوروں اور چوپایوں کو ان کی جنس کے موافق اور زمین کے رینگنے والے جانداروں کو ان کی جنس کے موافق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔

26۔ پھر خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی

مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں۔ اختیار رکھیں۔

27۔ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا، نرو ناری ان کو پیدا کیا۔

28۔ اور خدا نے ان کو برکت دی اور کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور ومحکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار رکھو۔

29۔ اور خدا نے کہا کہ دیکھو میں تمام روئے زمین کی کل بیج دار سبزی اور ہر درخت میں جس میں اس کا بیج دار پھل ہو تم کو دیتا ہوں۔ یہ تمہارے کھانے کو ہوں۔

30۔ اور زمین کے کل جانوروں کے لیے اور ہوا کے کل پرندوں کے لیے اور ان سب کے لیے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دم ہے کل ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں اور ایسا ہی ہوا۔

31۔ اور خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو چھٹا دن ہوا۔

باب 2

1۔ سو آسمان اور زمین اور ان کے کل لشکر کا بنانا ختم ہوا۔

2۔ اور خدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دن فارغ ہوا۔

3۔ اور خدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا کیونکہ اس میں خدا ساری کائنات سے جسے اس نے پیدا کیا اور بنایا فارغ ہوا۔

4۔ یہ ہے آسمان اور زمین کی پیدائش جب وہ خلق ہوئے جس دن خداوند خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا۔

5۔ اور زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودا نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اب تک اُگی تھی

کیونکہ خداوندِ خدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ زمین جوتنے کو کوئی انسان تھا۔

6۔ بلکہ زمین سے کہر اٹھتی تھی اور تمام روئے زمین کو سیراب کرتی تھی۔

7۔ اور خداوندِ خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا۔

8۔ اور خداوندِ خدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور انسان کو جسے اس نے بنایا تھا وہاں رکھا۔

9۔ اور خداوندِ خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کے لیے اچھا تھا زمین سے اُگایا اور باغ کے بیچ میں حیات کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی لگایا۔

10۔ اور عدن سے ایک دریا باغ کو سیراب کرنے کو نکلا اور وہاں سے چار ندیوں میں تقسیم ہوا۔

11۔ پہلی کا نام فیسون ہے جو حویلہ کی ساری زمین کو جہاں سونا ہوتا ہے گھیرے ہوئے ہے۔

12۔ اور اس زمین کا سونا چوکھا ہے اور وہاں موتی اور سنگ سلیمانی بھی ہیں۔

13۔ اور دوسری ندی کا نام جیحون ہے جو کُوش کی ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔

14۔ اور تیسری ندی کا نام دجلہ ہے جو اسور کے مشرق کو جاتی ہے اور چوتھی ندی کا نام فرات ہے۔

15۔ اور خداوند خدا نے آدم کو لے کر باغ عدن میں رکھا کہ اس کی باغبانی اور نگہبانی کرے۔

16۔ اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔

17۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کو کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اس میں سے کھایا تو مُرا۔

18۔ اور خداوند نے کہا آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں میں اس کے لیے ایک مددگار اس کی مانند بناؤں گا۔

19۔ اور خداوند خدا نے کل دشتی جانور اور ہوا کے کل پرندے مٹی سے بنائے اور ان کو آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ ان کے کیا نام رکھتا ہے اور آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی

اس کا نام ٹھہرا۔

20۔ اور آدم نے کل چوپایوں اور ہوا کے پرندوں اور کل دشتی جانوروں کے نام رکھے پر آدم کے لیے کوئی مددگار اس کی مانند نہ ملا۔

21۔ اور خداوند خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اس کی جگہ گوشت بھر دیا۔

22۔ اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اسے آدم کے پاس لایا۔

23۔ اور آدم نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اس لیے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی۔

24۔ اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا اور وہ ایک تن ہوں گے۔

25۔ اور آدم اور اس کی بیوی دونوں ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے۔

ب 3

1۔ اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو خداوند خدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اس نے عورت سے کہا کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟

2۔ عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں۔

3۔ پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اس کے پھل کی بابت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اسے کھانا اور نہ چھونا ورنہ مر جاؤ گے۔

4۔ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے۔

5۔ بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔

6۔ عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لیے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا

ہے اور عقل بخشنے کے لیے خوب ہے تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اس نے کھایا۔

7۔ تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور ان کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں اور انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لیے لنگیاں بنائیں۔

8۔ اور انہوں نے خداوند کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی اور آدم اور اس کی بیوی نے آپ کو خداوند خدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا۔

9۔ تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اس سے کہا کہ تو کہاں ہے؟

10۔ اس نے کہا میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور میں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا۔

11۔ اس نے کہا تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا۔

12۔ آدم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔

13۔ تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھے بہکایا تو میں نے کھایا۔

14۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا اس لیے کہ تو نے یہ کیا تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹے گا۔

15۔ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا۔

16۔ پھر اس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تو درد کے ساتھ بچے کو جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔

17۔ اور آدم سے اس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا اس لیے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس کی پیداوار کھائے گا۔

18۔ اور وہ تیرے لیے کانٹے اور اونٹکٹارے اگائے گی اور تو کھیت کی سبزی کھائے گا۔

19۔ تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا جب تک کہ زمین میں تو پھر لوٹ نہ جائے اس لیے کہ تو اس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا۔

20۔ اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا اس لیے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔

21۔ اور خداوند خدا نے آدم اور اس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر ان کو پہنائے۔

22۔ اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لے کر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے۔

23۔ اس لیے خداوند خدا نے اس کو باغ عدن سے باہر کر دیا تا کہ وہ اس زمین کی جس میں سے وہ لیا گیا تھا کھیتی کرے۔

24۔ چنانچہ اس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی حفاظت کریں۔

ب ۴

قائن اور حابل

1۔ اور آدم اپنی بیوی حوا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اس کے قائن پیدا ہوا۔ تب اس نے کہا مجھے خداوند سے ایک مرد ملا۔

2۔ پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا اور ہابل بھیڑ بکریوں کا چرواہا اور قائن کسان تھا۔

3۔ چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خداوند کے واسطے لایا۔

4۔ اور ہابل بھی اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوں کا اور کچھ ان کی چربی کا ہدیہ لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اس کے ہدیہ کو منظور کیا۔

5۔ پر قائن کو اور اس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا اس لیے قائن نہایت غضبناک ہوا اور اس کا منہ بگڑا۔

6۔ اور خداوند نے قائن سے کہا تو کیوں غضبناک ہوا؟ اور تیرا منہ کیوں بگڑا ہوا ہے؟

7۔ اگر تو بھلا کرے تو کیا تو مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر تو بھلا نہ کرے تو گناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا مشتاق ہے پر تو اس پر غالب آ۔

8۔ اور قائن نے اپنے بھائی ہابل کو کچھ کہا اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن نے اپنے بھائی ہابل پر حملہ کیا اور اسے قتل کر ڈالا۔

9۔ تب خداوند نے قائن سے کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ کیا میں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟

10۔ پھر اس نے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے۔

11۔ اور اب تو زمین کی طرف سے لعنتی ہوا۔ جس نے اپنا منہ پسارا کہ تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خون لے۔

12۔ جب تو زمین کو جوتے گا تو وہ اب تجھے اپنی پیداوار نہ دے گی۔ اور زمین پر تو خانہ خراب اور آوارہ ہوگا۔

13۔ تب قائن نے خداوند سے کہا کہ میری سزا برداشت سے باہر ہے۔

14۔ دیکھو آج تو نے مجھے روئے زمین سے نکال دیا ہے اور میں تیرے حضور سے روپوش ہو جاؤں گا اور زمین پر خانہ خراب اور آوارہ رہوں گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی مجھے پائے گا قتل کر ڈالے گا۔

15۔ تب خداوند نے اسے کہا نہیں بلکہ جو قائن کو قتل کرے اس سے سات گنا بدلہ لیا جائے گا اور خداوند نے قائن کے لیے ایک نشان ٹھہرایا کہ کوئی اسے پا کر مار نہ ڈالے۔

بائبل کے پہلے 4 باب کا خلاصہ

اور خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا۔ اور خدا نے انسان کو اپنی شبیہ اور صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا۔

اور خداوند خدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور انسان کو اس نے وہاں رکھا۔ اور ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کے لیے اچھا تھا۔ زمین سے اگایا اور باغ کے بیچ میں حیات کا درخت بھی لگایا۔ اور خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو نے اس سے کھایا تو مرا، اور عدن سے ایک دریا باغ کے سیراب کو نکالا جو چار ندیوں میں تقسیم ہوا۔ فیسون، جیہوں، دجلہ اور فرات اور خداوند خدا نے کل دشتی جانور اور ہوا کے کل پرندے، مٹی سے بنائے اور آدم نے کل چوپاؤں اور پرندوں کے نام رکھے۔

جو لفظ اس نے بولا وہی نام اس کا ٹھہرا۔

اور خداوند خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی۔ وہ سو گیا۔ اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اس کی جگہ گوشت بھر دیا۔ اور خداوند اسی پسلی سے جو اس نے آدم سے نکالی تھی۔ ایک عورت بنا کر (حواEve) اسے آدم کے پاس لایا۔

اور سانپ نے قسمیں کھا کر عورت کو ورغلایا اور شجر ممنوعہ کا پھل کھانے پر راضی کر لیا اس نے پھل کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا۔ اور اس نے بھی کھایا۔ تب دونوں کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں اور انہوں نے انجیر کے پتّوں کو سی کر اپنے لیے لنگیاں بنائیں۔ لیکن خداوند نے چمڑے کے کرتے بنا کر ان کو پہنائے۔ آدم اپنی بیوی حوا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اس کے بیٹا قائن پیدا ہوا پھر اس کا بھائی ہابل پیدا ہوا۔

قرآن مجید میں پیدائش کا ذکر 11 مختلف سورتوں میں کیا گیا ہے البقرہ 2، الاعراف 7، یونس 10 ہود 11، الفرقان 25، السجدہ 32، ص 38، حم السجدہ 41، ق 50 اور الحدید 57 میں ملاحظہ ہوں

''بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر قائم ہوا۔'' (الاعراف:۵۴)

''بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا، وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں، ایسا اللہ تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو، کیا تم پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے۔''
(یونس:۳)

''اللہ ہی وہ ہے جس نے چھ دن میں آسمان وزمین کو پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل والا کون ہے اگر آپ ان سے کہیں کہ تم لوگ مرنے کے بعد اٹھا کھڑے کیے جاؤ گے تو کافر لوگ پلٹ کر جواب دیں گے کہ یہ تو نرا صاف جادو ہی ہے۔'' (ھود:۷)

''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوا، وہ رحمٰن ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔'' (الفرقان:۵۹)

''بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔'' (الفرقان:۶۱)

''اور اسی نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا اس شخص کی نصیحت کے لیے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکرگزاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔'' (الفرقان:۶۲)

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا۔'' (السجدہ:۴)

''یقیناً ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کو (صرف) چھ دن میں پیدا کر دیا اور ہمیں تکان نے چھوا تک نہیں۔'' (ق:۳۸)

''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔'' (الحدید:۴)

''آپ کہہ دیجئے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی، سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔'' (حم السجدہ:۹)

''اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں کی) غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کر دی (صرف) چار دن میں، ضرورت مندوں کیلئے یکساں طور پر۔'' (حم السجدہ:۱۰)

''پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں (سا) تھا پس اسے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں۔'' (حم السجدہ:۱۱)

''پس دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب احکام کی وحی بھیج دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی اور نگہبانی کی تدبیر اللہ غالب و دانا کی ہے۔'' (حم السجدہ:۱۲)

''وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا پھر آسمان کی طرف قصد کیا اور ان کو ٹھیک ٹھاک سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔'' (البقرہ:۲۹)

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، تو انہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے؟ اور ہم تیری تسبیح، حمد اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔'' (البقرہ:۳۰)

''اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا، اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔'' (البقرہ:۳۱)

''ان سب نے کہا اے اللہ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے، پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے۔'' (البقرہ:۳۲)

''اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے فرمایا تم ان کے نام بتا دو۔ جب انہوں نے بتا دیئے تو فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں (پہلے ہی) نہ کہا تھا کہ زمین اور آسمانوں کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپاتے تھے۔''

(البقرہ:۳۳)

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔'' (البقرہ:۳۴)

''اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو، لیکن اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔'' (البقرہ:۳۵)

''لیکن شیطان نے ان کو بہکا کر وہاں سے نکلوا ہی دیا اور ہم نے کہہ دیا کہ اتر جاؤ! تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور ایک وقت مقرر تک تمہارے لیے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔'' (البقرہ:۳٦)

''(حضرت) آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔'' (البقرہ:۳۷)

''ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ، جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف و غم نہیں۔'' (البقرہ:۳۸)

''اور جو انکار کر کے ہماری آیتوں کو جھٹلائیں، وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔''

(البقرہ:۳۹)

''اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ پھر جس جگہ سے چاہو

دونوں کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت جاؤ ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔''

(الاعراف:۱۹)

''پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تا کہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں دونوں کے روبرو بے پردہ کر دے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں فرمایا، مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔'' (الاعراف:۲۰)

''اور ان دونوں کے روبرو قسم کھالی کہ یقین جانیے میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔''

(الاعراف:۲۱)

''سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا پس ان دونوں نے جب درخت کو چکھا دونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہوگئیں اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔'' (الاعراف:۲۲)

''دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

(الاعراف:۲۳)

''حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم باہم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے واسطے زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور نفع حاصل کرنا ہے ایک وقت تک۔''

(الاعراف:۲۴)

''فرمایا تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی میں سے پھر نکالے جاؤ گے۔'' (الاعراف:۲۵)

''ہم نے آدم کو پہلے ہی تاکیدی حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا۔'' (طٰہٰ:۱۱۵)

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا، اس نے صاف انکار کر دیا۔'' (طٰہٰ:۱۱٦)

''تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے۔'' (طٰہٰ:۱۱۷)

''یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا۔'' (طٰہٰ:۱۱۸)

''اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔'' (طٰہٰ:۱۱۹)

''لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا، کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو۔'' (طٰہٰ:۱۲۰)

''چنانچہ ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھا لیا پس ان کے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے۔ آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بہک گیا۔'' (طٰہٰ:۱۲۱)

''پھر اس کے رب نے نوازا، اس کی توبہ قبول کی اور اس کی رہنمائی کی۔'' (طٰہٰ:۱۲۲)

''فرمایا: تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو، اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بہکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا۔'' (طٰہٰ:۱۲۳)

''جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔'' (ص:۷۱)

''سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔'' (ص:۷۲)

''چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔'' (ص:۷۳)

''مگر ابلیس نے (نہ کیا)، اس نے تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں سے۔'' (ص:۷۴)

''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا کیا تو کچھ گھمنڈ میں آ گیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے

ہے۔'' (ص:۷۵)

''اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔'' (ص:۷۶)

''ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا۔'' (ص:۷۷)

''اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت و پھٹکار ہے۔'' (ص:۷۸)

'' کہنے لگا میرے رب مجھے لوگوں کے اٹھ کھڑے ہونے کے دن تک مہلت دے۔''
(ص:۷۹)

''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے۔'' (ص:۸۰)

''متعین وقت کے دن تک۔'' (ص:۸۱)

'' کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بہکا دوں گا۔'' (ص:۸۲)

''بجز تیرے ان بندوں کے جو چیدہ اور پسندیدہ ہوں۔'' (ص:۸۳)

''فرمایا سچ تو یہ ہے، اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں۔'' (ص:۸۴)

آدم کے دو بیٹوں کا قصہ قرآن مجید میں:

''آدم (علیہ السلام) کے دونوں بیٹوں کا کھرا کھرا حال انہیں سُنا دو، ان دونوں نے ایک نذرانہ پیش کیا، ان میں سے ایک کی نذر تو قبول ہوگئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ میں تجھے مار ہی ڈالوں گا، اس نے کہا اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے۔''
(المائدہ:۲۷)

''اگر تو میرے قتل کے لیے دست درازی کرے لیکن میں تیرے قتل کی طرف ہرگز اپنے ہاتھ نہ بڑھاؤں گا، میں تو اللہ تعالیٰ پروردگار عالم سے خوف کھاتا ہوں۔'' (المائدہ:۲۸)

''میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنے گناہ اپنے سر پر رکھ لے اور دوزخیوں میں شامل ہو جائے، ظالموں کا یہی بدلہ ہے۔'' (المائدہ:۲۹)

''پس اسے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا اور اس نے اسے قتل کر ڈالا، جس سے نقصان پانے والوں میں سے ہوگیا۔'' (المائدہ:۳۰)

''پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوّے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی نعش کو چھپا دے، وہ کہنے لگا، ہائے افسوس! کیا میں ایسا کرنے سے بھی گیا گزرا ہوگیا کہ اس کوّے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا؟ پھر تو (بڑا ہی) پشیمان اور شرمندہ ہوگیا۔'' (المائدہ:۳۱)

نوح علیہ السلام اور اُن کی کشتی کی کہانی

(بائبل کتاب پیدائش باب 6،7،8)

اس کا تاریخی ثبوت کوئی نہ ہے۔ اور نہ معلوم ہے۔ کہ کون سے زمانے میں یہ وقوع پذیر ہوا۔ مختصر طور پر بائبل کے بیان کے مطابق یہ قصہ یوں ہے کہ ''نوح کے زمانے میں دنیا، ظلم اور گناہوں کی وجہ سے ناراست ہوگئی۔ اور خداوند خدا یہ دیکھ کر انسان اور دوسرے تمام جانور حیوانات، رینگنے والے جاندار، چوپائے، ہوا میں اڑنے والے پرندوں کے بنانے سے ملول ہوا۔ اور دل میں غم کیا۔ اس لیے اس نے تمام انسانوں، ماسوائے نوح اور اس کے خاندان کے کیونکہ تمام انسانیت میں صرف نوح ہی راست باز پایا گیا تھا۔ تمام جانوروں اور ہوا میں اڑنے والے پرندوں کو پانی میں ڈبو کر مار دینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن نوح اور اس کے خاندان اور ہر جاندار کے نر اور مادہ جوڑوں کو بچانے کے لیے نوح کو حکم دیا گیا۔ کہ وہ گو پھر کی لکڑی کی ایک کشتی بنائے۔ جس کی تین منزلیں ہوں۔ نچلی، درمیانی، اوپر کی اس میں کوٹھڑیاں ہوں۔ اس کا سائز 300 ہاتھ لمبائی، 50 ہاتھ چوڑی اور 30 ہاتھ اونچی یعنی 500 فٹ لمبی 80 فٹ چوڑی اور 50 فٹ اونچی ہو۔ بائبل کے بیان کے مطابق نوح نے وہ کشتی بنا لی اور خداوند نے حکم دیا کہ نوح اس کی بیوی، تین بیٹے اور ان کی 3 بیویاں کشتی میں جائیں اور ہر جانور، چوپائے، رینگنے والے جاندار اور ہوا میں اڑنے والے پرندوں کے دو دو نر اور مادہ اس میں رکھیں۔ اور ان کے اور اپنے لیے ضرورت کے مطابق کھانے کے لیے خوراک رکھیں۔ بعد میں حکم دیا کہ پاک جانوروں کے سات سات نر اور ان کی مادہ، غیر پاک جانوروں کے دو دو نر اور مادہ کشتی میں رکھے جائیں۔ چنانچہ نوح نے ایسے ہی کیا اور نوح 600 سال کا تھا۔ جب یہ واقع ہوا۔ اور نوح کی بیوی، تین بیٹے سم، یافت، اور حام اور ان کی ایک ایک بیوی یعنی کل

تین بیویاں تھیں۔ بیٹی کوئی نہ تھی۔اس کے بعد 40 دن اور 40 رات بارش ہوتی رہی بائبل میں کسی تنور سے پانی نکلنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اور 150 دن تک پانی اوپر چڑھتا رہا۔جس سے تمام پہاڑ ڈوب گئے اور تمام انسان، جانور، چوپائے، رینگنے والے جاندار ہوا میں اڑنے والے پرندے ماسوائے نوح کے خاندان کے اور پاک جانوروں اور غیر پاک جانوروں کے دو دو نر اور مادہ جو کشتی میں تھے۔اور باقی سب کو پانی میں ڈبو کر ہلاک کر دیا گیا۔

150 دن پانی نیچے اترتا رہا۔اس کے بعد 54 دن یعنی تقریباً 12 ماہ بعد پانی سوکھ گیا تو نوح اور ان کی ایک بیوی۔ تین بیٹے سم۔ حام۔ یافث ان کی تین بیویاں اور تمام جانور، چوپائے، رینگنے والے جاندار اور ہوا میں اڑنے والے پرندے کشتی سے باہر آئے اس کے بعد نوح علیہ السلام کے بیٹوں سم حام اور یافت سے انسان کی نئی نسل شروع ہوئی۔اور کشتی سے اترنے والے جانوروں، چوپاؤں، رینگنے والے جانداروں اور ہوا میں اڑنے والے پرندوں کی نئی نسل شروع ہوئی۔ اور خدا نے کہا کہ آئندہ مَیں انسانوں، حیوانوں، چوپاؤں، رینگنے والے جانداروں اور ہوا میں اڑنے والے پرندوں کو دوبارہ پانی میں ڈبو کر کبھی ہلاک نہیں کروں گا۔

طوفان کے بعد نوح علیہ السلام 350 سال تک زندہ رہے۔حضرت نوح علیہ السلام کی کل عمر بائبیل کے بیان کے مطابق 950 سال تھی۔آدم کی 930 سال یاد رہے۔اس وقت دنیا میں انسانوں کی کئی ایک مختلف نسلیں آرین، منگول، سامی، ریڈ انڈین نیگرو، دراوڑ، ماوری، آسٹریلیا کے Aboriginal جن کے چہروں کے نقش ونگار، بال اور رنگ وغیرہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ بائبیل میں کہا گیا ہے کہ نوح کے طوفان کے بعد تمام انسان نوح کے تین بیٹوں سم، یافت، اور حام کی اولاد ہیں۔

❀❀❀❀

اب قرآن کے بیانات ملاحظہ ہوں
بابت نوح علیہ السلام اور اُن کی کشتی

''ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں، مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔'' (الاعراف:۵۹)

''ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا کہ ہم تم کو صریح غلطی میں دیکھتے ہیں۔'' (الاعراف:٦٠)

''انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! مجھ میں تو ذرا بھی گمراہی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا رسول ہوں۔'' (الاعراف:٦١)

''تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں جن کی تم کو خبر نہیں۔'' (الاعراف:٦٢)

''اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسے شخص کی معرفت' جو تمہاری ہی جنس کا ہے' کوئی نصیحت کی بات آ گئی تا کہ وہ شخص تم کو ڈرائے اور تا کہ تم ڈر جاؤ اور تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (الاعراف:٦٣)

''سو وہ لوگ ان کی تکذیب ہی کرتے رہے تو ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اور ان کو جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے، بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا۔ بے شک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔'' (الاعراف:٦٤)

''اور آپ ان کو نوح (علیہ السلام) کا قصہ پڑھ کر سنایئے جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم کو میرا رہنا اور احکام الٰہی کی نصیحت کرنا بھاری معلوم ہوتا ہے تو

میرا تو اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ تم اپنی تدبیر مع اپنے شرکا کے پختہ کر لو پھر تمہاری تدبیر تمہاری گھٹن کا باعث نہ ہونی چاہیے۔ پھر میرے ساتھ کر گزرو اور مجھ کو مہلت نہ دو۔" (یونس:۷۱)

"پھر بھی اگر تم اعراض ہی کیے جاؤ تو میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو نہیں مانگا، میرا معاوضہ تو صرف اللہ ہی کے ذمہ ہے اور مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے رہوں۔"
(یونس:۷۲)

"سو وہ لوگ ان کو جھٹلاتے رہے پس ہم نے ان کو اور جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو نجات دی اور اُن کو جانشین بنایا اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو غرق کر دیا، سو دیکھنا چاہیے کیسا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ڈرائے جا چکے تھے۔" (یونس:۷۳)

"یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ میں تمہیں صاف صاف ہوشیار کر دینے والا ہوں۔" (ھود:۲۵)

"کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو مجھے تو تم پر دردناک دن کے عذاب کا خوف ہے۔" (ھود:۲۶)

"اس کی قوم کے کافروں کے سرداروں نے جواب دیا کہ ہم تو تجھے اپنے جیسا انسان ہی دیکھتے ہیں اور تیرے تابعداروں کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ واضح طور پر سوائے نیچ لوگوں کے اور کوئی نہیں جو بے سوچے سمجھے (تمہاری پیروی کر رہے ہیں)، ہم تو تمہاری کسی قسم کی برتری اپنے اوپر نہیں دیکھ رہے، بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھ رہے ہیں۔" (ھود:۲۷)

"نوح نے کہا میری قوم والو! مجھے بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے کسی دلیل پر ہوا اور مجھے اس نے اپنے پاس کی کوئی رحمت عطا کی ہو، پھر وہ تمہاری نگاہوں میں نہ آئی تو کیا زبردستی میں اسے تمہارے گلے منڈھ دوں، حالانکہ تم اس سے بیزار ہو۔" (ھود:۲۸)

"میری قوم والو! میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا۔ میرا ثواب تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے نہ میں ایمان والوں کو اپنے پاس سے نکال سکتا ہوں، انہیں اپنے رب سے ملنا ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کر رہے ہو۔" (ھود:۲۹)

"میری قوم کے لوگو! اگر میں ان مومنوں کو اپنے پاس سے نکال دوں تو اللہ کے مقابلہ میں

میری مدد کون کرسکتا ہے؟ کیا تم کچھ بھی نصیحت نہیں پکڑتے۔'' (ھود:۳۰)

''میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، (سنو!) میں غیب کا علم بھی نہیں رکھتا، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں، نہ میرا یہ قول ہے کہ جن پر تمہاری نگاہیں ذلت سے پڑ رہی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے گا ہی نہیں، ان کے دل میں جو ہے اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے، اگر میں ایسی بات کہوں تو یقیناً میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔'' (ھود:۳۱)

''(قوم کے لوگوں نے) کہا اے نوح! تو نے ہم سے بحث کر لی اور خوب بحث کر لی۔ اب تو جس چیز سے ہمیں دھمکا رہا ہے وہی ہمارے پاس لے آ، اگر تو سچوں میں ہے۔'' (ھود:۳۲)

''جواب دیا کہ اسے بھی اللہ تعالیٰ ہی لائے گا اگر وہ چاہے اور ہاں تم اسے ہرانے والے نہیں ہو۔'' (ھود:۳۳)

''تمہیں میری خیر خواہی کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی' گو میں کتنی ہی تمہاری خیر خواہی کیوں نہ چاہوں' بشرطیکہ اللہ کا ارادہ تمہیں گمراہ کرنے کا ہو' وہی تم سب کا پروردگار ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' (ھود:۳۴)

''کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے خود اسی نے گھڑ لیا ہے؟ تو جواب دے کہ اگر میں نے اسے گھڑ لیا ہو تو میرا گناہ مجھ پر ہے اور میں ان گناہوں سے بری ہوں جو تم کر رہے ہو۔'' (ھود:۳۵)

''نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو ایمان لا چکے ان کے سوا اور کوئی اب ایمان لائے گا ہی نہیں، پس تو ان کے کاموں پر غمگین نہ ہو۔'' (ھود:۳۶)

''اور ایک کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے تیار کر اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کوئی بات چیت نہ کر وہ پانی میں ڈبو دیئے جانے والے ہیں۔'' (ھود:۳۷)

''وہ (نوح) کشتی بنانے لگے ان کی قوم کے جو سرداران کے پاس سے گزرتے وہ ان کا مذاق اڑاتے، وہ کہتے اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی تم پر ایک دن ہنسیں گے جیسے تم ہم پر ہنستے ہو۔'' (ھود:۳۸)

''تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے اور اس پر

ہمیشگی کی سزا اتر آئے۔'' (ھود:۳۹)

''یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور ابلنے لگا ہم نے کہا کہ اس کشتی میں ہر قسم کے (جانداروں میں سے) جوڑے (یعنی) دو (جانور، ایک نر اور ایک مادہ) سوار کر لے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی، سوائے ان کے جن پر پہلے سے بات پڑ چکی ہے اور سب ایمان والوں کو بھی، اس کے ساتھ ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے۔'' (ھود:۴۰)

''نوح علیہ السلام نے کہا، اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔'' (ھود:۴۱)

''وہ کشتی انہیں پہاڑوں جیسی موجوں میں لے کر جا رہی تھی اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے لڑکے کو جو ایک کنارے پر تھا، پکار کر کہا کہ اے میرے پیارے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ رہ۔'' (ھود:۴۲)

''اس نے جواب دیا کہ میں تو کسی بڑے پہاڑ کی طرف پناہ میں آ جاؤں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا، نوح (علیہ السلام) نے کہا آج اللہ کے امر سے بچانے والا کوئی نہیں، صرف وہی بچیں گے جن پر اللہ کا رحم ہوا، اسی وقت ان دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہوگیا۔'' (ھود:۴۳)

''فرما دیا گیا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان بس کر تھم جا، اسی وقت پانی سکھا دیا گیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی ''جودی'' نامی پہاڑ پر جا لگی اور فرما دیا گیا کہ ظالم لوگوں پر لعنت نازل ہو۔'' (ھود:۴۴)

''نوح (علیہ السلام) نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ میرے رب میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے، یقیناً تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے۔'' (ھود:۴۵)

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح! یقیناً وہ تیرے گھرانے سے نہیں ہے، اس کے کام بالکل ہی ناشائستہ ہیں تجھے ہرگز وہ چیز نہ مانگنی چاہیے جس کا تجھے مطلقاً علم نہ ہو، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے اپنا شمار کرانے سے باز رہے۔'' (ھود:۴۶)

''نوح نے کہا میرے پالنہار میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا، تو میں خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤں گا۔'' (ھود:۴۷)

''فرما دیا گیا کہ اے نوح! ہماری جانب سے سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ اتر، جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کی بہت سی جماعتوں پر اور بہت سی وہ امتیں ہوں گی جنہیں ہم فائدہ تو ضرور پہنچائیں گے لیکن پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔'' (ھود:۴۸)

''یہ خبریں غیب کی خبروں میں سے ہیں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کرتے ہیں انہیں اس سے پہلے آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم، اس لیے آپ صبر کرتے رہیے (یقین مانیے) کہ انجام کار پرہیزگاروں کے لیے ہی ہے۔'' (ھود:۴۹)

''یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم کیا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا، اور اولاد ابراہیم ویعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑ گڑاتے گر پڑتے تھے۔'' (مریم:۵۸)

''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔'' (مریم:۵۹)

''بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' (مریم:٦٠)

''نوح کے اس وقت کو یاد کیجئے جبکہ اس نے اس سے پہلے دعا کی ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔'' (الانبیاء:٧٦)

''اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے تھے ان کے مقابلے میں ہم نے اس کی مدد کی، یقیناً وہ برے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو ڈبو دیا۔'' (الانبیاء:٧٧)

''یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا، اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کیا تم (اس سے) نہیں ڈرتے۔'' (المومنون:۲۳)

''اس کی قوم کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے، یہ تم پر فضیلت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ ہی کو منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو اتارتا، ہم نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں۔'' (المومنون:۲۴)

''یقیناً اس شخص کو جنون ہے، پس تم اسے ایک وقت مقرر تک ڈھیل دو۔'' (المومنون:۲۵)

''نوح (عَلَیْہِ السَّلَام) نے دعا کی اے میرے رب! ان کے جھٹلانے پر تو میری مدد کر۔''

(المومنون:۲٦)

''تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا۔ جب ہمارا حکم آ جائے اور تنور ابل پڑے تو تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لے اور اپنے اہل کو بھی، مگر ان میں سے جن کی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی ہے۔ خبردار جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کرنا وہ تو سب ڈبوئے جائیں گے۔'' (المومنون:۲۷)

''جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر باطمینان بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات عطا فرمائی۔'' (المومنون:۲۸)

''اور کہنا کہ اے میرے رب! مجھے بابرکت اتارنا اتار اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والوں میں۔'' (المومنون:۲۹)

''یقیناً اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں اور ہم آزمائش کرنے والے ہیں۔'' (المومنون:۳۰)

''قوم نوح نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔'' (الشعراء:۱۰۵)

''جبکہ ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں۔''

(الشعراء:۱۰٦)

''سنو! میں تمہاری طرف اللہ کا امانتدار رسول ہوں۔'' (الشعراء:۱۰۷)
''پس تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور میری بات ماننی چاہیے۔'' (الشعراء:۱۰۸)
''میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں چاہتا، میرا بدلہ تو صرف رب العالمین کے ہاں ہے۔''
(الشعراء:۱۰۹)
''پس تم اللہ کا خوف رکھو اور میری فرمانبرداری کرو۔'' (الشعراء:۱۱۰)
''قوم نے جواب دیا کہ کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں! تیری تابعداری تو رذیل لوگوں نے کی ہے۔'' (الشعراء:۱۱۱)
''آپ نے فرمایا: مجھے کیا خبر کہ وہ پہلے کیا کرتے رہے؟'' (الشعراء:۱۱۲)
''ان کا حساب تو میرے رب کے ذمہ ہے اگر تمہیں شعور ہو تو۔'' (الشعراء:۱۱۳)
''میں ایمان والوں کو دھکے دینے والا نہیں۔'' (الشعراء:۱۱۴)
''میں تو صاف طور پر ڈرا دینے والا ہوں۔'' (الشعراء:۱۱۵)
''انہوں نے کہا کہ اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً تجھے سنگسار کر دیا جائے گا۔''
(الشعراء:۱۱۶)
''آپ نے کہا اے میرے پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا۔'' (الشعراء:۱۱۷)
''پس تو مجھ میں اور ان میں کوئی قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے باایمان ساتھیوں کو نجات دے۔'' (الشعراء:۱۱۸)
''چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (سوار کرا کر) نجات دے دی۔'' (الشعراء:۱۱۹)
''بعد ازاں باقی کے تمام لوگوں کو ہم نے ڈبو دیا۔'' (الشعراء:۱۲۰)
''یقیناً اس میں بہت بڑی عبرت ہے۔ ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔'' (الشعراء:۱۲۱)
''اور بیشک آپ کا پروردگار البتہ وہی ہے زبردست رحم کرنے والا۔'' (الشعراء:۱۲۲)

''اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نوسو سال تک رہے پھر تو انہیں طوفان نے دھر پکڑا اور وہ تھے بھی ظالم۔'' (العنکبوت:۱۴)

''پھر ہم نے انہیں اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس واقعہ کو ہم نے تمام جہان کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا۔'' (العنکبوت:۱۵)

''ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو اِس زبردست مصیبت سے بچا لیا۔'' (الصافات:۷۶)

''اور اس کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والی بنا دی۔'' (الصافات:۷۷)

''اور ہم نے اس کا (ذکرِ خیر) پچھلوں میں باقی رکھا۔'' (الصافات:۷۸)

''نوح (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔'' (الصافات:۷۹)

''ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلے دیتے ہیں۔'' (الصافات:۸۰)

''وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔'' (الصافات:۸۱)

''پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا۔'' (الصافات:۸۲)

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا......'' (الشوریٰ:۱۳)

''ان سے پہلے قوم نوح (علیہ السلام) نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔'' (القمر:۹)

''پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر۔'' (القمر:۱۰)

''پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔'' (القمر:۱۱)

''اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لیے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے۔'' (القمر:۱۲)

''اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا۔'' (القمر:۱۳)

''جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔''
(القمر:۱۴)

''اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں پھر ان کی انہوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو!) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔'' (التحریم:۱۰)

''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔'' (نوح:۲)

''کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔'' (نوح:۳)

''تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا یقیناً اللہ کا وعدہ جب آ جاتا ہے تو مؤخر نہیں ہوتا کاش کہ تمہیں سمجھ ہوتی۔'' (نوح:۴)

''(نوح علیہ السلام نے) کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا ہے۔'' (نوح:۵)

''مگر میرے بلانے سے یہ لوگ اور زیادہ بھاگنے لگے۔'' (نوح:۶)

''میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔'' (نوح:۷)

''پھر میں نے انہیں بآواز بلند بلایا۔'' (نوح:۸)

''اور بیشک میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور چپکے چپکے بھی۔'' (نوح:۹)

''اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ۔ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔'' (نوح:۱۰)

''وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔'' (نوح:۱۱)

''اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔'' (نوح:۱۲)

''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے۔'' (نوح:۱۳)
'' حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے پیدا کیا ہے۔'' (نوح:۱۴)
''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے کس طرح سات آسمان پیدا کردیئے ہیں۔''
(نوح:۱۵)
''اوران میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا ہے اور سورج کو روشن چراغ بنایا ہے۔'' (نوح:۱٦)
''اور تم کو زمین سے ایک (خاص اہتمام سے) اگایا ہے (اور پیدا کیا ہے)'' (نوح:۱۷)
''پھر تمہیں اسی میں لوٹا لے جائے گا اور (ایک خاص طریقہ) سے پھر نکالے گا۔'' (نوح:۱۸)
''اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش بنا دیا ہے۔'' (نوح:۱۹)
''تا کہ تم اس کی کشادہ راہوں میں چلو پھرو۔'' (نوح:۲۰)
''نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار! ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی جن کے مال واولاد نے ان کو (یقیناً) نقصان ہی میں بڑھایا ہے۔''
(نوح:۲۱)
''اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔'' (نوح:۲٦)
''اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کردیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے۔'' (نوح:۲۷)
''اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔'' (نوح:۲۸)

❀❀❀❀

قصہ حضرت ابراہیم ولوط علیہما السلام کا

بائبل میں نوح علیہ السلام کے بعد ابراہیم علیہ السلام کا قصہ شروع ہوتا ہے کتاب پیدائش باب 11 آیت 26-32، باب 12 سے باب 25 تک۔

یاد رہے کہ بائبل 3 ہزار سال پہلے لکھی گئی بتائی جاتی ہے اور قرآن $1\frac{1}{2}$ ہزار سال بعد انجیل سے 600 سال بعد 609ء اور 632ء کے درمیانی عرصے میں نازل ہوا۔ بائبل میں بیان کیے گئے جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے بیشتر حصہ پتھر کے زمانے میں بھی رہا ہے جس کا بائبل میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ کیونکہ بائبل خود دھات کے زمانے میں لکھی گئی ظاہر ہوتی ہے اور اس حقیقت کا بھی بائبل میں کوئی ذکر نہیں ہے کہ زمین گول ہے۔ اپنے اور سورج کے گرد گھومتی ہے۔

اگر بائبل آج سے 3 ہزار سال پہلے لکھی گئی تھی۔ تو جو حالات اس میں بیان کیے گئے ہیں۔ وہ مزید ہزاروں سال پہلے وقوع پذیر ہوئے ہوں گے۔ جن کا تاریخ میں کوئی ثبوت نہیں اور بائبل میں پتھر کے زمانے کا کوئی ذکر نہیں۔ اور نہ معلوم ہے کہ وہ کون سا دور اور قبل مسیح تھا جس میں ابراہیم علیہ السلام نے زندگی گزاری۔ آج سے کم از کم 4 یا 5 ہزار سال یعنی بائبل سے ایک یا دو ہزار سال پہلے کا دور ہوگا۔ جو کہ شاید پتھر کا دور تھا۔ لیکن بائبل کے بیان کے مطابق وہ دھات کے زمانہ کا دور تھا۔

بائبل کے بیان کے مطابق قصہ مختصر یہ ہے کہ نوح کے بعد نسل انسان میں ایک شخص تارح پیدا ہوئے۔ تارح کے 3 بیٹے ابرام، نحور، حاران پیدا ہوئے۔ ابرام نے حاران کی بیٹی سارہ یعنی اپنی بھتیجی سے شادی کی۔ لیکن ایک دوسری جگہ لکھا ہے جب وہ ابی ملک کے ملک جرار میں گئے تو ابراہیم (ابرام) نے خود کہا کہ دراصل وہ میری بہن بھی ہے۔ کیونکہ وہ میرے

باپ کی بیٹی ہے لیکن میری ماں کی بیٹی نہیں پھر وہ میری بیوی ہوئی۔
(بائیبل پیدائش باب ۲۰ آیت ۱۲) یعنی ایک جگہ اس کی سگی بھتیجی (بھائی حاران کی بیٹی) اور دوسری جگہ باپ کی بیٹی یعنی سوتیلی بہن بتائی گئی ہے۔ (دیکھو صفحہ ۴۲)
(نوٹ: تفسیر تالمود میں سارہ کا نام اِسکہ بتایا گیا ہے اور بائیبل میں حاران اِسکہ کا باپ بتایا گیا ہے)

لوط حاران کا بیٹا اور ساری کا بھائی تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جس کا نام پہلے ابرام تھا اِس کا نام ابراہیم بتایا گیا۔ وہ میسو پوٹامیہ (عراق) کے شہر اوڑ میں پیدا ہوئے۔ بعد میں انہوں نے فلسطین کے صوبہ کنعان میں رہائش اختیار کر لی۔ ان کا بھتیجا لوط بھی ان کے ساتھ رہتا تھا۔ اور وہ جانوروں، چوپاؤں گائے، بیل اور بھیڑ بکریاں پالنے کا کام کرتے تھے۔ جب ان کی عمر 75 سال ہوئی تو وہ اپنی بیوی سارہ کے ساتھ مصر کو گئے۔ سارہ ان سے 10 سال چھوٹی تھی۔ یعنی 65 سال کی عمر تھی۔ ابراہیم نے اسے کہا کہ چونکہ تم دیکھنے میں خوبصورت عورت ہو اس لیے ایسا نہ ہو کہ مصری تمہیں حاصل کرنے کے لیے مجھے جان سے مار دیں۔ اس لیے تم یہ کہو کہ تم میری بہن ہو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ (حیرت کی بات ہے عورت کا بھائی محفوظ اور شوہر غیر محفوظ) مصر پہنچے تو سارہ کی خوبصورتی کی خبر فرعون بادشاہ کے ہاں بھی پہنچ گئی۔ چنانچہ سارہ کو فرعون کے محل میں داخل کیا گیا۔ ''پر خداوند نے فرعون اور اس کے خاندان پر ابراہیم علیہ السلام کی بیوی ساریٰ کے سبب سے بڑی بڑی بلائیں نازل کیں'' اس لیے فرعون نے اس کو ہاتھ نہ لگایا۔ صبح ہوتے ہی فرعون نے ابراہیم کو بلایا اور گلہ کیا کہ یہ تم نے کیا کیا کہ اپنی بیوی کو بہن ظاہر کیا۔ پھر اس نے مال مویشی، گائے، بیل، بھیڑ بکریاں تحفہ کے طور پر ابراہیم کو دیں اور اُن کو مصر سے رخصت کر دیا۔ وہاں سے واپس آ کر وہ پھر فلسطین کے صوبہ کنعان میں رہنے لگے۔ سارہ چونکہ بانجھ تھی اس لیے اس کے کوئی بچہ پیدا نہ ہوا تھا۔

بائبل کے مطابق ایک دن خداوند خدا کا کلام ابراہیم پر رویا میں نازل ہوا اور اس نے فرمایا ''اے ابرام تو مت ڈر۔ میں تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہوں۔'' ابراہیم نے کہا ''اے

خداوند تو مجھے کیا دے گا۔ کیونکہ میں تو بے اولاد جاتا ہوں۔تو نے مجھے کوئی اولاد نہیں دی۔ میرا خانہ زاد (نوکر) میرا وارث ہوگا۔'' تب خداوند کا کلام اس پر نازل ہوا اور اس نے فرمایا۔ ''یہ تیرا وارث نہ ہوگا وہ جو تیرے صُلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا۔ اور کہا کہ اب آسمان کی طرف نگاہ کر۔ اگر تو ستاروں کو گن سکتا ہے تو گن اور اس سے کہا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی۔'' تو .... بڑی قوم بلکہ بہت سی قوموں کا باپ ہوگا۔'' تب ابرام خداوند پر ایمان لایا۔ (پیدائش باب ۱۵ آیت نمبر ۱ تا ۶)

اُن کی ایک مصری لونڈی حاجرہ تھی سارا نے ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ مجھ سے تو تمہاری کوئی اولاد نہیں ہوئی میری لونڈی حاجرہ کے پاس جا شاید اس سے تمہاری اولاد پیدا ہو۔ چنانچہ وہ حاجرہ کے پاس گیا۔ وہ حاملہ ہوئی اور اس کے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اسماعیل رکھا گیا۔ اس وقت ابراہیم 86 برس کا تھا۔

جب ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۹۹ سال کی اور سارہ کی ۸۹ سال ہوئی تو خداوند نے اسے ایک اور بیٹے کی بشارت دی اور یہ بھی کہا کہ اس کا نام اسحٰق رکھنا چنانچہ سارہ حاملہ ہوئی اور اگلے سال وہ پیدا ہوا۔

سارہ ۸۹ سال کی ہوئی تو وہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ملک جرار (فلسطین کا ایک صوبہ) کو گئی تو وہاں بھی اس نے سارہ کو یہ کہا کہ تم اپنے آپ کو میری بہن ظاہر کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا وہ جب ملک جرار میں گئے تو سارہ جرار کے بادشاہ ابی ملک کے محل میں پہنچائی گئی۔ اس دفعہ یہودا خدا نے ابی ملک کو خواب میں ڈرایا کہ اگر تم نے سارہ کو ہاتھ لگایا تو تم ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ اس لیے ابی ملک نے سارہ کو ہاتھ نہ لگایا۔ جب ابی ملک نے یہ کہا کہ تو نے کیوں اپنی بیوی کو بہن کہا تو انھوں نے جواب دیا کہ دراصل وہ میری بہن بھی ہے کیونکہ وہ میرے باپ کی بیٹی ہے۔ اگرچہ میری ماں کی بیٹی نہیں پھر وہ میری بیوی ہوئی۔ (پیدائش باب ۲۰۔ آیت ۱۲)

قرآن میں ابراہیم علیہ السلام کے ان دونوں دوروں یعنی مصر اور جرار کے دوروں کا ذکر

نہیں ہے۔ اگلے سال جب ابراہیم علیہ السلام کی عمر 100 سال کی ہوگئی اور سارہ 90 سال کی تو خداوند خدا کی مرضی کے مطابق سارہ کے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اسحٰق رکھا گیا۔ حالانکہ سارہ بانجھ تھی۔

بائبل میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ ابراہیم مکہ یا ملک عرب کبھی گئے۔ لیکن قرآن میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے اسماعیل کے ساتھ مکہ میں خانہ کعبہ تعمیر کیا۔

البتہ وہ اپنے بیٹے اسماعیل کو ملنے کے لیے جو دشت فاران میں رہ رہا تھا۔ دو دفعہ گئے لیکن دونوں دفعہ اسماعیل سے ملاقات نہ ہوسکی۔ کیونکہ وہ گھر پر حاضر نہ تھا۔

اور بائبل میں یہ بھی کہیں ذکر نہیں کہ ابراہیم نے بت خانہ میں بت توڑ دیئے۔ اور اسے بھسم کرنے کے لیے آگ میں زندہ ڈال دیا گیا۔ لیکن بقول قرآن ان کو آگ سے کوئی ضرر نہ پہنچا اور ان کو زندہ نکال لیا گیا۔

حاجرہ اور اسماعیل علیہما السلام

بائبل کے بیان کے مطابق جس وقت اسماعیل لونڈی حاجرہ سے پیدا ہوا اُس وقت ابراہیم علیہ السلام کی عمر 86 برس اور زوجہ سارہ کی 76 برس تھی۔ کیونکہ وہ اُن سے دس سال چھوٹی تھی اور جب اسحٰق پیدا ہوا تو اُن کی عمر 100 سال اور زوجہ سارہ کی عمر 90 سال تھی۔ اس حساب سے جب اسحٰق پیدا ہوا تو اسماعیل کی عمر 14 سال تھی۔ اسحٰق کے پیدا ہونے کے دو سال بعد اُن کا دُودھ چھڑایا گیا اور اُس کے دودھ چھڑائے جانے کے بعد سارہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ لونڈی حاجرہ کا بیٹا ٹھٹھے مارتا ہے اِس لیے اُن کو گھر سے نکال دے۔ اُس وقت اسماعیل کی عمر 14+2=16 سال کم از کم ہوگی۔ چنانچہ اُن دونوں کو گھر سے نکال دیا گیا اور وہ دشت بیرسبع میں چلے گئے بعد میں دشت فاران میں۔

پیدائش باب 21 آیت 8 سے 21 میں حاجرہ کے مشکیزے کا پانی ختم ہونے پر لڑکے کو

ایک جھاڑی کے نیچے رکھ کر پانی کی تلاش میں نکلنے اور پھر ایک تیر کے ٹپے کے فاصلے پر بیٹھ کر رونے چلانے کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے وہ ایسے ہے جیسے کہ اسماعیل ایک دودھ پیتا نومولود بچہ تھا۔ حالانکہ وہ کم از کم 16 سال کا نوجوان لڑکا تھا۔ اس لیے یہ بیان سمجھ سے بالاتر ہے وہ کیسے جھاڑی کے نیچے ڈالا گیا ہوگا جبکہ وہ دودھ پیتا نومولود بچہ نہ تھا۔ بلکہ 16 سال کا نوجوان لڑکا تھا اور پانی کی تلاش میں ماں کے ساتھ ہوگا اور جس وقت اسحٰق کی 13 سال کی عمر میں خداوند نے ابراہیم کو اُسے سوختنی قربانی پر چڑھانے کا حکم دیا اُس وقت اسماعیل کی عمر 29 سال کی ہوگی۔ اور وہ گھر پر موجود نہ تھا۔

ملاحظہ ہو بائیبل کا بیان: (پیدائش باب 21، آیت 8 سے 21)

''اور وہ لڑکا بڑھا اور اس کا دودھ چھڑایا گیا اور اسحٰق کے دودھ چھڑانے کے دن ابرہام نے بڑی ضیافت کی۔ اور سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا جو اس کے ابرہام سے ہوا تھا ٹھٹھے مارتا ہے۔ تب اُس نے ابرہام سے کہا کہ اس لونڈی کو اور اُس کے بیٹے کو نکال دے کیونکہ اِس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اسحٰق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ پر ابرہام کو اس کے بیٹے کے باعث یہ بات نہایت بُری معلوم ہوئی۔ اور خدا نے ابرہام سے کہا کہ '' تجھے اس لڑکے اور اپنی لونڈی کے باعث برا نہ لگے۔ جو کچھ سارہ تجھ سے کہتی ہے تو اُس کی بات مان کیونکہ اسحٰق سے تیری نسل کا نام چلے گا۔ اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کروں گا اس لیے کہ وہ تیری نسل ہے۔'' تب ابرہام نے صبح سویرے اٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور اُسے حاجرہ کو دیا بلکہ اُسے اُس کے کندھے پر دھر دیا اور لڑکے کو بھی اس کے حوالہ کر کے اُسے رخصت کر دیا۔ سو وہ چلی گئی اور بیرسبع کے بیابان میں آوارہ پھرنے لگی۔ اور جب مشک کا پانی ختم ہوگیا تو اُس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا۔ اور آپ اُس کے مقابل ایک تیر کے ٹپے پر دور جا بیٹھی اور کہنے لگی کہ میں اِس لڑکے کا مرنا تو نہ دیکھوں۔ سو وہ اُس کے مقابل بیٹھ گئی اور چلا چلا کر رونے لگی۔ اور خدا نے اس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے

فرشتہ نے آسمان سے حاجرہ کو پکارا اور اُس سے کہا اے حاجرہ تجھ کو کیا ہوا؟ مت ڈر کیونکہ خدا نے اُس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے اس کی آواز سن لی ہے۔ اُٹھ اور لڑکے کو اُٹھا اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ میں اس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ پھر خدا نے اُس کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔ اور خدا اُس لڑکے کے ساتھ تھا اور وہ بڑا ہوا اور بیابان میں رہنے لگا اور تیر انداز بنا۔ اور وہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا اور اُس کی ماں نے ملک مصر سے اُس کے لیے بیوی لی۔'' (چاہِ زم زم کا کوئی ذکر نہیں)

اسماعیل جب 13 سال کا تھا۔ تو خداوند کی طرف سے ختنے کا حکم نازل ہوا۔ یعنی تمام مذکر افراد کے ختنے کیے جائیں۔ تو تمام مردوں کے ختنے کیے گئے۔ ابراہیم 99 سال کا تھا۔ جب ان کا ختنہ کیا گیا۔ 13 سالہ اسماعیل اور ابراہیم کے ختنے ایک ہی دن میں کیے گئے۔

(پیدائش باب 17، آیت 24 تا 27)

بائبل کے بیان کے مطابق فرشتے، جب لوط والے شہروں سدوم، وعمورہ کو برباد کرنے کے لیے آئے تو پہلے وہ ابراہیم کو ملے اور انہوں نے ایک بھنا ہوا بچھڑا ان کے سامنے رکھا جو انہوں نے کھایا۔ (پیدائش باب 18، آیت :8)

بائبل کے بیان کے مطابق جب اسحٰق 13 سال کا تھا۔ ابراہیم 113 سال کے تھے۔ خداوند نے ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش کی اور وہ ایسے کہ اُن کو حکم دیا کہ آپ اپنے اکلوتے بیٹے اسحٰق کو سوختنی قربانی پر چڑھائیں۔

تو ابراہیم نے لکڑیاں، آگ اور چھری ساتھ لے کر اسحٰق کو مقررہ جگہ پر لے جا کر ذبح کرنے لگے تو خدا نے آواز دی کہ ''ابراہیم ابراہیم اب بس کر اور اپنے بیٹے اسحٰق پر ہاتھ مت چلا اور اس کی بجائے مینڈھے کی قربانی چڑھا دیں۔ جو سامنے ایک جھاڑی میں موجود تھا۔ تُو آزمائش پر پورا اترا۔'' مسلمان کہتے ہیں کہ ذبیح اسماعیل تھا نہ کہ اسحٰق۔

بائیبل کے بیان کے مطابق ذبیح اسحٰق تھا۔

یہ درست ہے کہ خداوند نے اسحٰق کو ابراہیم علیہ السلام کا اکلوتا بیٹا کہا۔ اور مولانا مودودی (دیکھو صفحہ 48) نے بھی یہ دلیل دی کہ قربانی اکلوتے بیٹے کی کیے جانے کا حکم ہوا تھا اور اسحٰق کے پیدا ہونے سے پہلے اسماعیل اکلوتا بیٹا تھا۔ لیکن اسماعیل کو گھر سے نکالے جانے سے پہلے تک قربانی کا حکم نہیں فرمایا گیا تھا اور دوسرے اسماعیل کو گھر سے نکالے جانے کے بعد اسحٰق ہی اکلوتا بیٹا رہ گیا تھا۔ پھر تیسرے یہ کہ اسحٰق منکوحہ بیوی سارہ سے تھا۔ اور اسماعیل لونڈی حاجرہ سے تھا۔ جو کہ منکوحہ بیوی نہ تھی۔ چوتھے قربانی کا حکم اس وقت آیا جب اسماعیل کو گھر سے نکال دیا گیا تھا اور اسحٰق کی عمر اس وقت 13 سال تھی۔ اسماعیل کے گھر میں ہوتے ہوئے قربانی کا حکم نہیں آیا تھا اور جب اسماعیل کو گھر سے نکال دیا گیا تھا۔ تو وہ دوبارہ واپس نہ آیا تھا۔ کہ اس کی قربانی دی جا سکتی۔ پانچویں بائبل کی کہانی میں 5 دفعہ اسحٰق کا نام آیا ہے۔ اسماعیل کا کوئی ذکر نہیں۔ ملاحظہ ہو بائیبل کی کہانی۔ پیدائش باب 22 جو آج سے 3 ہزار سال پہلے لکھی گئی۔

اسحٰق کی قربانی کا حکم

(بائبل کتاب پیدائش باب 22)

1۔ ان باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابراہام کو آزمایا اور اسے کہا اے ابراہام! اس نے کہا میں حاضر ہوں۔

2۔ تب اس نے کہا کہ تو اپنے بیٹے کو اسحٰق جو تیرا اکلوتا ہے اور جسے تو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے ملک میں جا اور وہاں اسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا۔

3۔ تب ابرہام نے صبح سویرے اٹھ کر اپنے گدھے پر چارجامہ کسا اور اپنے ساتھ دو جوانوں اور اپنے بیٹے اسحٰق کو لیا اور سوختنی قربانی کے لیے لکڑیاں چیریں اور اٹھ کر اس

جگہ کو جو خدا نے اسے بتائی تھی روانہ ہوا۔

4۔ تیسرے دن ابرہام نے نگاہ کی اور اس جگہ کو دور سے دیکھا۔

5۔ تب ابراہام نے اپنے جوانوں سے کہا تم یہیں گدھے کے پاس ٹھہرو۔ میں اور یہ لڑکا دونوں ذرا وہاں تک جاتے ہیں اور سجدہ کر کے پھر تمہارے پاس لوٹ آئیں گے۔

6۔ اور ابرہام نے سوختنی قربانی کی لکڑیاں لے کر اپنے بیٹے اضحاق پر رکھیں اور آگ اور چھری اپنے ہاتھ میں لی اور دونوں اکٹھے روانہ ہوئے۔

7۔ تب اضحاق نے اپنے باپ ابراہام سے کہا اے باپ! اس نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے میں حاضر ہوں۔ اس نے کہا دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کے لیے برّہ کہاں ہے؟

8۔ ابرہام نے کہا اے میرے بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لیے برّہ مہیا کر لے گا۔ سو وہ دونوں آگے چلتے گئے۔

9۔ اور اس جگہ پہنچے جو خدا نے بتائی تھی۔ وہاں ابرہام نے قربانگاہ بنائی اور اس پر لکڑیاں چنیں اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اور اسے قربان گاہ پر لکڑیوں کے اوپر رکھا۔

10۔ اور ابرہام نے ہاتھ بڑھا کر چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔

11۔ تب خداوند کے فرشتہ نے اسے آسمان سے پکارا کہ اے ابرہام اے ابرہام! اس نے کہا میں حاضر ہوں۔

12۔ پھر اس نے کہا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا اور نہ اس سے کچھ کر کیونکہ میں اب جان گیا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے اس لیے کہ تو نے اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے مجھ سے دریغ نہ کیا۔

13۔ اور ابرہام نے نگاہ کی اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے۔ تب ابرہام نے جا کر اس مینڈھے کو پکڑا اور اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی

کے طور پر چڑھایا۔

14۔ اور ابرہام نے اس مقام کا نام یہوواہیری رکھا چنانچہ آج تک یہ کہاوت ہے کہ خداوند کے پہاڑ پر مہیا کیا جائے گا۔

15۔ اور خداوند کے فرشتہ نے آسمان سے دوبارہ ابرہام کو پکارا اور کہا کہ

16۔ خداوند فرماتا ہے "چونکہ تو نے یہ کام کیا کہ اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا اس لیے میں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ

17۔ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے تاروں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند کر دوں گا اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہوگی۔

18۔ اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی کیونکہ تو نے میری بات مانی۔"

قرآن میں اسماعیل یا اسحٰق کا نام نہیں لکھا۔ بلکہ بچہ یا بیٹا کا لفظ ہے (سورہ الصفات (۳۷)، آیت : ۱۰۱ تا ۱۰۳) یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ذبیح اسماعیل تھا۔ یا اسحٰق۔ لیکن مسلمان عیدالضحیٰ کے موقع پر ہر سال اسماعیل علیہ السلام کے نام پر قربانیاں دیتے ہیں۔

مولانا مودودی کے بیان کے مطابق :-

اوائلِ اسلام میں اسلامی علما دو گروہوں میں تقسیم تھے۔ ایک گروہ اسحٰق کو اور دوسرا اسماعیل کو ذبیح گردانتے تھے۔ جو علما حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح قرار دیتے تھے۔ مولانا مودودی کے بیان کے مطابق ان کے نام یہ ہیں۔

حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عباس بن عبدالمطلب، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین، قتادہ، عکرمہ حسن بصری، سعید بن جبیر، مجاہد شعبی مسروق زید بن اسلم رحمہم اللہ وکئی ایک دیگران۔

اور جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح سمجھتے ہیں ان کے نام یہ ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت معاویہؓ، یوسف بن مہرانؒ، احمد بن حنبلؒ و کئی ایک دیگران۔ (تفہیم القرآن جلد 4، صفحہ 298۔سورۃ الصافات 37، حاشیہ 67)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے 175 سال کی عمر پائی اور زوجہ سارہ کی عمر 127 سال کی ہوئی۔

بائبل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے نمازوں، روزوں، قیامت، آخرت، قیامت میں تمام مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنا جنت دوزخ کے بارے میں کوئی بیان یا ہدایت یا نصیحت درج نہیں۔ نہ ہی سات آسمانوں اور حوروں کے بارے میں کوئی بیان ہے۔حج وعمرہ کے بارے میں بھی کوئی بیان نہیں حالانکہ قرآن کے بیان کے مطابق خانہ کعبہ کی تعمیر انہوں نے کی۔

قصہ لوط علیہ السلام کا:

بائبل کے بیان کے مطابق: لوط ابراہیم کے بھائی حاران کا بیٹا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھتیجا اس کی زوجہ سارہ کا بھائی تھا۔ اور ابراہیم کے ساتھ رہتا تھا۔ بعد میں دونوں علیحدہ ہو گئے اور لُوط شہر سدوم میں رہنے لگا۔

ایک دفعہ کچھ دشمن لوط علیہ السلام کو بمع اس کے مال مویشی وغیرہ پکڑ کر لے گئے تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ۳۱۸ خانہ زادوں کو بھیج کر ان کو چھڑایا۔

سدوم کے لوگ بدکردار تھے۔ وہ عورتوں کی بجائے، مردوں سے جنسی افعال کا ارتکاب کرتے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے شہر سدوم اور ساتھ والے شہر عمورہ کو نیست کروادیا۔لوط اور اس کے خاندان یعنی دو بیٹیوں کو بچالیا۔لیکن اس کی بیوی جو پیچھے رہ گئی تھی۔نمک کا ستون بن گئی۔

بائبل کے بیان کے مطابق:

لُوط اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ ساتھ والے پہاڑ پر ایک غار میں رہنے لگا۔ جب وہ بوڑھا

ہوگیا تو اس کی دو بیٹیوں نے ایکا کیا کہ باپ کو شراب پلا کر اسے مست کر کے پہلے ایک بیٹی نے اپنے باپ سے مباشرت کی اور دوسری رات دوسری نے دونوں باپ کے نطفہ سے حاملہ ہوئیں اور دونوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے۔ جن کی نسل آگے بڑھی، نعوذ باللہ یہ بائبل کا بیان ہے۔

(بائبل کتاب پیدائش باب 19، آیت 32 تا 38)

قرآن کا بیان

بابت ابراہیم ولوط علیہ السلام

''جب ابراہیم (علیہ اسلام) کو ان کے رب نے کئی کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بنا دوں گا عرض کرنے لگے اور میری اولاد کو فرمایا میرا وعدہ ظالموں سے نہیں۔'' (البقرہ:۱۲۴)

''ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن وامان کی جگہ بنایا تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (عَلَیْہِ السَّلَام) سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔'' (البقرہ:۱۲۵)

''جب ابراہیم نے کہا: اے پروردگار! تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں، پھلوں کی روزیاں دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں کافروں کو بھی تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کر دوں گا، یہ پہنچنے کی جگہ بری ہے۔'' (البقرہ:۱۲۶)

''ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' (البقرہ:۱۲۷)

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا

اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔'' (البقرہ:۱۲۸)

''اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے' انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔''

(البقرہ:۱۲۹)

''دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بے وقوف ہو، ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکوکاروں میں سے ہے۔'' (البقرہ:۱۳۰)

''جب کبھی بھی انہیں ان کے رب نے کہا، فرمانبردار ہو جا، انہوں نے کہا: میں نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی۔'' (البقرہ:۱۳۱)

''اسی کی وصیت ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو کی، کہ ہمارے بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو پسند فرمالیا ہے، خبردار! تم مسلمان ہی مرنا۔'' (البقرہ:۱۳۲)

''کیا (حضرت) یعقوب کے انتقال کے وقت تم موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباو اجداد ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔'' (البقرہ:۱۳۳)

''یہ جماعت تو گزر چکی، جو انہوں نے کیا وہ ان کے لیے ہے اور جو تم کرو گے تمہارے لیے۔ ان کے اعمال کے بارے میں تم نہیں پوچھے جاؤ گے۔'' (البقرہ:۱۳۴)

''یہ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ بن جاؤ تو ہدایت پاؤ گے۔ تم کہو بلکہ صحیح راہ پر ملت ابراہیمی والے ہیں، اور ابراہیم خالص اللہ کے پرستار تھے اور مشرک نہ تھے۔'' (البقرہ:۱۳۵)

''اے مسلمانو! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم اسماعیل اسحٰق یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) دیئے گئے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، ہم اللہ

کے فرمانبردار ہیں۔'' (البقرہ:۱۳۶)

''اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں اور اگر منہ موڑیں تو صریح اختلاف میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔''

(البقرہ:۱۳۷)

''اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے اچھا رنگ کس کا ہوگا؟ ہم تو اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔'' (البقرہ:۱۳۸)

''آپ کہہ دیجئے کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو جو ہمارا اور تمہارا رب ہے، ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال، ہم تو اسی کے لیے مخلص ہیں۔'' (البقرہ:۱۳۹)

''کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟ کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو، یا اللہ تعالیٰ؟ اللہ کے پاس شہادت چھپانے والے سے زیادہ ظالم اور کون ہے؟ اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔'' (البقرہ:۱۴۰)

''کیا تو نے اسے نہیں دیکھا جو سلطنت پا کر ابراہیم (علیہ السلام) سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑ رہا تھا' جب ابراہیم نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے' وہ کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں' ابراہیم نے کہا اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے آتا ہے تو اسے مغرب کی جانب سے لے آ۔ اب تو وہ کافر بھونچکا رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (البقرہ:۲۵۸)

''اور جب ابراہیم (عَلَیہِ السَّلام) نے کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ (جناب باری تعالیٰ نے) فرمایا، کیا تمہیں ایمان نہیں؟ جواب دیا ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائے گی فرمایا چار پرندلو، ان کے ٹکڑے کر کے ڈالو، پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر انہیں پکارو، تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔'' (البقرہ:۲۶۰)

''اے اہل کتاب! تم ابراہیم کی بابت کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات وانجیل تو ان کے بعد نازل کی گئیں، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے ؟'' (آل عمران:٦٥)

''اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کہ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے؟ بے شک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔'' (الانعام:٧٤)

''اور ہم نے ایسے ہی طور پر ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات دکھلائیں اور تاکہ کامل یقین کرنے والوں سے ہو جائیں۔'' (الانعام:٧٥)

''پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے مگر جب وہ غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔'' (الانعام:٧٦)

''پھر جب چاند کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے لیکن جب وہ غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو میرے رب نے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں شامل ہو جاؤں گا۔

(الانعام:٧٧)

''پھر جب آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے یہ تو سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔''

(الانعام:٧٨)

''اور ہم نے ان کو اسحٰق دیا اور یعقوب ہر ایک کو ہم نے ہدایت کی اور پہلے زمانہ میں ہم نے نوح کو ہدایت کی اور ان کی اولاد میں سے داود کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔'' (الانعام:٨٤)

''اور (نیز) زکریا کو اور یحییٰ کو اور عیسیٰ کو اور الیاس کو سب نیک لوگوں میں سے تھے۔''

(الانعام:٨٥)

''اور نیز اسماعیل کو اور یسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور ہر ایک کو تمام جہان والوں پر ہم نے

فضیلت دی۔'' (الانعام:۸۶)

''اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا۔'' (الاعراف:۸۰)

''تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم تو حد ہی سے گزر گئے ہو۔'' (الاعراف:۸۱)

''اور ان کی قوم سے کوئی جواب نہ بن پڑا، بجز اس کے کہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔'' (الاعراف:۸۲)

''سو ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا بجز ان کی بیوی کے کہ وہ ان ہی لوگوں میں رہی جو عذاب میں رہ گئے تھے۔'' (الاعراف:۸۳)

''اور ہم نے ان پر خاص طرح کا مینہ برسایا پس دیکھو تو سہی ان مجرموں کا انجام کیسا ہوا؟''

(الاعراف:۸۴)

''اور ہمارے بھیجے ہوئے پیغامبر ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے اور سلام کہا، انہوں نے بھی جواب سلام دیا اور بغیر کسی تاخیر کے گائے کا بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔''

(ھود:۶۹)

''اب جو دیکھا کہ ان کے تو ہاتھ بھی اس کی طرف نہیں پہنچ رہے تو ان سے اجنبیت محسوس کر کے دل ہی دل میں ان سے خوف کرنے لگے، انہوں نے کہا ڈرو نہیں ہم تو قوم لوط کی طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں۔'' (ھود:۷۰)

''اس کی بیوی جو کھڑی ہوئی تھی وہ ہنس پڑی تو ہم نے اسے اسحٰق کی اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی۔'' (ھود:۷۱)

''وہ کہنے لگی ہائے میری کم بختی! میرے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے میں خود بڑھیا اور یہ میرے خاوند بھی بہت بڑی عمر کے ہیں یہ تو یقیناً بڑی عجیب بات ہے۔'' (ھود:۷۲)

''فرشتوں نے کہا کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کر رہی ہے؟ تم پر اے اس گھر کے لوگو اللہ کی

رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں بیشک اللہ حمد وثنا کا سزاوار اور بڑی شان والا ہے۔"
(ھود:۷۳)

"جب ابراہیم کا ڈر خوف جاتا رہا اور اسے بشارت بھی پہنچ چکی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں کہنے سننے لگے۔" (ھود:۷۴)

"یقیناً ابراہیم بہت تحمل والے نرم دل اور اللہ کی جانب جھکنے والے تھے۔" (ھود:۷۵)

"اے ابراہیم! اس خیال کو چھوڑ دیجئے، آپ کے رب کا حکم آ پہنچا ہے اور ان پر نہ ٹالے جانے والا عذاب ضرور آنے والا ہے۔" (ھود:۷٦)

"جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہوگئے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے۔"
(ھود:۷۷)

"اور اس کی قوم دوڑتی ہوئی اس کے پاس آ پہنچی، وہ تو پہلے ہی سے بدکاریوں میں مبتلا تھی، لوط (علیہ السلام) نے کہا اے قوم کے لوگو! یہ ہیں میری بیٹیاں جو تمہارے لیے بہت ہی پاکیزہ ہیں، اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں۔" (ھود:۷۸)

"انہوں نے جواب دیا کہ تو بخوبی جانتا ہے کہ ہمیں تو تیری بیٹیوں پر کوئی حق نہیں ہے اور تو ہماری اصلی چاہت سے بخوبی واقف ہے۔" (ھود:۷۹)

"لوط علیہ السلام نے کہا کاش کہ مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا پکڑ پاتا۔" (ھود:۸۰)

"اب فرشتوں نے کہا اے لوط! ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں ناممکن ہے کہ یہ تجھ تک پہنچ جائیں پس تو اپنے گھر والوں کو لے کر کچھ رات رہے نکل کھڑا ہو۔ تم میں سے کسی کو مڑ کر بھی نہ دیکھنا چاہیے، بجز تیری بیوی کے، اس لیے کہ اسے بھی وہی پہنچنے والا ہے جو ان سب کو پہنچے گا، یقیناً ان کے وعدے کا وقت صبح کا ہے، کیا صبح بالکل قریب نہیں۔" (ھود:۸۱)

پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا، ہم نے اس بستی کو زیر وزبر کر دیا اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور ان پر کنکریلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے۔" (ھود:۸۲)

"تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے اور وہ ان ظالموں سے کچھ بھی دور نہ تھے۔"

(ھود:۸۳)

"(ابراہیم کی یہ دعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔" (ابراہیم:۳۵)

"اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے۔ پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔" (ابراہیم:۳۶)

"اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں۔" (ابراہیم:۳۷)

"اے ہمارے پرودگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں زمین وآسمان کی کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں۔" (ابراہیم:۳۸)

"اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و اسحق (علیہما السلام) عطا فرمائے۔ کچھ شک نہیں کہ میرا پالنہار اللہ دعاؤں کا سننے والا ہے۔" (ابراہیم:۳۹)

"اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔" (ابراہیم:۴۰)

"اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔" (ابراہیم:۴۱)

"انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا (بھی) حال سنا دو۔" (الحجر:۵۱)

''کہ جب انہوں نے ان کے پاس آ کر سلام کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم کو تو تم سے ڈر لگتا ہے۔'' (الحجر:۵۲)

''انہوں نے کہا ڈرو نہیں، ہم تجھے ایک صاحب علم فرزند کی بشارت دیتے ہیں۔'' (الحجر:۵۳)

''کہا، کیا اس بڑھاپے کے آ جانے کے بعد تم مجھے خوشخبری دیتے ہو! یہ خوشخبری تم کیسے دے رہے ہو؟'' (الحجر:۵۴)

''انہوں نے کہا ہم آپ کو بالکل سچی خوشخبری سناتے ہیں آپ مایوس لوگوں میں شامل نہ ہوں۔'' (الحجر:۵۵)

''کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے نا امید تو صرف گمراہ اور بھٹکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔'' (الحجر:۵۶)

''پوچھا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا ایسا کیا اہم کام ہے؟'' (الحجر:۵۷)

''انہوں نے جواب دیا کہ ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔'' (الحجر:۵۸)

''مگر خاندان لوط کہ ہم ان سب کو تو ضرور بچا لیں گے۔'' (الحجر:۵۹)

''سوائے اس (لوط) کی بیوی کے کہ ہم نے اُسے رکنے اور باقی رہ جانے والوں میں مقرر کر دیا ہے۔'' (الحجر:٦٠)

''جب بھیجے ہوئے فرشتے آلِ لوط کے پاس پہنچے۔'' (الحجر:٦١)

''تو انہوں (لوط علیہ السلام) نے کہا تم لوگ تو کچھ انجان سے معلوم ہو رہے ہو۔''
(الحجر:٦٢)

''انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم تیرے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک شبہ کر رہے تھے۔'' (الحجر:٦٣)

''ہم تو تیرے پاس (صریح) حق لائے ہیں اور ہیں بھی بالکل سچے۔'' (الحجر:٦٤)

''اب تو اپنے خاندان سمیت اس رات کے کسی حصہ میں چل دے اور آپ ان کے پیچھے رہنا، اور (خبردار) تم میں سے کوئی (پیچھے) مڑ کر بھی نہ دیکھے اور جہاں کا تمہیں حکم کیا جا رہا ہے

وہاں چلے جانا۔'' (الحجر:٦٥)

''اور ہم نے اس کی طرف اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑیں کاٹ دی جائیں گی۔'' (الحجر:٦٦)

''اور شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔'' (الحجر:٦٧)

''(لوط علیہ السلام نے) کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم مجھے رسوا نہ کرو۔'' (الحجر:٦٨)

''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو۔'' (الحجر:٦٩)

''وہ بولے کیا ہم نے تجھے دنیا بھر (کی ٹھیکیداری) سے منع نہیں کر رکھا؟'' (الحجر:٧٠)

''(لوط علیہ السلام نے) کہا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یہ میری بچیاں موجود ہیں۔'' (الحجر:٧١)

''تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بدمستی میں سرگرداں تھے۔'' (الحجر:٧٢)

''پس سورج نکلتے نکلتے انہیں ایک بڑے زور کی آواز نے پکڑ لیا۔'' (الحجر:٧٣)

''بالآخر ہم نے اس شہر کو اوپر تلے کر دیا اور ان لوگوں پر کنکر والے پتھر برسائے۔'' (الحجر:٧٤)

''قوم لوط نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔'' (الشعراء:١٦٠)

''ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں رکھتے۔''

(الشعراء:١٦١)

''میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔'' (الشعراء:١٦٢)

''پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔'' (الشعراء:١٦٣)

''میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے جو تمام جہان کا رب ہے۔'' (الشعراء:١٦٤)

''کیا تم جہان والوں میں سے مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو۔'' (الشعراء:١٦٥)

''اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا جوڑ بنایا ہے ان کو چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم ہو ہی حد سے گزر جانے والے۔'' (الشعراء:١٦٦)

''انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا۔'' (الشعراء:١٦٧)

''آپ نے فرمایا، میں تمہارے کام سے سخت ناخوش ہوں۔'' (الشعراء:۱۶۸)
''میرے پروردگار! مجھے اور میرے گھرانے کو اس (وبال) سے بچالے جو یہ کرتے ہیں۔''
(الشعراء:۱۶۹)

''پس ہم نے اسے اور اس کے متعلقین کو سب کو بچالیا۔'' (الشعراء:۱۷۰)
''بجز ایک بڑھیا کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگئی۔'' (الشعراء:۱۷۱)
''پھر ہم نے باقی اور سب کو ہلاک کر دیا۔'' (الشعراء:۱۷۲)
''اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا مینہ برسایا پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے ہوئے لوگوں پر برسا۔'' (الشعراء:۱۷۳)
''بیشک ابراہیم پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور ایک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' (النحل:۱۲۰)
''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے، اللہ نے انہیں اپنا برگزیدہ کر لیا تھا اور انہیں راہ راست سجھادی تھی۔'' (النحل:۱۲۱)
''ہم نے اسے دنیا میں بھی بہتری دی تھی اور بیشک وہ آخرت میں بھی نیکو کاروں میں ہیں۔''
(النحل:۱۲۲)
''پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کریں جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' (النحل:۱۲۳)
''اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کر، بیشک وہ بڑی سچائی والے پیغمبر تھے۔''
(مریم:۴۱)
''جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں۔ (مریم:۴۲)
''میرے مہربان باپ! آپ دیکھیے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا۔'' (مریم:۴۳)

''میرے ابا جان! آپ شیطان کی پرستش سے باز آ جائیں شیطان تو رحم وکرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے۔'' (مریم:۴۴)

''ابا جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آ پڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔ (مریم:۴۵)

''اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے۔ سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا، جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ۔''

(مریم:۴۶)

''کہا اچھا تم پر سلام ہو، میں تو اپنے پروردگار سے تمہاری بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، وہ مجھ پر حد درجہ مہربان ہے۔'' (مریم:۴۷)

''میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں۔ صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا، مجھے یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار سے دعا مانگ کر محروم نہ رہوں گا۔'' (مریم:۴۸)

''جب ابراہیم (علیہ السلام) ان سب کو اور اللہ کے سوا ان کے سب معبودوں کو چھوڑ چکے تو ہم نے انہیں اسحٰق و یعقوب عطا فرمائے اور دونوں کو نبی بنا دیا۔'' (مریم:۴۹)

''اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا واقعہ بھی بیان کر، وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔'' (مریم:۵۴)

''وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔'' (مریم:۵۵)

''یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو اس کی سمجھ بوجھ بخشی تھی اور ہم اس کے احوال سے بخوبی واقف تھے۔'' (الانبیاء:۵۱)

''جبکہ اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو کیا ہیں؟ (الانبیاء:۵۲)

''سب نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا۔''

(الانبیاء:۵۳)

''آپ نے فرمایا: پھر تو تم اور تمہارے باپ دادا سبھی یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔''

(الانبیاء:۵۴)

''کہنے لگے کیا آپ ہمارے پاس سچ مچ حق لائے ہیں یا یوں ہی مذاق کر رہے ہیں۔''

(الانبیاء:۵۵)

''آپ نے فرمایا نہیں درحقیقت تم سب کا پروردگار تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے، میں تو اسی بات کا گواہ اور قائل ہوں۔'' (الانبیاء:۵٦)

''اور اللہ کی قسم میں تمہارے ان معبودوں کے ساتھ جب تم علیحدہ پیٹھ پھیر کر چل دو گے ایک چال چلوں گا۔'' (الانبیاء:۵۷)

''پس اس نے ان سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہاں صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا یہ بھی اس لیے کہ وہ سب اس کی طرف ہی لوٹیں۔'' (الانبیاء:۵۸)

''کہنے لگے کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا؟ ایسا شخص تو یقیناً ظالموں میں سے ہے۔'' (الانبیاء:۵۹)

''بولے ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا جسے ابراہیم (علیہ السلام) کہا جاتا ہے۔'' (الانبیاء:٦٠)

''سب نے کہا اچھا اسے مجمع میں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لاؤ تاکہ سب دیکھیں۔''

(الانبیاء:٦١)

''کہنے لگے: اے ابراہیم (علیہ السلام) کیا تو نے ہی ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔'' (الانبیاء:٦٢)

''آپ نے جواب دیا بلکہ اس کام کو ان کے بڑے نے کیا ہے تم اپنے خداؤں سے ہی پوچھ لو اگر یہ بولتے چالتے ہوں۔'' (الانبیاء:٦٣)

''پس یہ لوگ اپنے دلوں میں قائل ہو گئے اور کہنے لگے واقعی ظالم تو تم ہی ہو۔'' (الانبیاء:٦٤)

''پھر اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے (اور کہنے لگے کہ) یہ تو تجھے بھی معلوم ہے کہ یہ بولنے چالنے والے نہیں۔'' (الانبیاء:٦٥)

''اللہ کے خلیل نے اسی وقت فرمایا افسوس! کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ بھی نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔'' (الانبیاء:٦٦)

''تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، کیا تمہیں اتنی سی عقل بھی نہیں؟'' (الانبیاء:٦٧)

''کہنے لگے کہ اِسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔''

(الانبیاء:٦٨)

''ہم نے فرما دیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن جا۔'' (الانبیاء:٦٩)

''گو انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کا برا چاہا، لیکن ہم نے انہیں ناکام بنا دیا۔''

(الانبیاء:٧٠)

''اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی۔'' (الانبیاء:٧١)

''اور ہم نے اسے اسحٰق عطا فرمایا اور یعقوب اس پر مزید اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا۔''

(الانبیاء:٧٢)

''اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔'' (الانبیاء:٧٣)

''ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھی حکم اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات دی جہاں کے لوگ گندے کاموں میں مبتلا تھے اور تھے بھی وہ بدترین گنہگار۔'' (الانبیاء:٧٤)

''اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اپنی رحمت میں داخل کرلیا بے شک وہ نیکو کار لوگوں میں سے تھا۔'' (الانبیاء:۷۵)

''انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ بھی سنا دو۔'' (الشعراء:۶۹)

''جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟'' (الشعراء:۷۰)

''انہوں نے جواب دیا کہ عبادت کرتے ہیں بتوں کی' ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔'' (الشعراء:۷۱)

''آپ نے فرمایا: کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں؟'' (الشعراء:۷۲)

''یا تمہیں نفع نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔'' (الشعراء:۷۳)

''انہوں نے کہا یہ (ہم کچھ نہیں جانتے) ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا۔'' (الشعراء:۷۴)

''آپ نے فرمایا کچھ خبر بھی ہے جنہیں تم پوج رہے ہو؟'' (الشعراء:۷۵)

''تم اور تمہارے اگلے باپ دادا، وہ سب میرے دشمن ہیں۔'' (الشعراء:۷۶)

''بجز سچے اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہان کا پالنہار ہے۔'' (الشعراء:۷۷)

''جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری رہبری فرماتا ہے۔'' (الشعراء:۷۸)

''وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔'' (الشعراء:۷۹)

''اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔'' (الشعراء:۸۰)

''اور وہی مجھے مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا۔'' (الشعراء:۸۱)

''اور جس سے امید بندھی ہوئی ہے کہ وہ روز جزا میں میرے گناہوں کو بخش دے گا۔'' (الشعراء:۸۲)

''اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملا دے۔'' (الشعراء:۸۳)

''اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھ۔'' (الشعراء:۸۴)

''مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا دے۔'' (الشعراء:۸۵)

''اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔'' (الشعراء:۸۶)

''اور جس دن کہ لوگ دوبارہ جلائے جائیں مجھے رسوا نہ کر۔'' (الشعراء:۸۷)

''جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔'' (الشعراء:۸۸)

''لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے۔''
(الشعراء:۸۹)

''اور لوط کا (ذکر کر) جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا باوجود دیکھنے بھالنے کے پھر بھی تم بدکاری کر رہے ہو؟'' (النمل:۵۴)

''یہ کیا بات ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو؟ حق یہ ہے کہ تم بڑی ہی نادانی کر رہے ہو۔'' (النمل:۵۵)

''قوم کا جواب بجز اس کہنے کے اور کچھ نہ تھا کہ آل لوط کو اپنے شہر سے شہر بدر کر دو، یہ تو بڑے پاکباز بن رہے ہیں۔'' (النمل:۵٦)

''پس ہم نے اسے اور اس کے اہل کو بجز اس کی بیوی کے سب کو بچا لیا اس کا اندازہ تو باقی رہ جانے والوں میں ہم لگا ہی چکے تھے۔'' (النمل:۵۷)

''اور ان پر ایک (خاص قسم کی) بارش برسا دی پس ان دھمکائے ہوئے لوگوں پر بری بارش ہوئی۔'' (النمل:۵۸)

''اور ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو اگر تم میں دانائی ہے تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔'' (العنکبوت:١٦)

''تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی

شکر گزاری کرو اور اُس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔'' (العنکبوت:۱۷)

''اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے ان کی قوم کا جواب بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے کہ اسے مار ڈالو یا اسے جلا دو۔ آخرش اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا، اس میں ایمان والے لوگوں کے لیے تو بہت سی نشانیاں ہیں۔'' (العنکبوت:۲۴)

''(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا ٹھہرالی ہے، تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔'' (العنکبوت:۲۵)

''پس حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر حضرت لوط (علیہ السلام) ایمان لائے اور کہنے لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں وہ بڑا ہی غالب اور حکیم ہے۔''

(العنکبوت:۲۶)

''اور ہم نے انہیں (ابراہیم کو) اسحٰق و یعقوب (علیہما السلام) عطا کیے اور ہم نے نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں ہی کر دی اور ہم نے دنیا میں بھی اسے ثواب دیا اور آخرت میں تو وہ صالح لوگوں میں سے ہے۔'' (العنکبوت:۲۷)

''اور حضرت لوط (علیہ السلام) کا ذکر بھی کرو جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر آئے ہو۔ جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں سے کسی نے نہیں کیا۔''

(العنکبوت:۲۸)

''کیا تم مردوں کے پاس بدفعلی کے لیے آتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیائیوں کا کام کرتے ہو؟ اس کے جواب میں اس کی قوم نے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا کہ بس جا اگر سچا ہے تو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ۔'' (العنکبوت:۲۹)

''حضرت لوط (علیہ السلام) نے دعا کی کہ پروردگار! اس مفسد قوم پر میری مدد فرما۔'' (العنکبوت:۳۰)

''اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر

پہنچے کہنے لگے کہ اس بستی والوں کو ہم ہلاک کرنے والے ہیں، یقیناً یہاں کے رہنے والے گنہگار ہیں۔'' (العنکبوت:۳۱)

''(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا اس میں تو لوط (علیہ السلام) ہیں، فرشتوں نے کہا یہاں جو ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں لوط (علیہ السلام) کو اور اس کے خاندان کو سوائے اس کی بیوی کے ہم بچالیں گے، البتہ وہ عورت پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔''
(العنکبوت:۳۲)

''پھر جب ہمارے قاصد لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں رنج کرنے لگے۔ قاصدوں نے کہا آپ نہ خوف کھایئے نہ آزردہ ہوں، ہم آپ کو مع آپ کے متعلقین کے بچالیں گے مگر آپ کی بیوی کہ وہ عذاب کے لیے باقی رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔'' (العنکبوت:۳۳)

''ہم اس بستی والوں پر آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اس وجہ سے کہ یہ بے حکم ہو رہے ہیں۔'' (العنکبوت:۳۴)

''البتہ ہم نے اس بستی کو صریح عبرت کی نشانی بنا دیا ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔''
(العنکبوت:۳۵)

''انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کیا پوج رہے ہو؟'' (الصافات:۸۵)

''کیا تم اللہ کے سوا گھڑے ہوئے معبود چاہتے ہو؟'' (الصافات:۸۶)

''تو یہ (بتلاؤ کہ) تم نے رب العالمین کو کیا سمجھ رکھا ہے؟'' (الصافات:۸۷)

''اب ابراہیم (علیہ السلام) نے ایک نگاہ ستاروں کی طرف اٹھائی۔'' (الصافات:۸۸)

''اور کہا میں تو بیمار ہوں۔'' (الصافات:۸۹)

''اس پر وہ سب اس سے منہ موڑے ہوئے واپس چلے گئے۔'' (الصافات:۹۰)

''آپ (چپ چپاتے) ان کے معبودوں کے پاس گئے اور فرمانے لگے تم کھاتے کیوں نہیں؟'' (الصافات:۹۱)

''تمھیں کیا ہو گیا کہ بات تک نہیں کرتے ہو۔'' (الصافات:۹۲)
''پھر تو (پوری قوت کے ساتھ) دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے پر پل پڑے۔''
(الصافات:۹۳)
وہ (بت پرست) دوڑے بھاگے آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔'' (الصافات:۹۴)
''تو آپ (ابراہیم علیہ السلام) نے فرمایا تم انہیں پوجتے ہو جنہیں (خود) تم تراشتے ہو۔''
(الصافات:۹۵)
''حالانکہ تمہیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔'' (الصافات:۹٦)
''وہ کہنے لگے اس کے لیے ایک مکان بناؤ اور اس (دہکتی ہوئی) آگ میں اسے ڈال دو۔''
(الصافات:۹۷)
''انہوں نے تو (اس ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ مکر کرنا چاہا لیکن ہم نے انہی کو نیچا کر دیا۔''
(الصافات:۹۸)
''اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میں تو ہجرت کر کے اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں۔ وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا۔'' (الصافات:۹۹)
''اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔'' (الصافات:۱۰۰)
''تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی بشارت دی۔'' (الصافات:۱۰۱)
''پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔'' (الصافات:۱۰۲)
''غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل گرا دیا۔'' (الصافات:۱۰۳)
''تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم!'' (الصافات:۱۰۴)

''یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔'' (الصافات:۱۰۵)

''درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا۔'' (الصافات:۱۰۶)

''اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا۔'' (الصافات:۱۰۷)

''اور ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔'' (الصافات:۱۰۸)

''ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو۔'' (الصافات:۱۰۹)

''ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔'' (الصافات:۱۱۰)

''بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔'' (الصافات:۱۱۱)

''اور ہم نے اس کو اسحٰق (علیہ السلام) نبی کی بشارت دی جو صالح لوگوں میں سے ہوگا۔''
(الصافات:۱۱۲)

''اور ہم نے ابراہیم واسحٰق (علیہما السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں، اور ان دونوں کی اولاد میں بعضے تو نیک بخت ہیں اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں۔'' (الصافات:۱۱۳)

''بیشک لوط (علیہ اسلام بھی) پیغمبروں میں سے تھے۔'' (الصافات:۱۳۳)

''ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی۔'' (الصافات:۱۳۴)

''بجز اس بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں رہ گئی۔'' (الصافات:۱۳۵)

''پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا۔'' (الصافات:۱۳۶)

''ہمارے بندوں ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) کا بھی لوگوں سے ذکر کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔'' (ص:۴۵)

''کیا تجھے ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟'' (الذاریات:۲۴)

''وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا، ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں۔'' (الذاریات:۲۵)

''پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا

گوشت) لائے۔'' (الذاریات:۲۶)

''اوراسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے کیوں نہیں؟'' (الذاریات:۲۷)

''پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کہا اپ خوف نہ کیجئے اور انہوں نے اس (حضرت ابراہیم) کوایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔'' (الذاریات:۲۸)

''پس ان کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں آ کر اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی بانجھ۔'' (الذاریات:۲۹)

''انہوں نے کہاہاں تیرے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے، بیشک وہ حکیم وعلیم ہے۔''

(الذاریات:۳۰)

''(حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے کہا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا کیا مقصد ہے؟'' (الذاریات:۳۱)

''انہوں نے جواب دیا کہ ہم گناہ گار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔'' (الذاریات:۳۲)

''تا کہ ہم ان پر مٹی کے کنکر برسائیں۔'' (الذاریات:۳۳)

''جو تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں، ان حد سے گزر جانے والوں کے لیے۔''

(الذاریات:۳۴)

''پس جتنے ایمان والے وہاں تھے ہم نے انہیں نکال لیا۔'' (الذاریات:۳۵)

''اور ہم نے وہاں مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر پایا۔'' (الذاریات:۳۶)

''(مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے

پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔'' (الممتحنہ:۴)

''اور ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت مانگنا وہ صرف وعدہ کے سبب سے تھا جو انہوں نے اس سے وعدہ کرلیا تھا۔ پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے محض بے تعلق ہو گئے، واقعی ابراہیم (علیہ السلام) بڑے نرم دل اور بردبار تھے۔''
(التوبہ:۱۱۴)

''اور جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کردی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔'' (الحج:۲۶)

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ

یوسف علیہ السلام کا قصہ قرآن میں بھی سورۂ یوسف 12 میں بائیبل کے قصے میں تخفیف اور ردوبدل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہاں صرف اسے مختصر بیان کیا جاتا ہے۔ بائیبل کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پوتا حضرت اسحٰق علیہ السلام کا بیٹا حضرت یعقوب علیہ السلام فلسطین کے صوبہ کنعان میں رہتے تھے۔ بائیبل کے بیان کے مطابق ایک دفعہ وہ ایک شخص (فرشتہ) سے تمام رات کُشتی لڑتے رہے اور وہ غالب رہے تو فرشتہ نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یعقوب لیکن فرشتہ نے کہا کہ اب سے تمہارا نام اسرائیل ہوگا۔ جس کا مطلب ہے (خداوند سے زور آزمائی کرنے والا۔ سردار، شہزادہ) اس لیے اُن کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ (پیدائش باب 33 آیت 28) اُن کی دو منکوحہ بیویاں تھی۔ اور دو لونڈیاں منکوحہ بیویاں دو سگی بہنیں بلہا اور راخل تھیں۔ جو اُن کے ماموں کی بیٹیاں تھیں۔

اُن کے 12 بیٹے تھے 6 بیٹے اور ایک بیٹی دینہ (Dina) پہلی بیوی بلہا سے اور 2 بیٹے یوسف اور بنیامین، دوسری بیوی راخل سے اور دو بیٹے ایک لونڈی سے اور دو دوسری لونڈی سے تھے۔ یوسف دس بیٹوں سے چھوٹا، خوبصورت اور کمسن تھا۔ اس لیے بوڑھے باپ کا پیارا اور لاڈلہ تھا۔ جس کی وجہ سے دوسرے بھائی حسد کرتے تھے۔

تمام بھائی مال مویشیوں چوپایوں، بھیڑ بکریوں کو پالنے کا کام کرتے تھے اور روزانہ باہر جنگل میں مویشیوں کو چرانے جایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے سازش کر کے یوسف کو ایک اندھے کنواں میں ڈال دیا۔ لیکن جلد بعد میں ایک قافلہ وہاں سے گزرا جو مصر کو جارہا تھا۔ انہوں نے یوسف کو کنواں سے نکال کر قافلہ کے تاجر کو 20 روپے میں بیچ دیا۔ پھر انہوں

نے ایک بکرا ذبح کیا اور اس کا خون یوسف کی قبا میں لگایا۔ واپس آ کر یوسف کی خون آلودہ قبا باپ یعقوب علیہ السلام کو دکھا کر کہا: یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ ادھر تاجر نے مصر جا کر یوسف کو ایک سرکاری افسر جیل کے داروغے کے ہاتھ بیچ دیا۔ یوسف اس کے گھر کام کاج کرنے لگا۔ وہ بہت خوبصورت تھا۔ اس دوران داروغہ کی بیوی یوسف پر عاشق ہوگئی اور یوسف کو مباشرت کے لیے کہا لیکن یوسف نے انکار کر دیا اور اندر سے باہر نکل پڑا۔ لیکن عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے سے پکڑ لیا۔ یوسف بھاگا تو عورت نے پیچھے سے کرتا ہاتھ میں پکڑ کر کھینچ لیا اور ٹکڑا اس کے ہاتھ میں رہ گیا۔ اتنے میں اس کا خاوند گھر آ گیا وہ جب اندر داخل ہوا تو اس نے اپنے شوہر کے سامنے یوسف کے خلاف شکایت کی کہ یوسف بُرے ارادے سے اندر آیا تھا۔ داروغہ نے یوسف کو قید خانہ میں بھیج دیا۔

جس جیل میں یوسف قید تھا۔ اس میں 2 اور قیدی آئے جن کو بادشاہ فرعون نے ناراض ہو کر قید کر دیا تھا۔ ایک دن دونوں نے کہا کہ رات کو خواب دیکھا۔ ایک نے کہا وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ انگور نچوڑ کر بادشاہ کو پیالہ میں پیش کر رہا ہے۔ دوسرے نے جو نان بائی تھا کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیوں کی ٹوکری اٹھا کر جا رہا ہوں۔ تو راستے میں پرندے اس کے سر سے روٹیاں نکال کر لے جاتے ہیں۔

یوسف نے سن کر کہا کہ میں ان کی تعبیر بتاتا ہوں۔ اس نے نان بائی کے خواب کے بارے میں بتایا کہ اسے سولی پر چڑھایا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر اس کا بھیجا مغز کھا جائیں گے۔ دوسرے کو کہا کہ اس کے خواب کی تعبیر ہے کہ وہ اپنی نوکری پر بحال ہو جائے گا۔ اور بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ چنانچہ چند دن کے بعد ایسے ہی ہوا جیسے یوسف نے دو خوابوں کی تعبیر بتائی تھی۔ نان بائی کو سولی پر چڑھا دیا گیا اور انگور نچوڑنے والے کو اپنی نوکری پر بحال کر دیا گیا۔ اور وہ بادشاہ کو دوبارہ شراب پلانے کے کام پر لگ گیا۔

بائیبل کے بیان کے مطابق۔ خواب فرعون

ایک دن فرعون نے خواب میں دیکھا کہ دریائے نیل کے کنارے کھڑا تھا تو دیکھا کہ

سات گائیں موٹی تازی خوب پلی ہوئی خوبصورت دریا کے کنارے گھاس چر رہی ہیں۔ اتنے میں دیکھا کہ دریا کے بیچ میں سے سات نہایت دبلی، سوکھی ہوئی اور بدشکل گائیں نکلیں اور انہوں نے سات دوسری موٹی اور پلی ہوئی خوبصورت گائیوں کو کھالیا۔ اور ایک اور خواب دیکھا کہ اناج کی سات ہری اور بھری ہوئی بالیوں کو سات سوکھی ہوئی بالیوں نے کھالیا ہے۔ دوسرے دن صبح ہوئی تو خواب کی تعبیر کے لیے جادوگر بلائے گئے لیکن صحیح تعبیر بتانے سے قاصر رہے۔ اتنے میں اس ملازم کو یاد آ گیا اس کے خواب کی تعبیر یوسف نے بتائی اور وہ صحیح ثابت ہوئی تھیں۔ اُس نے خواب کی تعبیر کے لیے یوسف کی نشاندہی کی۔ یوسف کو بلایا گیا اور فرعون نے اس کو اپنے خواب بتائے۔ یوسف نے ان کی تعبیر یہ بتائی کہ سات سات گائیاں اور اناج کی سات بالیں۔ سات سات سال ہیں۔ پہلے 7 سال خوشحالی کے سال ہوں گے۔ بارشیں خوب ہوں گی۔ اور دریاؤں میں پانی بہت ہوگا۔ اناج، غلہ اور دیگر فصلیں وافر مقدار میں پیدا ہوں گی۔ باغ بہت پھل دیں گے۔ لیکن سات سال کے بعد خشک سالی کے سال شروع ہوں گے۔ بارشیں بہت کم ہوں گی۔ اناج غلہ و فصلیں بہت کم ہوں گی۔ پانی سوکھ جائے گا اور یوسف نے یہ بھی مشورہ دیا کہ خوشحالی کے پہلے سات سال میں فالتو غلہ، اناج، جمع کر لینا چاہیے تاکہ اگلے سات سال میں کام آئیں۔ اس پر فرعون نے یوسف سے کہا کہ مصر کے تخت کا مالک میں ہوں لیکن مصر کی بادشاہت کے اختیار میں تمہیں دیتا ہوں، اگلے برسوں میں یعنی 7 جمع 7 چودہ سالوں میں غلہ کا سارا انتظام کرلو۔ چنانچہ یوسف نے پہلے سات سالوں میں تمام فالتو غلہ خرید کر ملک میں جگہ جگہ شہروں میں جمع کرلیا۔ اور اگلے سات خشک سالی کے دوران وہی غلہ لوگوں کو بیچنا شروع کر دیا۔ غلہ بیچ کر یوسف نے بے شمار زمین اراضی فرعون کے نام خرید لی۔ خشک سالی کے دوران یوسف کے بھائی بھی غلہ خریدنے کے لیے مصر آئے۔ یوسف نے ان کو پہچان لیا۔ لیکن وہ اسے نہ پہچان سکے۔ یوسف نے ان کو غلہ دیا اور ساتھ ہی ان کی پونجی بھی ان کے بوروں میں رکھ دی۔ اور ساتھ ہی کہا کہ دوسری دفع آئے تو اپنے اس بھائی یعنی بنیامین کو بھی ساتھ لائیں۔ جس کو باپ نے اپنے پاس رکھا

ہے چنانچہ دوسری دفعہ وہ آئے تو بنیامین کو بھی ساتھ لائے اس دفعہ یوسف نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا اور کہا کہ میں یوسف ہوں وہ بڑے شرمندہ ہوئے اور خوش بھی ہوئے اور اپنے کیے پر پشیمان ہوئے یوسف نے بھی ان کو معاف کر دیا اور وافر غلہ ان کو دیا۔ وہ جب واپس آئے تو یعقوب جس کی آنکھیں یوسف کے غم میں سفید ہوگئیں تھی اُن کی یوسف کا کرتا پا کر دوبارہ بینائی آ گئی۔ اس کے بعد یوسف نے اپنے والد یعقوب علیہ السلام تمام بھائیوں اور کنبہ کے سب افراد کو جن کی کل تعداد 70 بنتی تھی۔ سب کو بلا کر مصر میں سب سے زرخیز علاقے جُشن میں آباد کر دیا۔ یوسف علیہ السلام 110 سال کی عمر میں فوت ہوئے اور مصر میں دفن ہوئے۔ یعقوب علیہ السلام فوت ہوئے یہ کنعان میں دفن کیے گئے۔

یہ ہے قصہ یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائیوں اور یعقوب علیہ السلام کا۔

بائبل میں یہ قصہ تفصیل کے ساتھ دیا ہے اور پیدائش کے باب 35 سے 50 میں۔ قرآن میں کچھ تخفیف اور ردوبدل کے ساتھ سورۃ یوسف 12 میں بیان کیا گیا ہے۔

یوسف کی ایک بہن دینہ (Dina) تھی۔ ایک دفعہ ایک مقامی میلہ میں وہ باہر گئی تو جرار کا شہزادہ سکم اس کو ورغلا کر گھر لے گیا اور سکم نے اس سے جراً زنا کیا۔ وہ اور اس کا باپ حموُر دینہ کے رشتہ کے لیے یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے۔ اس کے 11 بیٹے جو مال مویشیوں کو چرانے جنگل میں گئے ہوئے تھے۔ وہ واپس آئے تو خبر سن کر نہایت غصہ میں آ گئے۔ بہرحال انہوں نے صبر کیا اور ایک چال چلی انہوں نے کہا کہ ہم نامختون کو رشتہ نہیں دیتے آپ سب مرد ختنہ کروالیں۔ تو رشتہ دے دیں گے۔ وہ مان گئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اور اپنے سب مرد حضرات کے ختنے کروا کر بستروں پر لیٹ گئے۔ دوسرے دن یوسف یعنی دینہ کے بھائی مسلح ہو کر آئے انہوں نے سکم اس کے باپ اور تمام دوسرے مردوں کو قتل کیا اور دینہ کو واپس ساتھ لے آئے۔ انتقامیہ کارروائی کے ڈر سے یعقوب علیہ السلام فوراً ہجرت کر کے کسی دوسری جگہ جا کر رہنے لگے۔ (کتاب پیدائش، باب 34) دینہ کا قصہ قرآن میں نہیں۔

قرآن کی سورۂ یوسف 12 کا ترجمہ

''یقیناً ہم نے اس قرآن عربی نازل فرمایا ہے کہ تم سمجھ سکو۔'' (یوسف:۲)
ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ ''قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں سے تھے۔'' (یوسف:۳)
''جب کہ یوسف نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا جان میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج چاند کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔'' (یوسف:۴)
''یعقوب علیہ السلام نے کہا پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔'' (یوسف:۵)
''اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھرپور عطا فرمائے گا اور یعقوب کے گھر والوں کو بھی جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراہیم واسحٰق کو بھی بھرپور اپنی نعمت دی یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور زبردست حکمت والا ہے۔'' (یوسف:۶)
''یقیناً یوسف اور اس کے بھائیوں میں دریافت کرنے والوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں۔'' (یوسف:۷)
''جب کہ انہوں نے کہا کہ یوسف اور اس کا بھائی بہ نسبت ہمارے، باپ کو بہت زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم (طاقتور) جماعت ہیں، کوئی شک نہیں کہ ہمارے ابا صریح غلطی میں ہیں۔'' (یوسف:۸)
''یوسف کو تو مار ہی ڈالو یا اسے کسی (نامعلوم) جگہ پھینک دو کہ تمہارے والد کا رخ صرف

تمہاری طرف ہی ہو جائے۔ اس کے بعد تم نیک ہو جانا۔" (یوسف:۹)
"ان میں سے ایک نے کہا یوسف کو قتل تو نہ کرو بلکہ اسے کسی اندھے کنوئیں (کی تہ) میں ڈال آؤ کہ اسے کوئی (آتا جاتا) قافلہ اٹھا لے جائے اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یوں کرو۔"

(یوسف:۱۰)

"انہوں نے کہا ابا! آخر آپ یوسف (عَلَیْہِ السَّلَام) کے بارے میں ہم پر اعتبار کیوں نہیں کرتے ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔" (یوسف:۱۱)
"کل آپ اسے ضرور ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ خوب کھائے پیئے اور کھیلے اس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں۔" (یوسف:۱۲)
"(یعقوب علیہ السلام نے) کہا اسے تمہارا لے جانا مجھے تو سخت صدمہ دے گا اور مجھے یہ بھی کھٹکا لگا رہے گا کہ تمہاری غفلت میں اسے بھیڑیا کھا جائے۔" (یوسف:۱۳)
"انہوں نے جواب دیا کہ ہم جیسی (زور آور) جماعت کی موجودگی میں بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم بالکل نکمے ہی ہوئے۔" (یوسف:۱۴)
"پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنوئیں کی تہہ میں پھینک دیں، ہم نے یوسف (عَلَیْہِ السَّلَام) کی طرف وحی کی کہ یقیناً (وقت آ رہا ہے کہ) تو انہیں اس ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں۔" (یوسف:۱۵)
"اور عشاء کے وقت (وہ سب) اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے پہنچے۔" (یوسف:۱۶)
"اور کہنے لگے کہ ابا جان ہم تو آپس میں دوڑ میں لگ گئے اور یوسف (علیہ السلام) کو ہم نے اسباب کے پاس چھوڑا پس اسے بھیڑیا کھا گیا، آپ تو ہماری بات نہیں مانیں گے گو ہم بالکل سچے ہی ہوں۔" (یوسف:۱۷)
"اور یوسف کے کرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے خون آلود بھی کر لائے تھے، باپ نے کہا یوں نہیں، بلکہ تم نے اپنے دل ہی سے ایک بات بنا لی ہے، پس صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے۔" (یوسف:۱۸)

''اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکا دیا، کہنے لگا واہ واہ خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے انہوں نے اسے مال تجارت قرار دے کر چھپا دیا اور اللہ تعالیٰ اس سے باخبر تھا جو وہ کر رہے تھے۔'' (یوسف:۱۹)

''اور انہوں نے اسے بہت ہی ہلکی قیمت پر گنتی کے چند درہموں پر ہی بیچ ڈالا، وہ تو یوسف کے بارے میں بہت ہی بے رغبت تھے۔'' (یوسف:۲۰)

''مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت واحترام کے ساتھ رکھو، بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں، یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسف کا قدم جما دیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں، اللہ اپنے ارادے پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔'' (یوسف:۲۱)

''اور جب (یوسف) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے ہم نے اسے قوت فیصلہ اور علم دیا ہم نیک کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔'' (یوسف:۲۲)

''اس عورت نے جس کے گھر میں یوسف تھے، یوسف کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے لگی لو آ جاؤ۔ یوسف نے کہا اللہ کی پناہ! وہ میرا رب ہے، مجھے اس نے بہت اچھی طرح رکھا ہے۔ بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔'' (یوسف:۲۳)

''اس عورت نے یوسف کی طرف کا قصد کیا اور یوسف اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں۔ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔'' (یوسف:۲۴)

''دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا، تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔'' (یوسف:۲۵)

''یوسف نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔'' (یوسف:۲۶)

''اور اگر اس کا کرتا پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچوں میں سے ہے۔'' (یوسف:۲۷)

''خاوند نے جو دیکھا کہ یوسف کا کرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم عورتوں کی چال بازی ہے، بیشک تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے۔'' (یوسف:۲۸)

''یوسف اب اس بات کو آتی جاتی کرو اور (اے عورت) تو اپنے گناہ سے توبہ کر، بیشک تو گناہ گاروں میں سے ہے۔'' (یوسف:۲۹)

''اور شہر کی عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے (جوان) غلام کو اپنا مطلب نکالنے کے لیے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے، ان کے دل میں یوسف کی محبت بیٹھ گئی ہے، ہمارے خیال میں تو وہ صریح گمراہی میں ہے۔'' (یوسف:۳۰)

''اس نے جب ان کی اس پرفریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لیے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی۔ اور کہا اے یوسف! ان کے سامنے چلے آ ؤ، ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور زبان سے نکل گیا کہ حاشا اللہ! یہ انسان تو ہرگز نہیں، یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔''

(یوسف:۳۱)

''اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا، یہی ہیں جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں، میں نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا اور جو کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بیشک یہ بہت ہی بے عزت ہوگا۔'' (یوسف:۳۲)

''یوسف علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا

رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے، اگر تو نے ان کا فن فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں تو ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور بالکل نادانوں میں جا ملوں گا۔'' (یوسف:۳۳)

''اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ اس سے پھیر دیے، یقیناً وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' (یوسف:۳۴)

''پھر ان تمام نشانیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی انہیں یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسف کو کچھ مدت کیلئے قید خانہ میں رکھیں۔'' (یوسف:۳۵)

''اس کے ساتھ ہی دو اور جوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے، اور دوسرے نے کہا میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جسے پرندے کھا رہے ہیں، ہمیں آپ اس کی تعبیر بتائیے، ہمیں تو آپ خوبیوں والے شخص دکھائی دیتے ہیں۔''

(یوسف:۳۶)

''یوسف نے کہا تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے، میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔''

(یوسف:۳۷)

''میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں، یعنی ابراہیم واسحٰق اور یعقوب کے دین کا ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔'' (یوسف:۳۸)

''اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہترین ہیں؟ یا ایک اللہ زبردست طاقتور؟ ('' (یوسف:۳۹)

''اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی

فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (یوسف:۴۰)

''اے میرے قید خانے کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلانے پر مقرر ہو جائے گا، لیکن دوسرا سولی پر چڑھایا جائے گا اور پرندے اُس کا سر نوچ نوچ کھائیں گے، تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔''

(یوسف:۴۱)

''اور جس کی نسبت یوسف کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کر دینا، پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف نے کئی سال قید خانے میں ہی کاٹے۔'' (یوسف:۴۲)

''بادشاہ نے کہا، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی فربہ گائیں ہیں جن کو سات لاغر دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہیں ہری ہری اور دوسری سات بالکل خشک۔ اے درباریو! میرے اس خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو۔''

(یوسف:۴۳)

''انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو اڑتے اڑاتے پریشان خواب ہیں اور ایسے شوریدہ پریشان خوابوں کی تعبیر جاننے والے ہم نہیں۔'' (یوسف:۴۴)

''ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آ گیا اور کہنے لگا میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا مجھے جانے کی اجازت دیجئے۔'' (یوسف:۴۵)

''اے یوسف! اے بہت بڑے سچے یوسف! آپ ہمیں اس خواب کی تعبیر بتلایئے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالکل سبز خوشے ہیں اور سات ہی دوسرے بھی بالکل خشک ہیں تا کہ میں واپس جا کر ان لوگوں سے کہوں کہ وہ سب جان لیں۔'' (یوسف:۴۶)

''یوسف نے جواب دیا کہ تم سات سال تک پے در پے لگا تار حسب عادت غلہ بویا کرنا اور

فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے۔''

(یوسف:۴۷)

''اس کے بعد سات سال نہایت سخت قحط کے آئیں گے وہ اس غلے کو کھا جائیں گے، جو تم نے ان کے لیے ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا، سوائے اس تھوڑے سے کے جو تم روک رکھتے ہو۔''

(یوسف:۴۸)

''اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں لوگوں پر خوب بارش برسائی جائے گی اور اس میں (شیرہ انگور بھی) خوب نچوڑیں گے۔'' (یوسف:۴۹)

''اور بادشاہ نے کہا یوسف کو میرے پاس لاؤ، جب قاصد یوسف کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا، اپنے بادشاہ کے پاس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے؟ ان کے حیلے کو (صحیح طور پر) جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے۔'

(یوسف:۵۰)

''بادشاہ نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم داؤ فریب کر کے یوسف کو اس کی دلی منشا سے بہکانا چاہتی تھیں، انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسف میں کوئی برائی نہیں پائی، پھر تو عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا، اس کے جی سے اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔'' (یوسف:۵۱)

''(یوسف علیہ السلام نے کہا) یہ اس واسطے کہ (عزیز) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی اور یہ بھی کہ اللہ دغا بازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا۔'' (یوسف:۵۲)

''میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔ بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے، یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت مہربانی فرمانے والا ہے۔'' (یوسف:۵۳)

''بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص کاموں کے لیے مقرر کرلوں، پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے ہاں آج سے ذی عزت اور

امانت دار ہیں۔'' (یوسف:۵۴)

''(یوسف نے) کہا آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے، میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔'' (یوسف:۵۵)

''اسی طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے، ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں۔ ہم نیکو کاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔''

(یوسف:۵۶)

''یقیناً ایمان داروں اور پرہیز گاروں کا اخروی اجر بہت ہی بہتر ہے۔'' (یوسف:۵۷)

''یوسف کے بھائی آئے اور یوسف کے پاس گئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور انہوں نے اسے نہ پہچانا۔'' (یوسف:۵۸)

''جب انہیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والوں میں۔'' (یوسف:۵۹)

''پس اگر تم اسے لے کر پاس نہ آئے تو میری طرف سے تمہیں کوئی ناپ بھی نہ ملے گا بلکہ تم میرے قریب بھی نہ پھٹکنا۔'' (یوسف:۶۰)

''انہوں نے کہا اچھا ہم اس کے باپ کو اس کی بابت پھسلائیں گے اور پوری کوشش کریں گے۔'' (یوسف:۶۱)

''اپنے خدمت گاروں سے کہا کہ ان کی پونجی انہی کی بوریوں میں رکھ دو کہ جب لوٹ کر اپنے اہل وعیال میں جائیں اور پونجیوں کو پہچان لیں تو بہت ممکن ہے کہ یہ پھر لوٹ کر آئیں۔''

(یوسف:۶۲)

''جب یہ لوگ لوٹ کر اپنے والد کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ہم سے تو غلہ کا ناپ روک لیا گیا۔ اب آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجے کہ ہم پیمانہ بھر کر لائیں ہم اس کی نگہبانی کے ذمہ دار ہیں۔'' (یوسف:۶۳)

''(یعقوب علیہ السلام نے) کہا کہ مجھے تو اس کی بابت تمہارا بس ویسا ہی اعتبار ہے جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تھا، بس اللہ ہی بہترین حافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔'' (یوسف:۶۴)

''جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو اپنا سرمایہ موجود پایا جو ان کی جانب لوٹا دیا گیا تھا۔ کہنے لگے اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہیے دیکھئے تو یہ ہمارا سرمایا بھی ہمیں واپس لوٹا دیا گیا ہے۔ ہم اپنے خاندان کو رسد لا دیں گے اور اپنے بھائی کی نگرانی رکھیں گے اور ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ زیادہ لائیں گے، یہ ناپ تو بہت آسان ہے۔'' (یوسف:۶۵)

''یعقوب (علیہ السلام) نے کہا: میں تو اسے ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ کو بیچ میں رکھ کر مجھے قول وقرار نہ دو کہ تم اسے میرے پاس پہنچا دو گے، سوائے اس ایک صورت کے کہ تم سب گرفتار کر لیے جاؤ۔ جب انہوں نے پکا قول قرار دے دیا تو انہوں نے کہا کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔'' (یوسف:۶۶)

''اور (یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔'' (یوسف:۶۷)

''جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا، گئے کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر کر دی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچا لے۔ مگر یعقوب (علیہ السلام) کے دل میں ایک خیال (پیدا ہوا) جسے اس نے پورا کر لیا، بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (یوسف:۶۸)

''یہ سب جب یوسف کے پاس پہنچ گئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس بٹھالیا اور کہا کہ میں تیرا بھائی (یوسف) ہوں، پس یہ جو کچھ کرتے رہے اس کا کچھ رنج نہ کر۔'' (یوسف:۶۹)

''پھر جب انہیں ان کا سامان اسباب ٹھیک ٹھاک کر کے دیا تو اپنے بھائی کے اسباب میں

پانی پینے کا پیالہ رکھ دیا پھر ایک آواز دینے والے نے پکار کر کہا کہ اے قافلے والو! تم لوگ تو چور ہو۔'' (یوسف:۷۰)

''انہوں نے ان کی طرف منہ پھیر کر کہا کہ تمہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے؟'' (یوسف:۷۱)

''جواب دیا کہ شاہی پیمانہ گم ہے جو اسے لے آئے اسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ ملے گا۔ اس وعدے کا میں ضامن ہوں۔'' (یوسف:۷۲)

''انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم کو خوب علم ہے کہ ہم ملک میں فساد پھیلانے کے لیے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں۔'' (یوسف:۷۳)

''انہوں نے کہا اچھا چور کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے ہو؟'' (یوسف:۷۴)

''جواب دیا کہ اس کی سزا یہی ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے وہی اس کا بدلہ ہے، ہم تو ایسے ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔'' (یوسف:۷۵)

''پس یوسف نے ان کے سامان کی تلاش شروع کی، اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی سے پہلے، پھر اس پیمانہ کو اپنے بھائی کے سامان (زنبیل) سے نکالا۔ ہم نے یوسف کے لیے اسی طرح یہ تدبیر کی۔ اس بادشاہ کے قانون کی رو سے یہ اپنے بھائی کو نہ لے سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ کو منظور ہو۔ ہم جس کے چاہیں درجے بلند کر دیں، ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے۔'' (یوسف:۷۶)

''انہوں نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) اس کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے۔ یوسف (علیہ السلام) نے اس بات کو اپنے دل میں رکھ لیا اور ان کے سامنے بالکل ظاہر نہ کیا کہا کہ تم بدتر جگہ میں ہو اور جو تم بیان کرتے ہو اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے۔'' (یوسف:۷۷)

''انہوں نے کہا کہ اے عزیز مصر! اس کے والد بہت بڑی عمر کے بالکل بوڑھے شخص ہیں۔ آپ اس کے بدلے ہم میں سے کسی کو لے لیجیے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے نیک نفس ہیں۔'' (یوسف:۷۸)

''یوسف (علیہ السلام) نے کہا ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا دوسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ایسا کرنے سے تو ہم یقیناً ناانصافی کرنے والے ہو جائیں گے۔'' (یوسف:۷۹)

''جب یہ اس سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے ان میں جو سب سے بڑا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ کی قسم لے کر پختہ قول قرار لیا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تم کوتاہی کر چکے ہو۔ پس میں تو اس سرزمین سے نہ ٹلوں گا جب تک کہ والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ میرے اس معاملے کا فیصلہ کر دے، وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔'' (یوسف:۸۰)

''تم سب والد صاحب کی خدمت میں واپس جاؤ اور کہو کہ ابا جی! آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم نے وہی گواہی دی تھی جو ہم جانتے تھے۔ ہم کچھ غیب کی حفاظت کرنے والے نہ تھے۔'' (یوسف:۸۱)

''آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرمالیں جہاں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی پوچھ لیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں، اور یقیناً ہم بالکل سچے ہیں۔'' (یوسف:۸۲)

''(یعقوب علیہ السلام نے) کہا یہ تو نہیں، بلکہ تم نے اپنی طرف سے بات بنالی، پس اب صبر ہی بہتر ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس ہی پہنچا دے۔ وہ ہی علم وحکمت والا ہے۔'' (یوسف:۸۳)

''پھر ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! ان کی آنکھیں بوجہ رنج وغم کے سفید ہو چکی تھیں اور وہ غم کو دبائے ہوئے تھے۔'' (یوسف:۸۴)

''بیٹوں نے کہا واللہ! آپ ہمیشہ یوسف کی یاد ہی میں لگے رہیں گے یہاں تک کہ گھل جائیں یا ختم ہی ہو جائیں۔'' (یوسف:۸۵)

''انہوں نے کہا کہ میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں، مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔'' (یوسف:۸۶)

''میرے پیارے بچو! تم جاؤ اور یوسف (علیہ السلام) کی اور اس کے بھائی کی پوری طرح تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ یقیناً رب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔'' (یوسف:۸۷)

''پھر جب یہ لوگ یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہم کو اور ہمارے خاندان کو دکھ پہنچا ہے۔ ہم حقیر پونجی لائے ہیں پس آپ ہمیں پورے غلہ کا ناپ دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے، اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔'' (یوسف:۸۸)

''یوسف نے کہا جانتے بھی ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ اپنی نادانی کی حالت میں کیا کیا؟'' (یوسف:۸۹)

''انہوں نے کہا کیا (واقعی) تو ہی یوسف (علیہ السلام) ہے۔ جواب دیا کہ ہاں میں یوسف (علیہ السلام) ہوں۔ اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر فضل وکرم کیا۔ بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔'' (یوسف:۹۰)

''انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم پر برتری دی ہے اور یہ بھی بالکل سچ ہے کہ ہم خطار کار تھے۔'' (یوسف:۹۱)

''جواب دیا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اللہ تمہیں بخشے، وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔'' (یوسف:۹۲)

''میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور آجائیں اور اپنے خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔'' (یوسف:۹۳)

''جب یہ قافلہ جدا ہوا تو ان کے والد نے کہا کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آرہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو۔'' (یوسف:۹۴)

''وہ کہنے لگے کہ واللہ آپ اپنے اسی پرانے خبط میں مبتلا ہیں۔'' (یوسف:۹۵)

''جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہوگئے۔ کہا: کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں

جانتے۔'' (یوسف:۹٦)

''انہوں نے کہا ابا جی! آپ ہمارے لیے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بیشک ہم قصوروار ہیں۔'' (یوسف:۹۷)

''کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لیے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا، وہ بہت بڑا بخشنے والا اورنہایت مہربانی کرنے والا ہے۔'' (یوسف:۹۸)

''جب یہ سارا گھرانہ یوسف کے پاس پہنچ گیا تو یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ کو منظور ہے تو آپ سب امن وامان کے ساتھ مصر میں آؤ۔'' (یوسف:۹۹)

''اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے تب کہا کہ ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا، اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب کہ مجھے جیل خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا میرا رب جو چاہے اس کے لیے بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ اور وہ بہت علم وحکمت والا ہے۔''
(یوسف:۱۰۰)

''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا وآخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے، تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔'' (یوسف:۱۰۱)

''یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ آپ ان کے پاس نہ تھے جب کہ انہوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ فریب کرنے لگے تھے۔'' (یوسف:۱۰۲)

''گو آپ لاکھ چاہیں لیکن اکثر لوگ ایمان دار نہ ہوں گے۔'' (یوسف:۱۰۳)

''آپ ان سے اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کر رہے ہیں یہ تو تمام دنیا کے لیے نری نصیحت ہی نصیحت ہے۔'' (یوسف:۱۰۴)

''آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔''

(یوسف:۱۰۵)

''ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔'' (یوسف:۱۰۶)

''کیا وہ اس بات سے بے خوف ہوگئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آ جائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔'' (یوسف:۱۰۷)

''آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔'' (یوسف:۱۰۸)

''آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا کچھ انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہت ہی بہتر ہے، کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔'' (یوسف:۱۰۹)

''یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور وہ (قوم کے لوگ) خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا۔ فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ بات یہ ہے کہ ہمارا عذاب گناہ گاروں سے واپس نہیں کیا جاتا۔'' (یوسف:۱۱۰)

''ان کے بیان میں عقل والوں کے لیے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے، یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں، کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لیے۔'' (یوسف:۱۱۱)

❀❀❀❀

حضرت موسیٰ علیہ السلام، فرعون اور بنی اسرائیل کی کہانی

یہ قصہ تفصیل کے ساتھ بائبل کی 5 کتابوں خروج، احبار، گنتی، قضاۃ، استثناء، یشوع میں دیا گیا ہے اور قرآن میں مختلف سورتوں میں تخفیف اور ردوبدل کے ساتھ اقتباسات میں ٹکڑوں میں بیان کیا گیا ہے۔

مختصر قصہ یوں ہے:

حضرت یعقوب علیہ السلام جن کا نام اسرائیل رکھا گیا تھا۔ ان کی اولاد کو جن کو یوسف علیہ السلام نے مصر کے علاقہ جُشن میں آباد کیا تھا۔ بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ مصر میں ان کو عبرانی بھی کہا جاتا تھا۔ یوسف علیہ السلام کے 430 سال بعد ان کی تعداد بائبل میں 6 لاکھ مرد بتائی گئی ہے۔ اس حساب سے 6 لاکھ عورتیں اور 12 لاکھ بچے کل ملا کر 24 یا 25 لاکھ آبادی ہوئی۔

اس وقت یہ مصر میں حالت زار میں رہتے تھے۔ کیونکہ مصری ان سے مشقت کا کام لیتے تھے۔ لیکن اُجرت ان کو کم دیتے تھے۔ اور بیگار بھی لیتے تھے۔ وہ عبرانی جو اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرتے تھے۔ ان کو اینٹیں آگ میں پکانے کے لیے بھوسہ وغیرہ مالک دیتے تھے لیکن بعد میں فرعون کی حکومت نے حکم دیا کہ بھوسہ وہ اپنے پلّے سے پیدا کریں لیکن اینٹوں کی تعداد میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ دوسرے مصری ان کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خوف زدہ بھی تھے۔ اس لیے انہوں نے دائیوں کو حکم دے رکھا تھا۔ کہ وہ عبرانیوں یعنی اسرائیلیوں کے لڑکوں کو پیدا ہوتے ہی مار دیا کریں۔ اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیں (حالانکہ مصریوں کو ان کی سستی مزدوری فائدہ مند بھی تھی) بہرحال یہووا خدا جس نے بائبل کے بیان کے مطابق تمام دنیا و کائنات 6 دن میں بنائی، نے ان کا دکھ دیکھ کر ان پر ترس کھایا اور ان کو مصر سے نکال کر فلسطین میں جہاں دُودھ اور شہد بہتا تھا۔ آباد کرنے کا منصوبہ بنایا۔

انہی دنوں بنی اسرائیل کے لاوی قبیلہ کی ایک عورت کے ایک لڑکا پیدا ہوا تو اس نے تین مہینہ تک اس کو چھپائے رکھا اس کے بعد اس نے سرکنڈوں کی ایک ٹوکری میں ڈال کر اس کو دریائے نیل میں ڈال دیا۔ اس کی بیٹی یعنی اس بچے کی بہن اس کو دیکھتی رہی۔ تیرتی ہوئی ٹوکری اس جگہ کے قریب پہنچ گئی۔ جہاں فرعون کی بیٹی اپنی سہیلیوں کے ساتھ دریا کے کنارے سیر کر رہی تھی۔ اس کی نظر پڑی تو اس نے اس بچے کی بہن کو کہا کہ ٹوکری کو نکال لائے تو وہ لڑکی اس کو نکال لائی۔ اس نے دیکھا کہ اس میں ایک بچہ رو رہا ہے۔ شہزادی نے اس کو پیار کیا اور باہر نکال لیا کسی دودھ پلانے والی عورت کی تلاش کا اظہار کیا تو اس لڑکی نے کہا کہ میں ایک ایسی عورت لائے دیتی ہوں جو اس کو دودھ بھی پلائے گی اور اس کی پرورش بھی کرے گی۔ چنانچہ وہ بھاگی گئی اور اپنی ماں کو بلا لائی شہزادی نے بچہ اس کے حوالے کیا اور وہ فرعون کے محل میں ہی اس کی پرورش کرنے لگی فرعون کی بیوی نے بھی اس کو پسند کیا اور کہا کہ یہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔ شاید ہم اس کو اپنا بیٹا ہی بنالیں اس نے اس کا نام موسیٰ رکھا موسیٰ جب بڑا ہوا تو ایک دن باہر گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو مار رہا تھا۔ موسیٰ نے عبرانی کی مدد میں مصری کو مکہ مار دیا تو وہ مصری مر گیا۔ موسیٰ وہاں سے بھاگ گیا دوسرے دن اسی طرح کا واقعہ ہوا دو عبرانی آپس میں لڑ رہے تھے۔ تو موسیٰ نے ایک کی مدد کرنا چاہی تو دوسرے نے کہا۔ تم نے کل بھی ایک آدمی کو مار دیا تھا۔ آج پھر تم مجھے مارنے کے لیے آئے ہو۔ یہ سن کر موسیٰ بھاگ کر ملک مدیان میں چلا گیا۔ وہاں وہ ایک کنوئیں کے نزدیک بیٹھا تھا اور مدیان کے کاہن کی سات بیٹیاں تھیں، وہ آئیں اور پانی بھر بھر کر کٹھروں میں ڈالنے لگیں تاکہ وہ اپنے باپ کی بھیڑ بکریوں کو پلائیں اور گڈریے آ کر ان کو بھگانے لگے لیکن موسیٰ کھڑا ہوگیا اور اس نے ان کی مدد کی اور ان کی بھیڑ بکریوں کو پانی پلایا اور جب وہ اپنے باپ رعوایل، یترو کے پاس لوٹیں تو اس نے پوچھا۔ تم آج اس قدر جلد کیسے آ گئیں انہوں نے کہا کہ ایک مصری نے ہم کو گڈریوں کے ہاتھ سے بچایا اور ہمارے بدلے پانی بھر بھر کر بھیڑ بکریوں کو پلایا۔ اس نے اپنی بیٹیوں سے کہا۔ وہ آدمی کہاں ہے، تم اسے کیوں چھوڑ

آئیں۔ اسے بلا لاؤ کہ روٹی کھائے اور موسیٰ اس شخص کے ساتھ رہنے کو راضی ہو گیا۔ تب (اس نے اپنی بیٹی صفورا موسیٰ کو بیاہ دی۔ اور اس کے ایک بیٹا ہوا اور موسیٰ نے ان کا نام جیرسوم رکھا۔ وہاں وہ اس کاہن کی بکریاں چراتا رہا اسی طرح ایک دن جب موسیٰ اپنے سسر کی بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا۔ تو اس نے دیکھا کہ ایک جھاڑی میں آگ لگی ہوئی ہے لیکن جھاڑی جل کر بھسم نہیں ہو رہی تھی۔ تو اُس نے ایک دوسری طرف سے جھاڑی کو دیکھنے کی کوشش کی جھاڑی سے آواز آئی اے موسیٰ، اے موسیٰ! اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ جھاڑی سے آواز آئی کہ میں ہوں خداوند خدا (یعنی اللہ تعالیٰ) تُو اپنا جوتا اتار دو کیونکہ جہاں تُو کھڑا ہے یہ مقدس زمین ہے۔ میں نے بنی اسرائیلیوں کا دکھ دیکھا ہے۔ میں ان کو نکال کر ایسی سرزمین میں لے جا کر آباد کروں گا۔ جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ تو فرعون کے پاس جا اور ان کو کہو کہ بنی اسرائیل کو جانے دے۔ موسیٰ نے کہا کہ آپ کا نام کیا ہے۔ خداوند نے کہا میں جو ہوں سو ہوں موسیٰ نے کہا میں کون ہوں جو کہ فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لاؤں۔ خداوند نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور کہا یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ موسیٰ نے کہا لاٹھی۔ خداوند نے کہا کہ اسے زمین پر ڈال دے۔ موسیٰ نے لاٹھی زمین پر ڈال دی۔ وہ ایک سانپ بن گئی۔ موسیٰ مارے ڈر کے بھاگا۔ خداوند نے کہا ڈر مت اس کو دُم سے پکڑ لو موسیٰ نے اسے دُم سے پکڑ لیا تو وہ دوبارہ ایک لاٹھی بن گئی۔ پھر خداوند نے کہا کہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھ کر ڈھانک اس نے اپنا ہاتھ سینہ پر رکھ کر ڈھانپ لیا پھر باہر نکالا تو وہ برف کے مانند سفید چمکتا تھا۔ جب اس کو دوبارہ ڈھانک کر باہر نکالا تو وہ اصلی ہاتھ پہلے والی حالت میں تھا۔ خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ یہ دو معجزے جا کر فرعون کو دکھاؤ اور اسے کہو کہ بنی اسرائیل کو تین دن کے لیے جانے دے۔ موسیٰ نے کہا کہ میری زبان صاف نہیں (توتلی تھی) خداوند نے کہا کہ تمہاری زبان کا ذمہ میں لیتا ہوں۔ تمہارا بھائی ہارون تمہارے ساتھ ہوگا۔ تم میری ہدایات ہارون کو بتانا اور وہ اپنی زبان میں بنی اسرائیل کو بتایا کرے گا۔

موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس گئے اور کہا کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ عبادت کے

لیے جانے دو۔ لیکن فرعون نے انکار کر دیا حالانکہ اس کو لاٹھی اور سفید ہاتھ کے معجزے بھی دکھائے۔ لاٹھی کے معجزہ کے بعد ملک مصر سے جادوگر منگوائے گئے۔ انہوں نے اپنے جادو سے رسیاں پھینکیں۔ جو سانپ بن گئیں۔ لیکن جب موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو اس نے اژدھا بن کر تمام کو نگل لیا۔ تمام جادوگر موسیٰ اور خدا پر یمان لائے لیکن فرعون نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد فرعون اور مصریوں پر یکے بعد دیگرے 9 عدد عذاب لائے گئے۔ یعنی پانی کا خون بن جانا۔ مینڈک، ٹڈیاں، جوئیں، مچھر، مری، پھوڑے، پھنسیاں اندھیرا (تاریکی) اولے، انگارے وغیرہ۔ ہر عذاب کے بعد فرعون مان جاتا تھا۔ لیکن عذاب ٹل جانے کے بعد مکر جاتا تھا۔ آخر میں دسواں عذاب جس میں فرعون اور مصر کے سب پہلوٹھے مار دیئے گئے۔ جب نازل ہوا تو فرعون مان گیا۔ اور بنی اسرائیل کو بمع عورتوں، بال بچوں، بھیڑ بکریوں، مال مویشیوں، گائے، بیلوں، اونٹوں، گھوڑوں، گدھوں اور خچروں کے موسیٰ کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی۔

چنانچہ ایک رات تمام بنی اسرائیل نے بمعہ 25 لاکھ مردوں، عورتوں، بچوں، مویشیوں، چوپاؤں، گائے، بیلوں، اونٹوں، گھوڑوں، گدھوں، خچروں اور بھیڑ بکریوں کے مصر سے نکل کر بحیرہ قلزم کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ لیکن ادھر فرعون اور مصری پچھتائے اور انہوں نے رتھوں، گھوڑوں اور فوج کے ساتھ تعاقب شروع کر دیا۔ اور بحیرہ قلزم کے کنارے پر بنی اسرائیلیوں کو جالیا۔ لیکن اس وقت بنی اسرائیل بحیرہ قلزم کو پار کر چکے تھے۔ وہ ایسے کہ موسیٰ نے سمندر پر اپنی لاٹھی ماری تو سمندر دو پاٹ ہو گیا۔ درمیان میں سوکھا راستہ بن گیا۔ پانی کی دیوار داہنے اور ایک بائیں بن گئیں اور تمام بنی سرائیل صحیح سلامت سمندر پار کر گئے۔ فرعون کی فوج تعاقب میں پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔ جب وہ سمندر کے بیچ والے راستے میں پہنچے تو سمندر کے دو پاٹ آپس میں مل گئے۔ اور فرعون اور اس کی فوج پانی میں ڈوب کر غرق ہو گئے۔

بنی اسرائیل بحیرہ قلزم پار کر کے صحرائے سینا چلے گئے۔ خوراک کے لیے آسمان سے من وسلویٰ اترتا تھا۔ ایک جگہ پر پانی کے بھی 12 چشمے مل گئے۔ (خروج باب 15 آیت 27) پھر

بنی اسرائیل گوشت کے لیے فریاد کرنے لگے تو خداوند نے بٹیر بھیجنا شروع کر دیئے۔
رہنمائی کے لیے دن کو ابر کا سایہ اور رات کو آگ کا ستون نظر آتا تھا۔ (حیرت ہے کہ بوڑھے، بیمار، مرد، عورتیں، بچے، حاملہ عورتیں نومولود بچوں والی دن کو بھی پیدل چلتے ہوں گے۔ رات کو بھی چلتے تھے۔ جس کی رہنمائی کے لیے آگ کا ستون نظر آتا تھا۔ مصنف)

یہوداہ خدا ہی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے بنی اسرائیل کی عورتوں نے مصری عورتوں، پڑوسیوں اور مہمان عورتوں سے سونے کے زیور مانگ لیے تھے۔ اس طرح بقول یہوداہ خدا انہوں نے مصریوں کو لوٹ لیا تھا۔ (خروج باب ۱۲۔ آیت ۳۶)

ایک دفعہ یہووا خدا نے موسیٰ کو 40 دن کے لیے اپنے پاس پہاڑ کوہ طور پر بلایا۔ اس کی غیر حاضری میں اس کی قوم نے ہارون کو کہا کہ موسیٰ پتہ نہیں کب واپس آئے گا۔ آپ ہمارے لیے ایک معبود بنا۔ اس نے (ہارون نے) زیورات والے سونے کو پگھلا کر ایک بچھڑا بنا دیا۔ جو کہ گائے کی آواز پیدا کرتا تھا۔ بنی اسرائیلیوں نے اس بچھڑے کو پوجنا شروع کر دیا، اس پر یہووا خدا کا غضب بھڑکا (حیرت ہے کہ بنی اسرائیل کو خدا کے بھیجے ہوئے آسمان سے من وسلویٰ بمع بٹیر روز ملتے تھے۔ انہوں نے موسیٰ کو خدا سے باتیں کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا اور ان کی رہنمائی کے لیے آسمان پر ابر کا سایہ دن کو رہتا تھا اور رات کو آگ کا ستون دیکھتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ ان کا ایمان اتنا کمزور تھا۔ مصنف)

موسیٰ جب پہاڑ سے نیچے آیا تو سخت ناراض ہوا۔ اور اس نے بچھڑے کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ بلکہ اس کا میدہ بنا کر پانی میں گھول کر بنی اسرائیلیوں کو پلایا۔ پھر خداوند یہووا خدا کے حکم کے مطابق بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اپنی تلواریں لے کر تمام لشکر گاہ میں گھومیں اور اپنے بھائیوں، ساتھیوں اور پڑوسیوں کو قتل کرو۔ یعنی آپس میں قتل کرو۔ بنی لاوی کے قبیلہ والوں نے اس پر عمل کیا اور اس دن تین ہزار افراد کھیت رہے۔ قرآن کے مفسرین 70 ہزار بتاتے ہیں۔

جب بنی اسرائیل، دشتِ فاران میں پہنچ گئے تو یہووا خدا نے موسیٰ کی معرفت حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے 12 قبیلوں سے ایک ایک سردار یا ان کے بیٹوں کو فلسطین کے ملک کنعان کی دیکھ بھال کے لیے بھیجا جائے تا کہ فلسطین میں داخل ہونے کا پروگرام ومنصوبہ بنایا جائے۔ چنانچہ 12 آدمی فلسطین کی سرزمین کی 40 دن تک دیکھ بھال کر کے واپس آئے تو انہوں نے اچھی خبر نہ دی۔ اور یہ رپورٹ دی کہ ٹھیک ہے وہاں دودھ اور شہد بہتا ہے لیکن وہاں کے مقامی باشندے قد آور، زور آور اور جنگجو ہیں ہم ان کے مقابلے میں کمزور اور ٹڈے لگتے ہیں۔ اس پر تمام بنی اسرائیل نے رونا پیٹنا شروع کر دیا یہووا خدا نے کہا کہ ''وہاں کے مقامی قبیلوں کو مَیں تمہارے ہاتھ میں کر دوں گا تمہیں صرف برائے نام تلوار چلانی پڑے گی۔ مقامی باشندے تمہارے سامنے خود بخود نیست ونابود ہوتے جائیں گے۔''

لیکن اس کے باوجود بنی اسرائیل تمام رات روتے رہے اور مصر کو واپس جانے کی باتیں بھی کرتے رہے اور موسیٰ کو صاف بتا دیا کہ ''تم اور تمہارا رب مقامی باشندوں سے لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔''

اس کے بعد یہووا خدا نے بنی اسرائیل کو 40 سال تک بے آب وگیاہ بیابان میں سرگردان بھٹکتے رہنے کی سزا دی اور ان سرداروں میں جو فلسطین کنعان کی دیکھ بھال کے لیے گئے تھے۔ ان میں صرف دو یشوع اور کالب کو زندہ رہنے دیا۔ باقی دس کو وبا سے مار دیا گیا (بائبل کتاب گنتی باب ۱۴ آیت ۳۷ و ۳۸)

(موسیٰ کی عمر اس وقت 80 سال تھی یہ سزا صرف ان کو نہیں ملی جو ساری رات روتے رہے تھے بلکہ بوڑھے اور بیمار مردوں، بے گناہ، عورتوں جن میں حاملہ اور نومولود اور نئے پیدا ہونے والے بچوں کی مائیں بھی تھیں۔ نومولود ومعصوم اور آئندہ پیدا ہونے والے بچوں، بے گناہ چوپاؤں، گائیوں، بیلوں، بھیڑ بکریوں، اونٹوں، گھوڑوں، گدھوں، خچروں کو بھی ملی۔)

مصر سے نکلتے وقت ان کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ فلسطین میں داخل ہونے کے لیے تم کو مقامی باشندوں سے تلوار کی جنگ لڑنی پڑے گی۔ اور حکم عدولی کی صورت میں 40 سال تک دشت بے آب وگیاہ میں سرگرداں بھٹکتے رہنے کی سزا دی جائے گی۔ ان کو تو بتایا گیا تھا کہ مصر

سے نکال کر اس سرزمین میں بسایا جائے گا۔ جہاں دودھ اور شہد بہتا تھا۔

40 سال تک بنی اسرائیل بے آب و گیاہ بیابان میں سرگرداں بھٹکتے رہے۔ من وسلویٰ آسمان سے آتا تھا۔ بٹیر بھی ملتے رہے۔ لیکن بھیڑ بکریوں یا گائے بیل، مرغوں اور مرغابیوں مچھلیوں کا گوشت نہ ملا۔ (حیرت ہے کہ 25 لاکھ مردوں، بیماروں، بوڑھوں بے گناہ عورتوں، معصوم بچوں، گائیوں، بیلوں، بھیڑ، بکریوں، گھوڑوں، گدھوں، خچروں، اونٹوں نے بے آب وگیاہ بیابان میں 40 سال کیسے گزارے ہوں گے۔) خروج کے آغاز میں جو لوگ 40 سال کے اوپر کی عمر کے تھے۔ وہ بیشتر مر گئے۔ 40 سال بعد موسیٰ کی عمر120 سال ہوئی۔ پھر بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہونا شروع ہوئے۔ تفصیل بہت طویل ہے۔ قصہ کوتاہ فلسطین کے قدیم قبیلوں کو یہووا خدا کے ایماء سے تلوار سے قتل کر کے نیست و نابود کیا گیا۔ عورتوں اور معصوم بچوں کو بھی نہ چھوڑا گیا ملاحظہ ہو موسیٰ کا ارشاد جب وہ فوجی سرداروں (جرنیلوں) کو ملنے گیا تو وہ ان پر جھلاّیا اور کہنے لگا ''وہ تم نے شادی شدہ عورتوں کو جیتی (زندہ) رکھ چھوڑا ہے۔ ایسی سب عورتوں کو قتل کرو۔ صرف چھوٹی کنواری لڑکیوں کو اپنے لیے رکھ چھوڑو۔ تمام لڑکوں کو قتل کرو۔ (تمام مردوں کو پہلے قتل کر دیا گیا تھا)

گنتی باب 31 آیت 14 سے 18 ''تم نے سب عورتیں جیتی بچا رکھی ہیں، ان بچوں میں جتنے لڑکے ہیں سب کو مار ڈالو اور جتنی عورتیں مرد کا منہ دیکھ چکی ہیں ان کو قتل کر ڈالو لیکن ان لڑکیوں کو جو مرد سے واقف نہیں اور اچھوتی ہیں اپنے لیے زندہ رکھو۔''

موسیٰ علیہ السلام کی عمر:

بائبل کے بیان کے مطابق موسیٰ جب بڑا ہوا (یعنی نوجوانی کی 20 یا 25 سال کی عمر میں) اُس نے ایک مصری کو مار کر ہلاک کر دیا تو وہ بھاگ کر مدیان چلے گئے اور وہاں ایک کاہن مسمی یترو کی بیٹی سے شادی کر کے اُن کے ساتھ رہنے لگے اور اُن کی بکریاں چرانے کا کام کرنے لگے۔ قرآن کے بیان کے مطابق وہ دس سال تک وہاں رہے (سورہ القصص آیت 27، 28، 29) یعنی 30 یا 35 سال کی عمر تک۔ اور جب وہ مصر گئے تو اُن کی عمر 40

سال سے زیادہ نہ ہوگی لیکن بائبل کے بیان کے مطابق جب وہ مصر میں فرعون سے ملے تو اُن کی عمر 80 برس تھی۔ (خروج باب 7، آیت 7) یہ تفاوت سمجھ سے بالا تر ہے۔ موسیٰ نے 120 سال کی عمر کے بعد وفات پائی۔

(نمازوں، روزوں، قیامت، قیامت میں تمام مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنا، دنیاوی اعمال کی بناء پر جنت اور دوزخ میں جانا اور وہاں ہمیشہ رہنے اور حج کے بارے میں۔ موسیٰ نے بائیبل میں ایک لفظ بھی نہیں بولا۔ اور نہ سات آسمانوں کے بارے میں کچھ کہا۔ مصنف)

بنی اسرائیل کی باقی کہانی

گائے کو ذبح کرنے کا قصہ

ایک گائے ذبح کرنے کی کہانی، جس کا ذکر قرآن میں سورۂ البقرہ 2 کی آیت 67 سے 71 تک کیا گیا ہے۔ (دیکھو صفحہ 110)

بائیبل کتاب گنتی باب 19 آیت 1 سے 10 تک۔

''اور خداوند نے موسیٰ اور ہارون سے کہا کہ شرع کے جس آئین کا حکم خداوند نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ تو بنی اسرائیل کو کہہ وہ تیرے پاس ایک بے داغ اور بے عیب سرخ رنگ کی بچھیا لائیں جس پر کبھی جوا نہ رکھا گیا ہو اور تم اسے لے کر العیزر کاہن کو دینا کہ وہ اسے لشکر گاہ کے پاس لے جائے اور کوئی اسے اسی کے سامنے ذبح کر دے اور العیزر کاہن اپنی انگلی سے اس کا کچھ خون لے کر اسے خیمہ اجتماع کے آگے کی طرف سات بار چھڑکے پھر کوئی اس کی آنکھوں کے سامنے اس گائے کو جلا دے۔ یعنی اس کا چمڑا۔ گوشت اور خون اور گوبر ان سب کو وہ جلائے۔ پھر کاہن دیودار کی لکڑی اور زُوفا اور سرخ کپڑا لے کر اس آگ میں جس میں گائے جلتی ہو ڈال دے تب کاہن اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے۔ اس کے بعد وہ لشکر گاہ کے اندر آئے اور جو اس گائے کو جلائے وہ بھی اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور کوئی شخص اس گائے کی راکھ کو بٹورے اور اسے لشکر گاہ کے باہر کسی پاک

جگہ میں دھر دے۔ یہ بنی اسرائیل کی جماعت کے لیے ناپاکی دور کرنے کے پانی کے لیے رکھی رہے کیونکہ یہ خطا کی قربانی ہے......(دیکھئے بیانات قرآن صفحہ 110)

یہ بنی اسرائیل اور ان پردیسیوں کے لیے جو اُن میں بودوباش رکھتے ہیں۔ ایک دائمی آئین ہوگا۔''

موسیٰ کے بعد یشوع اسرائیل کے سربراہ مقرر ہوئے۔ انھوں نے فلسطین کا بیشتر علاقہ کنعان وغیرہ فتح کرلیا۔ اُن کے بعد سموئل اور پھر بنی اسرائیل کے مطالبہ پر یہودہ خدا کے ایما پر ساؤل (طالوت) کو اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا گیا وہ اسرائیل کے پہلے بادشاہ تھے۔

ساؤل بادشاہ (طالوت):

ساؤل (طالوت) کو یہووا خدا کی مرضی سے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا۔لیکن جلد ہی یہووا خدا اس سے بددل ہوگیا۔جس کی وجہ بائبل میں بتائی گئی کہ خداوند نے ساؤل کو حکم دیا تھا کہ عمالیقیوں کو نیست و نابود کردو یعنی ان کے تمام مردوں،عورتوں اور بچوں کو قتل کرو اور ان کے مویشی اور چوپائے یعنی گائے بیل، بھیڑ بکریاں، اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھے بھی قتل کرو۔ ساؤل نے عمالیقیوں کے مردوں،عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے نیست و نابود کر دیا۔لیکن ان کے مویشی اور چوپائے ،تمام کے تمام قتل نہ کیے۔ اور بنی اسرائیل کے لوگوں کے کہنے کے مطابق اچھے اچھے مویشی اور چوپائے، گائے، بیل، بھیڑ بکریاں، وغیرہ زندہ رکھ چھوڑے تا کہ ان کی قربانیاں کر دی جاسکیں۔ اس کو یہووا خدا نے اپنی نافرمانی قرار دیا۔ (اسموئیل باب 15) اس لیے ساؤل کو بادشاہت سے ہٹا دینے کا فیصلہ کیا۔ اس کی جگہ داؤد کو بادشاہ بنایا گیا۔ جو ساؤل کے بعد تخت پر بیٹھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام جنہوں نے جوانی میں اسرائیل کے دشمن فلستیوں کے طاقتور سورما جالوت کو فلاخن غلیل کے ذریعے ایک پتھر سے ہلاک کر دیا تھا۔ (اسموئل باب 15)

حضرت داؤد علیہ السلام

بائبل میں بنی اسرائیل کی تاریخ میں داؤد علیہ السلام کا قصہ بھی آتا ہے۔ داود علیہ السلام اسرائیل کا بادشاہ تھا اور ایک پیغمبر بھی تھا۔ بائبل کے بیان کے مطابق یروشلم میں ایک دن داؤد اپنے محل کی چھت پر چہل قدمی کر رہا تھا۔ دیکھا تو ساتھ والے مکان میں ایک عورت نہا رہی تھی۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔ داؤد نیچے آیا اور اپنے ملازموں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس عورت کا نام بت سبع ہے۔ اور وہ ایک فوجی اوریاحیتی کی بیوی ہے۔ جو محاذ جنگ پر ہے۔ داؤد نے ان ملازموں کے ذریعے اس عورت کو بلایا وہ آئی اور اس نے اندر لیجا کر اس سے جبراً زنا کیا۔ وہ چلی گئی لیکن ایک ہفتے کے بعد اس نے پیغام بھیجا کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے۔ داؤد نے جنگی محاذ کے کمانڈر جرنیل یوآب کے پاس ہرکارہ بھیج کر اوریا کو چھٹی پر بلایا۔ داؤد کا شاید خیال تھا کہ حمل اس کے نام کا ہو جائے۔ وہ آیا تو محل کے خادموں کے ساتھ رہنے لگا اور داؤد بادشاہ کے کہنے کے باوجود وہ اپنے گھر نہ گیا۔ اس نے کہا کہ ہم محاذ جنگ پر میدان پر سوتے ہیں اور مجھے زیب نہیں دیتا ہے کہ میں گھر جا کر پلنگ پر سوؤں اور بیوی کے ساتھ رات گزاروں۔

چھٹی ختم ہونے پر وہ واپس گیا تو داؤد نے ایک خط یوآب کمانڈر محاذ کے نام پر لکھ کر اس کو دیا۔ جس میں لکھا تھا کہ حامل خط کو محاذ جنگ میں ایسی ڈیوٹی پر لگایا جائے کہ وہ جلد ہلاک ہو جائے اور یاحتی کی ایمانداری دیکھیے کہ اس نے راستے میں خط نہ کھولا۔ کمانڈر کو خط ملا تو اس نے اوریا کو ایک ایسی ڈیوٹی پر لگایا کہ وہ محاذ پر مارا گیا۔ کمانڈر نے فوراً ایک ہرکارہ کو بھیجا داؤد کو اطلاع دینے کے لیے کہ وہ اوریا مارا گیا ہے۔

داؤد نے بت سبع کو بلا کر اس کو اپنی بیوی بنا لیا۔ حالانکہ پہلے ان کی کئی بیویاں تھیں سلیمان داؤد کا بیٹا اسی کے بطن سے پیدا ہوا۔ یہ بات انجیل متی میں یسوع کے نسب نامہ میں بھی لکھی ہوئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں ''داؤد سے سلیمان اس عورت سے پیدا ہوا۔ جو پہلے

اُوریا کی بیوی تھی۔''

ملاحظہ ہو بائیبل کا بیان کتاب 2 سموئیل باب 11

باب 11

''2۔ اور شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔

3۔ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اُوریا کی بیوی ہے؟

4۔ اور داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا۔ وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی۔ پھر وہ اپنے گھر کو چلی گئی۔

5۔ اور وہ عورت حاملہ ہوگئی۔ سو اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں۔

6۔ اور داؤد نے سپہ سالار یوآب کو کہلا بھیجا کہ حتّی اُوریاہ کو میرے پاس بھیج دے۔ سو یوآب نے اوریاہ کو داؤد کے پاس بھیج دیا۔

7۔ اور جب اوریاہ آیا تو داؤد نے پوچھا کہ یوآب کیسا ہے اور لوگوں کا کیا حال ہے اور جنگ کیسی ہو رہی ہے؟

8۔ پھر داؤد نے اوریاہ سے کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے پاؤں دھو اور اوریاہ بادشاہ کے محل سے نکلا اور بادشاہ کی طرف سے اس کے پیچھے پیچھے ایک خوان بھیجا گیا۔

9۔ پر اوریاہ بادشاہ کے گھر کے آستانہ پر اپنے مالک کے اور سب خادموں کے ساتھ سویا اور اپنے گھر نہ گیا۔

10۔ اور جب انہوں نے داؤد کو یہ بتایا کہ اوریاہ اپنے گھر نہیں گیا تو داؤد نے اوریاہ سے کہا کیا تو سفر سے نہیں آیا؟ پس تو اپنے گھر کیوں نہ گیا؟

11۔ اوریاہ نے داؤد سے کہا کہ صندوق اور اسرائیل اور یہودا جھونپڑیوں میں رہتے ہیں اور

میرا مالک یوآب اور میرے مالک کے خادم کھلے میدان میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں تو کیا میں اپنے گھر جاؤں اور کھاؤں پیوں اور اپنی بیوی کے ساتھ سوؤں؟ تیری حیات اور تیری جان کی قسم مجھ سے یہ بات نہ ہوگی۔

12۔ پھر داؤد نے اوریاہ سے کہا کہ آج بھی تو یہیں رہ جا۔کل میں تجھے روانہ کردوں گا۔سو اوریاہ اس دن اور دوسرے دن بھی یروشلم میں رہا۔

13۔ اور جب داؤد نے اسے بلایا تو اس نے اس کے حضور کھایا پیا اور اس نے اسے پلا کر متوالا کیا اور شام کو وہ باہر جا کر اپنے مالک کے اور خادموں کے ساتھ اپنے بستر پر سو رہا پر اپنے گھر کو نہ گیا۔

14۔ صبح کو داؤد نے یوآب کے لیے ایک خط لکھا اور اسے اوریاہ کے ہاتھ بھیجا۔

15۔ اور اس نے خط میں یہ لکھا کہ اوریاہ کو گھمسان میں سب سے آگے رکھنا اور تم اس کے پاس سے ہٹ جانا تا کہ وہ مارا جائے اور جان بحق ہو۔

16۔ اور یوں ہوا کہ جب یوآب نے اس شہر کا ملاحظہ کر لیا تو اس نے اوریاہ کو ایسی جگہ رکھا جہاں وہ جانتا تھا کہ بہادر مرد ہیں۔

17۔ اور اس شہر کے لوگ نکلے اور یوآب سے لڑے اور وہاں داؤد کے خادموں میں سے تھوڑے سے لوگ کام آئے اور حتی اوریاہ بھی مر گیا۔

18۔ تب یوآب نے آدمی بھیج کر جنگ کا سب حال داؤد کو بتایا۔

19۔ اور اس نے قاصد کو تاکید کر دی کہ جب تو بادشاہ سے جنگ کا سب حال عرض کر چکے۔

20۔ تب اگر ایسا ہو کہ بادشاہ کو غصہ آجائے اور وہ تجھ سے کہنے لگے کہ تم لڑنے کو شہر کے ایسے نزدیک کیوں چلے گئے؟ کیا تم نہیں جانتے تھے کہ وہ دیوار پر سے تیر ماریں گے۔

21۔ یربست کے بیٹے ابیملک کو کس نے مارا؟ کیا ایک عورت نے چکی کا پاٹ دیوار پر سے اس کے اوپر ایسا نہیں پھینکا کہ وہ تیبض میں مر گیا؟ سو تم شہر کی دیوار کے نزدیک کیوں

گئے؟ تو پھر تو کہنا کہ تیرا خادم حتی اور یاہ بھی مر گیا ہے۔

22۔ سو وہ قاصد چلا اور آ کر جس کام کے لیے یوآب نے اسے بھیجا تھا وہ سب داؤد کو بتایا۔

23۔ اور اس قاصد نے داؤد سے کہا کہ وہ لوگ ہم پر غالب ہوئے اور نکل کر میدان میں ہمارے پاس آ گئے۔ پھر ہم ان کو رگیدتے ہوئے پھاٹک کے مدخل تک چلے گئے۔

24۔ تب تیر اندازوں نے دیوار پر سے تیرے خادموں پر تیر چھوڑے۔ سو بادشاہ کے تھوڑے سے خادم بھی مرے اور تیرا خادم حتی اور یاہ بھی مر گیا۔

25۔ تب داؤد نے قاصد سے کہا کہ تو یوآب سے یوں کہنا کہ تجھے اس بات سے ناخوشی نہ ہو اس لیے کہ تلوار جیسا ایک کو اڑاتی ہے ویسا ہی دوسرے کو۔ سو تو شہر سے اور سخت جنگ کر کے اسے ڈھا دے اور تو اسے دم دلاسا دینا۔

26۔ جب اوریاہ کی بیوی نے سنا کہ اس کا شوہر اوریاہ مر گیا تو وہ اپنے شوہر کے لیے ماتم کرنے لگی۔

27۔ اور جب سوگ کے دن گذر گئے تو داؤد نے اسے بلوا کر اس کو اپنے محل میں رکھ لیا اور وہ اس کی بیوی ہو گئی اور اس سے اس کے ایک لڑکا ہوا پر اس کام سے جسے داؤد نے کیا تھا خداوند ناراض ہوا۔

بائبل 2 سموئیل باب 12

باب 12

1۔ اور خداوند نے ناتن کو داؤد کے پاس بھیجا۔ اس نے اس کے پاس آ کر اس سے کہا کسی شہر میں دو شخص تھے۔ ایک امیر دوسرا غریب۔

2۔ اس امیر کے پاس بہت سے ریوڑ اور گلّے تھے۔

3۔ پر اس غریب کے پاس بھیڑ کی ایک پٹھیا کے سوا کچھ نہ تھا جسے اس نے خرید کر پالا تھا اور وہ اس کے اور اس کے بال بچوں کے ساتھ بڑھی تھی۔ وہ اسی کے نوالہ میں سے

کھاتی اور اس کے پیالہ سے پیتی اور اس کی گود میں سوتی تھی اور اس کے لیے بطور بیٹی کے تھے۔

4۔ اور اس امیر کے ہاں کوئی مسافر آیا۔ سو اس نے اس مسافر کے لیے جو اس کے ہاں آیا تھا پکانے کو اپنے ریوڑ اور گلہ میں سے کچھ نہ لیا بلکہ اس غریب کی بھیڑ لے لی اور اس شخص کے لیے جو اس کے ہاں آیا تھا پکائی۔

5۔ تب داؤد کا غضب اس شخص پر بشدت بھڑکا اور اس نے ناتن سے کہا کہ خداوند کی حیات کی قسم کہ وہ شخص جس نے یہ کام کیا واجب القتل ہے۔

6۔ سو اس شخص کو اس بھیڑ کا چوگنا بھرنا پڑے گا کیونکہ اس نے ایسا کام کیا اور اسے ترس نہ آیا۔

7۔ تب ناتن نے داؤد سے کہا کہ وہ شخص تُو ہی ہے۔ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنایا اور میں نے تجھے ساول کے ہاتھ سے چھڑایا۔

8۔ اور میں نے تیرے آقا کا گھر تجھے دیا اور تیرے آقا کی بیویاں تیری گود میں کر دیں اور اسرائیل اور یہوداہ کا گھرانا تجھ کو دیا اور اگر یہ سب کچھ تھوڑا تھا تو میں تجھ کو اور چیزیں بھی دیتا۔

9۔ سو تو نے کیوں خداوند کی بات کی تحقیر کر کے اس کے حضور بدی کی؟ تو نے حتی اوریاہ کو تلوار سے مارا اور اس کی بیوی لے لی تا کہ وہ تیری بیوی بنے اور اس کو بنی عمون کی تلوار سے قتل کروایا۔

10۔ سو اب تیرے گھر سے تلوار کبھی الگ نہ ہوگی کیونکہ تو نے مجھے حقیر جانا اور حتی اوریاہ کی بیوی لے لی تا کہ وہ تیری بیوی ہو۔

11۔ سو خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں شر کو تیرے ہی گھر سے تیرے خلاف اٹھاؤں گا اور میں تیری بیویوں کو لے کر تیری آنکھوں کے سامنے تیرے ہمسایہ کو دوں گا وہ دن

دہاڑے تیری بیویوں سے صحبت کرے گا۔

12۔ کیونکہ تو نے تو چھپ کر یہ کیا پر میں سارے اسرائیل کے روبرو دن دہاڑے یہ کروں گا۔

13۔ تب داؤد نے ناتن سے کہا میں نے خداوند کا گناہ کیا۔ ناتن نے داؤد سے کہا کہ خداوند نے بھی تیرا گناہ بخشا تو مرے گا نہیں۔

14۔ تو بھی چونکہ تو نے اس کام سے خداوند کے دشمنوں کو کفر بکنے کا بڑا موقع دیا ہے اس لیے وہ لڑکا بھی جو تجھ سے پیدا ہوگا مر جائے گا۔

15۔ پھر ناتن اپنے گھر چلا گیا اور خداوند نے اس لڑکے کو جو اوریاہ کی بیوی کے داؤد سے پیدا ہوا تھا مارا اور وہ بہت بیمار ہوگیا۔ (وہ لڑکا مر گیا)

16۔ پھر داؤد نے اپنی بیوی بت سبع کو تسلی دی اور اس کے پاس گیا اور اس سے صحبت کی اور اس کے ایک بیٹا ہوا اور داؤد نے اس کا نام سلیمان رکھا اور وہ خداوند کا پیارا ہوا۔''

امنون اور تمر کا قصہ:

داؤد کا بڑا بیٹا امنون تھا۔ جو اپنی سوتیلی بہن اور ابی سلوم کی سگی بہن تمر پر عاشق ہوگیا۔ تمر داؤد کی بیٹی تھی۔ اس کے بیٹے ابی سلوم کی سگی بہن تھی۔ یعنی بڑے بیٹے امنون کی سوتیلی بہن تھی اور اس نے اس سے جبراً زنا کیا۔ (2 سموئیل باب 13 آیت 1 تا 15)

اس کے باوجود بائیبل میں داؤد علیہ السلام کو بہت بلند مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔ بائیبل میں داؤد علیہ السلام کی جگہ جگہ تعریف کی گئی ہے۔ انہیں تمام بنی اسرائیل میں سب سے بلند مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔ اس کی وفات کے بعد بھی مختلف جگہوں پر اس کے کاموں کی تعریف اور مثال بیان کی گئی ہے۔ اس نے اسرائیل پر 40 سال حکومت کی اور 70 سال عمر پائی۔

صفحہ اردو 347۔ ا۔ سلاطین باب 15 آیت 5

''اس لیے کہ داؤد نے وہ کام کیا جو خداوند کی نظر میں ٹھیک تھا۔ اور اپنی ساری عمر خداوند کے کسی حکم سے باہر نہ ہوا۔ سوائے حتیؔ اوریاہ کے معاملہ کے۔''

اسموئل باب 23 آیت 2 ''داؤد نے خداوند سے پوچھا کیا میں فلستیوں کو ماروں خداوند نے فرمایا۔''جا فلستیوں کو مار اور قصیلہ کو بچا میں فلستیوں کو تیرے ہاتھ میں کر دوں گا۔''

داؤد کی خداوند سے گفتگو اسی طرح داؤد اکثر خداوند سے گفتگو کرتے تھے۔ اور خداوند ان کو جنگ میں لڑائی کی تدابیر (Tactics) بھی بتاتے تھے۔

بائبل (ا۔سموئل باب30 آیت 8)

''اور داؤد نے خداوند سے پوچھا اگر میں اس فوج کا پیچھا کروں تو کیا میں ان کو جالوں گا اس نے اس سے کہا کہ پیچھا کر'' کیونکہ تو یقیناً ان کو جالے گا اور ضرور سب کچھ چھڑا لائے گا۔'' بائیبل کے مطابق داؤد اکثر خداوند سے باتیں کرتے تھے۔

ا۔سموئل باب 23 آیت 10 سے 13۔

اور داؤد نے کہا اے خداوند اسرائیل کے خدا تیرے بندہ نے یہ قطعی سنا ہے کہ ساؤل (طالوت) قصیلہ کو آنا چاہتا ہے تا کہ میرے سبب سے شہر کو غارت کر دے سو کیا قصیلہ کے لوگ مجھ کو اس کے حوالے کر دیں گے۔ کیا ساؤل جیسا تیرے بندہ نے سنا ہے آئے گا؟ اے خداوند اسرائیل کے خدا میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اپنے بندہ کو بتا دے۔ خداوند نے کہا ''وہ آئے گا۔'' تب داؤد نے کہا کیا قصیلہ کے لوگ مجھے اور میرے لوگوں کو ساؤل کے حوالے کر دیں گے۔ خداوند نے کہا کہ ''وہ تجھے حوالہ کر دیں گے۔'' تب داؤد اور اس کے لوگ جو قریباً چھ سو تھے اٹھ کر قصیلہ سے نکل گئے اور جہاں کہیں جا سکے چل دیئے اور ساول کو خبر ملی کہ داؤد قصیلہ سے نکل گیا۔ بس وہ جانے سے باز رہا۔

یاد رہے خداوند یہووا خدا نے ہی ساؤل (طالوت) کو اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا تھا۔

بائبل میں پہاڑوں، پرندوں جنات اور ہوا کے داؤد کے تابع ہونے کا اور بکریوں کے کھیت چر چُگ جانے کا بھی کوئی ذکر نہیں جو قرآن کی سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۷۸ میں بیان کیا گیا ہے۔ (صفحہ 151,150)

بنی اسرائیل کی فضیلت
بائبل کے بیان کے مطابق

یہودا خدا (اللہ تعالیٰ) نے بنی اسرائیل کو دنیا کی تمام قوموں پر فضیلت دی۔
(کتاب استثناء باب 14 آیت 2)

''تم (یعنی بنی اسرائیل) خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو تو خداوند اپنے خدا کی مقدس قوم ہے۔ اور خداوند نے تجھ کو روئے زمین کی اور سب قوموں میں سے چن لیا ہے تا کہ تو اس کی خاص قوم ٹھہرے۔''

اس کے باوجود یہووا خدا نے بنی اسرائیل کو کئی دفعہ گردن کُش، خبیث نافرمان اور نبیوں کے قاتل کے لقب عطا کیے اور کئی دفعہ موسیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے پل بھر میں بھسم کرنے کی دھمکی بھی دی جو کہ موسیٰ نے گریہ زاری کر کے ہر دفعہ معاف کروائی۔

اور فلسطین میں جہاں دودھ اور شہد بہتا تھا داخل ہونے کے لیے تلوار کی جنگ لڑنے سے انکار پر بنی اسرائیل کو بے آب و گیاہ بیابان میں 40 سال تک سرگردان بھٹکتے رہنے کی سزا بھی دی۔ یہ سزا جوان مردوں و عورتوں کے علاوہ بوڑھے بیمار، مردوں، عورتوں، بچوں، نومولود اور آئندہ پیدا ہونے والے بچوں، حاملہ عورتوں کو بھی ملی اور 25 لاکھ کے قریب مویشیوں، چوپائیوں یعنی گائے، بیل، اونٹ، بھیڑ بکریوں، گھوڑوں، گدھوں، خچروں مرغیوں کو بھی ملی۔

اس کے علاوہ جو 12 سردار فلسطین کی دیکھ بھال کے لیے بھیجے گئے تھے اور جنہوں نے فلسطین کی بُری خبر دی تھی ان سب سے دو کے سوا یعنی کالب اور یشوع کے علاوہ باقی دس کو ہلاک کر دیا گیا۔ نیز 40 سال تک بے آب و گیاہ بیابان میں سرگردان بھٹکتے رہنے کی سزا تو

ان کو دی گئی لیکن ساتھ ہی من وسلویٰ اور بٹیر بھی 40 سال تک ان کو ملتے رہے۔

اور 40 سال کے خاتمے پر جب وہ فلسطین میں داخل ہونا شروع ہوئے تو ان کو وہاں فلسطین میں آباد کرنے کی خاطر وہاں کے 7/8 قدیم قبیلوں کے باشندوں کو یہوداخدا کی مرضی اور ایما سے نیست ونابود کیا گیا، جہاں تک کہ معصوم بچوں اور عورتوں کو بھی تلوار سے قتل کیا گیا۔

قرآن مجید کے بیانات

(بابت موسیٰ علیہ السلام، فرعون و بنی اسرائیل)

''اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو۔'' (البقرہ:۴۰)

''اے اولاد یعقوب! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی۔'' (البقرہ:۴۷)

''اور جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے جو تمہارے لڑکوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو چھوڑ دیتے تھے، اس نجات دینے میں تمہارے رب کی بڑی مہربانی تھی۔'' (البقرہ:۴۹)

''اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا چیر (پھاڑ) دیا اور تمہیں اس سے پار کر دیا اور فرعونیوں کو تمہاری نظروں کے سامنے اس میں ڈبو دیا۔'' (البقرہ:۵۰)

''اور ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑا پوجنا شروع کر دیا اور ظالم بن گئے۔'' (البقرہ:۵۱)

''لیکن ہم نے باوجود اس کے پھر بھی تمہیں معاف کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔'' (البقرہ:۵۲)

''اور ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو تمہاری ہدایت کے لیے کتاب اور معجزے عطا فرمائے۔ (البقرہ:۵۳)

''جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اب تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اپنے کو آپس میں قتل کرو، تمہاری بہتری اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی میں ہے، تو اس نے

تمہاری توبہ قبول کی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔" (البقرہ:۵۴)

"اور (تم اسے بھی یاد کرو) تم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا تھا کہ جب تک ہم اپنے رب کو سامنے نہ دیکھ لیں ہرگز ایمان نہ لائیں گے (جس گستاخی کی سزا میں) تم پر تمہارے دیکھتے ہوئے بجلی گری۔" (البقرہ:۵۵)

"لیکن پھر اس لیے کہ تم شکر گزاری کرو، اس موت کے بعد بھی ہم نے تمہیں زندہ کر دیا۔"

(البقرہ:۵٦)

"اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا البتہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔"

(البقرہ:۵۷)

"اور ہم نے تم سے کہا کہ اس بستی میں جاؤ اور جو کچھ جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو اور دروازے میں سجدے کرتے ہوئے گزرو اور زبان سے حطہ کہو ہم تمہاری خطائیں معاف فرما دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔" (البقرہ:۵۸)

"پھر ان ظالموں نے اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی بدل ڈالی، ہم نے بھی ان ظالموں پر ان کے فسق ونافرمانی کی وجہ سے آسمانی عذاب نازل کیا۔" (البقرہ:۵۹)

"اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو، جس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنا چشمہ پہچان لیا (اور ہم نے کہہ دیا کہ) اللہ تعالیٰ کا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔" (البقرہ:٦٠)

"اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم سے ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ ہو سکے گا، اس لیے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں زمین کی پیداوار ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز دے، آپ نے فرمایا، بہتر چیز کے بدلے ادنیٰ چیز کیوں طلب کرتے ہو! اچھا شہر میں جاؤ وہاں تمہاری چاہت کی یہ سب چیزیں ملیں گی۔ ان پر ذلت اور مسکینی ڈال دی گئی اور اللہ کا غضب لے کر وہ لوٹے یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں

کو ناحق قتل کرتے تھے، یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔'' (البقرہ:٦١)

''اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور پہاڑ لا کھڑا کر دیا (اور کہا) جو ہم نے تمہیں دیا ہے، اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد کرو تاکہ تم بچ سکو۔'' (البقرہ:٦٣)

''لیکن تم اس کے بعد بھی پھر گئے پھر اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم نقصان والے ہو جاتے۔'' (البقرہ:٦٤)

''اور یقیناً تمہیں ان لوگوں کا علم بھی ہے جو تم میں سے ہفتہ کے بارے میں حد سے بڑھ گئے اور ہم نے بھی کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔'' (البقرہ:٦٥)

''اسے ہم نے اگلوں پچھلوں کے لیے عبرت کا سبب بنا دیا اور پرہیزگاروں کے لیے وعظ ونصیحت کا۔'' (البقرہ:٦٦)

''اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے تو انہوں نے کہا ہم سے مذاق کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں۔'' (البقرہ:٦٧)

''انہوں نے کہا اے موسیٰ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس کی ماہیت بیان کر دے، آپ نے فرمایا سنو! وہ گائے نہ تو بالکل بڑھیا ہو، نہ بچہ بلکہ درمیانی عمر کی نوجوان ہو، اب جو تمہیں حکم دیا گیا ہے بجالاؤ۔'' (البقرہ:٦٨)

''وہ پھر کہنے لگے کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بیان کرے کہ اس کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا وہ کہتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہے، چمکیلا اور دیکھنے والوں کو بھلا لگنے والا اس کا رنگ ہے۔''

(البقرہ:٦٩)

''وہ کہنے لگے اپنے رب سے اور دعا کیجئے کہ ہمیں اس کی مزید ماہیت بتلائے، اس قسم کی گائے تو بہت ہیں پتہ نہیں چلتا، اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت والے ہو جائیں گے۔''

(البقرہ:٧٠)

''آپ نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ وہ گائے کام کرنے والی زمین میں ہل جوتنے والی اور

کھیتوں کو پانی پلانے والی نہیں، وہ تندرست اور بے داغ ہے۔ انہوں نے کہا، اب آپ نے حق واضح کر دیا گو وہ حکم برداری کے قریب نہ تھے، لیکن اسے مانا اور وہ گائے ذبح کر دی۔''
(البقرہ:۷۱)

''جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا، پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور تمہاری پوشیدگی کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا۔'' (البقرہ:۷۲)

''ہم نے کہا کہ اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگا دو، (وہ جی اٹھے گا) اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کر کے تمہیں تمہاری عقلمندی کے لیے اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔'' (البقرہ:۷۳)

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اسی طرح قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہا کرنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔'' (البقرہ:۸۳)

اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا کہ آپس میں خون نہ بہانا (قتل نہ کرنا) آپس والوں کو جلا وطن نہ کرنا، تم نے اقرار کیا اور تم اس کے شاہد بنے۔'' (البقرہ:۸۴)

''لیکن پھر بھی تم نے آپس میں قتل کیا اور آپس کے ایک فرقے کو جلا وطن بھی کیا اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ان کے خلاف دوسرے کی طرفداری کی، ہاں جب وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کے فدیے دیئے، لیکن ان کا نکالنا جو تم پر حرام تھا (اس کا کچھ خیال نہ کیا) کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے، اس کی سزا اس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی مار، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔'' (البقرہ:۸۵)

''تمہارے پاس تو موسیٰ یہی دلیلیں لے کر آئے لیکن تم نے پھر بھی بچھڑا پوجا تم ہو ہی ظالم۔''
(البقرہ:۹۲)

''جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور کو کھڑا کر دیا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی چیز کو

مضبوط تھامو اور سنو! تو انہوں نے کہا، ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت (گویا) پلا دی گئی بسبب ان کے کفر کے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارا ایمان تمہیں برا حکم دے رہا ہے اگر تم مومن ہو۔" (البقرہ:۹۳)

"آپ کہہ دیجئے کہ اگر آخرت کا گھر صرف تمہارے ہی لیے ہے، اللہ کے نزدیک اور کسی کے لیے نہیں، تو آؤ اپنی سچائی کے ثبوت میں موت طلب کرو۔" (البقرہ:۹۴)

"لیکن اپنی کرتوتوں کو دیکھتے ہوئے کبھی بھی موت نہیں مانگیں گے اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔" (البقرہ:۹۵)

" بلکہ سب سے زیادہ دنیا کی زندگی کا حریص اے نبی! آپ انہیں کو پائیں گے۔ یہ حرص زندگی میں مشرکوں سے بھی زیادہ ہیں۔" (البقرہ:۹۶)

"کیا آپ نے (حضرت) موسیٰ کے بعد والی بنی اسرائیل کی جماعت کو نہیں دیکھا جب کہ انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ کسی کو ہمارا بادشاہ بنا دیجئے تا کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا کہ ممکن ہے جہاد فرض ہو جانے کے بعد تم جہاد نہ کرو، انہوں نے کہا بھلا ہم اللہ کی راہ میں جہاد کیوں نہ کریں گے؟ ہم تو اپنے گھروں سے اجاڑے گئے ہیں اور بچوں سے دور کر دیئے گئے ہیں۔ پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو سوائے تھوڑے سے لوگوں کے سب پھر گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔" (البقرہ:۲۴۶)

"اور انہیں ان کے نبی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا دیا ہے تو کہنے لگے بھلا اس کی ہم پر حکومت کیسے ہوسکتی ہے؟ اس سے تو بہت زیادہ حقدار بادشاہت کے ہم ہیں، اس کو تو مالی کشادگی بھی نہیں دی گئی۔ نبی نے فرمایا سنو! اللہ تعالیٰ نے اسی کو تم پر برگزیدہ کیا ہے اور اسے علمی اور جسمانی برتری بھی عطا فرمائی ہے بات یہ ہے کہ اللہ جسے چاہے اپنا ملک دے، اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔" (البقرہ:۲۴۷)

"ان کے نبی نے انہیں پھر کہا کہ اس کی بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آ جائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلجمعی ہے اور آل موسیٰ اور آل ہارون

کا بقیہ ترکہ ہے، فرشتے اُسے اٹھا کر لائیں گے۔ یقیناً یہ تو تمہارے لیے کھلی دلیل ہے اگر تم ایمان والے ہو۔" (البقرہ:۲۴۸)

"جب (حضرت) طالوت لشکروں کو لے کر نکلے تو کہا سنو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے، جس نے اس میں سے پانی پی لیا وہ میرا نہیں اور جو اسے نہ چکھے وہ میرا ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے۔ لیکن سوائے چند کے باقی سب نے وہ پانی پی لیا۔ (حضرت) طالوت مومنین سمیت جب نہر سے گزر گئے تو وہ لوگ کہنے لگے آج تو ہم میں طاقت نہیں کہ جالوت اور اس کے لشکروں سے لڑیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر یقین رکھنے والوں نے کہا، بسا اوقات چھوٹی اور تھوڑی سی جماعتیں بڑی اور بہت سی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پالیتی ہیں، اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔"

(البقرہ:۲۴۹)

"جب ان کا جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے دعا مانگی کہ اے پروردگار! ہمیں صبر دے، ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما۔" (البقرہ:۲۵۰)

"چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے جالوتیوں کو شکست دے دی اور (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کے ہاتھوں جالوت قتل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے داود (علیہ السلام) کو مملکت وحکمت اور جتنا کچھ چاہا علم بھی عطا فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر بڑا فضل وکرم کرنے والا ہے۔ (البقرہ:۲۵۱)

"آپ سے یہ اہل کتاب درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب لائیں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے تو انہوں نے اس سے بہت بڑی درخواست کی تھی کہ ہمیں کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کو دکھا دے، پس ان کے اس ظلم کے باعث ان پر کڑاکے کی بجلی آپڑی پھر باوجودیکہ ان کے پاس بہت دلیلیں پہنچ چکی تھیں انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا، لیکن ہم نے یہ بھی معاف فرمادیا اور ہم نے موسیٰ کو کھلا غلبہ (اور صریح دلیل) عنایت فرمائی۔"

(النساء:۱۵۳)

''اور ان کا قول لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں پر طور پہاڑ لا کھڑا کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں جاؤ اور یہ بھی فرمایا کہ ہفتہ کے دن میں تجاوز نہ کرنا اور ہم نے ان سے سخت سے سخت قول وقرار لیے۔'' (النساء:۱۵۴)

''(یہ سزا تھی) یہ سبب ان کی عہد شکنی کے اور احکام الٰہی کے ساتھ کفر کرنے کے اور اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کر ڈالنے کے اور اس سبب سے کہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔ حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اس لیے یہ قدر قلیل ہی ایمان لاتے ہیں۔'' (النساء:۱۵۵)

''اور موسیٰ (علیہ السلام) سے اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر کلام کیا۔'' (النساء:۱۶۴)

''اور یاد کرو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم کے لوگو اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا ذکر کرو اس نے تم میں سے پیغمبر بنائے اور تمہیں بادشاہ بنا دیا اور تمہیں وہ دیا جو تمام عالم میں کسی کو نہیں دیا۔'' (المائدہ:۲۰)

''اے میری قوم والو! اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نام لکھ دی ہے اور اپنی پشت کے بل روگردانی نہ کرو کہ پھر نقصان میں جا پڑو۔ (المائدہ:۲۱)

''انہوں نے جواب دیا کہ اے موسیٰ وہاں تو زور آور سرکش لوگ ہیں اور جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہم تو ہرگز وہاں نہ جائیں گے ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں پھر تو ہم (بخوشی) چلے جائیں گے۔'' (المائدہ:۲۲)

''دو شخصوں نے جو خدا ترس لوگوں میں سے تھے، جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہا کہ تم ان کے پاس دروازے میں تو پہنچ جاؤ، دروازے میں قدم رکھتے ہی یقیناً تم غالب آ جاؤ گے اور تم اگر مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔'' (المائدہ:۲۳)

''قوم نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! جب تک وہ وہاں ہیں تب تک ہم ہرگز وہاں نہ جائیں گے، اس لیے تم اور تمہارا پروردگار جا کر دونوں ہی لڑ بھڑ لو، ہم یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔''

(المائدہ:۲۴)

''موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے الٰہی! مجھے تو بجز اپنے اور میرے بھائی کے کسی اور پر کوئی اختیار نہیں، پس تو ہم میں اور ان نافرمانوں میں جدائی کر دے۔'' (المائدہ:۲۵)

''ارشاد ہوا کہ اب زمین ان پر چالیس سال تک حرام کر دی گئی ہے، یہ خانہ بدوش ادھر ادھر سرگرداں پھرتے رہیں گے اس لیے تم ان فاسقوں کے بارے میں غمگین نہ ہونا۔''

(المائدہ:۲۶)

''اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔'' (المائدہ:۳۲)

''مسلمان، یہودی، ستارہ پرست اور نصرانی کوئی ہو، جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ محض بے خوف رہے گا اور بالکل بے غم ہو جائے گا۔''

(المائدہ:۶۹)

''ہم نے بالیقین بنو اسرائیل سے عہد و پیمان لیا اور ان کی طرف رسولوں کو بھیجا، جب کبھی رسول ان کے پاس وہ احکام لے کر آئے جو ان کی اپنی منشا کے خلاف تھے تو انہوں نے ان کی ایک جماعت کی تکذیب کی اور ایک جماعت کو قتل کر دیا۔'' (المائدہ:۷۰)

''پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی جس سے اچھی طرح عمل کرنے والوں پر نعمت پوری ہو اور سب احکام کی تفصیل ہو جائے اور رہنمائی ہو اور رحمت ہو تاکہ وہ لوگ اپنے رب کے ملنے پر یقین لائیں۔ (الانعام:۱۵۴)

''اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر و برکت والی سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔ (الانعام:۱۵۵)

''کہیں تم لوگ یوں نہ کہو کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے جو دو فرقے تھے ان پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے محض بے خبر تھے۔'' (الانعام:۱۵۶)

''اور اکثر لوگوں میں ہم نے وفائے عہد نہ دیکھا اور ہم نے اکثر لوگوں کو بے حکم ہی پایا۔''

(الاعراف:۱۰۲)

''پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے دلائل دے کر فرعون اور اس کے امرا کے پاس بھیجا مگر ان لوگوں نے ان کا بالکل حق ادا نہ کیا۔ سو دیکھئے ان مفسدوں کا کیا انجام ہوا؟ (الاعراف:۱۰۳)

''اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے فرعون! میں رب العالمین کی طرف سے پیغمبر ہوں۔'' (الاعراف:۱۰۴)

''میرے لیے یہی شایان ہے کہ بجز سچ کے اللہ کی طرف کوئی بات منسوب نہ کروں، میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی دلیل بھی لایا ہوں سو تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔'' (الاعراف:۱۰۵)

''فرعون نے کہا، اگر آپ کوئی معجزہ لے کر آئے ہیں تو اس کو اب پیش کیجئے اگر آپ سچے ہیں۔'' (الاعراف:۱۰٦)

''پس آپ نے اپنا عصا ڈال دیا، سو دفعتاً وہ صاف ایک اژدھا بن گیا۔'' (الاعراف:۱۰۷)

''اور اپنا ہاتھ باہر نکالا سو وہ یکا یک سب دیکھنے والوں کے روبرو بہت ہی چمکتا ہوا ہو گیا۔''

(الاعراف:۱۰۸)

''قوم فرعون میں جو سردار لوگ تھے انہوں نے کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔''

(الاعراف:۱۰۹)

''یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہاری سرزمین سے باہر کر دے سو تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو۔''

(الاعراف:۱۱۰)

''انہوں نے کہا کہ آپ ان کو اور ان کے بھائی کو مہلت دیجئے اور شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیجئے۔'' (الاعراف:۱۱۱)

''کہ وہ سب ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لا کر حاضر کر دیں۔'' (الاعراف:۱۱۲)

''اور وہ جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے، کہنے لگے کہ اگر ہم غالب آئے تو ہم کو کوئی بڑا

صلہ ملے گا؟ (الاعراف:۱۱۳)

''فرعون نے کہا کہ ہاں اور تم مقرب لوگوں میں داخل ہو جاؤ گے۔ (الاعراف:۱۱۴)

''ان ساحروں نے عرض کیا کہ اے موسیٰ! خواہ آپ ڈالیے اور یا ہم ہی ڈالیں۔ (الاعراف:۱۱۵)

''(موسیٰ علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم ہی ڈالو، پس جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کر دی اور ان پر ہیبت غالب کر دی اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھلایا۔'' (الاعراف:۱۱۶)

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے! سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔'' (الاعراف:۱۱۷)

''پس حق ظاہر ہوگیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ (الاعراف:۱۱۸)

''پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے۔ (الاعراف:۱۱۹)

''اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔'' (الاعراف:۱۲۰)

'' کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔'' (الاعراف:۱۲۱)

''جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔'' (الاعراف:۱۲۲)

''فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰ پر ایمان لائے ہو بغیر اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں؟ بیشک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔'' (الاعراف:۱۲۳)

''میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔'' (الاعراف:۱۲۴)

''انہوں نے جواب دیا کہ ہم (مرکر) اپنے مالک ہی کے پاس جائیں گے۔'' (الاعراف:۱۲۵)

''اور تو نے ہم میں کونسا عیب دیکھا ہے بجز اس کے ہم اپنے رب کے احکام پر ایمان لے آئے، جب وہ ہمارے پاس آئے۔ اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال۔'' (الاعراف:۱۲۶)

''اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا کہ کیا آپ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کو یوں ہی رہنے دیں گے کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں اور وہ آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کیے رہیں۔ فرعون نے کہا کہ ہم ابھی ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم کو ان پر ہر طرح کا زور ہے۔'' (الاعراف:۱۲۷)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ تعالیٰ کا سہارا حاصل کرو اور صبر کرو، یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے وہ مالک بنا دے اور اخیر کامیابی ان ہی کی ہوتی ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔'' (الاعراف:۱۲۸)

''قوم کے لوگ کہنے لگے کہ ہم تو ہمیشہ مصیبت ہی میں رہے، آپ کی تشریف آوری سے قبل بھی اور آپ کی تشریف آوری کے بعد بھی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ بہت جلد اللہ تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور بجائے ان کے تم کو اس سرزمین کا خلیفہ بنا دے گا پھر تمہارا طرز عمل دیکھے گا۔'' (الاعراف:۱۲۹)

''اور ہم نے فرعون والوں کو مبتلا کیا قحط سالی میں اور پھلوں کی کم پیداواری میں تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔'' (الاعراف:۱۳۰)

''سو جب ان پر خوشحالی آجاتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر ان کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے۔ یاد رکھو کہ ان کی نحوست اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (الاعراف:۱۳۱)

''اور یوں کہتے کیسی ہی بات ہمارے سامنے لاؤ کہ ان کے ذریعہ سے ہم پر جادو چلاو جب بھی ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے۔'' (الاعراف:۱۳۲)

''پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے۔ سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔'' (الاعراف:۱۳۳)

''اور جب ان پر کوئی عذاب واقع ہوتا تو یوں کہتے کہ اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے اس بات کی دعا کر دیجئے! جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے اگر آپ اس عذاب کو ہم

سے ہٹا دیں تو ہم ضرور ضرور آپ کے کہنے سے ایمان لے آئیں گے اور ہم بنی اسرائیل کو بھی (رہا کر کے) آپ کے ہمراہ کر دیں گے۔'' (الاعراف:۱۳۴)

''پھر جب ان سے اس عذاب کو ایک خاص وقت تک کہ اس تک ان کو پہنچنا تھا ہٹا دیتے، تو وہ فوراً ہی عہد شکنی کرنے لگتے۔'' (الاعراف:۱۳۵)

''پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا یعنی ان کو دریا میں غرق کر دیا اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے بالکل ہی غفلت کرتے تھے۔'' (الاعراف:۱۳۶)

''اور ہم نے ان لوگوں کو جو کہ بالکل کمزور شمار کیے جاتے تھے۔ اس سرزمین کے پورب پچھم کا مالک بنا دیا، جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے رب کا نیک وعدہ، بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہو گیا اور ہم نے فرعون کے اور اس کی قوم کے ساختہ پرداختہ کارخانوں کو اور جو کچھ وہ اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے، سب کو درہم برہم کر دیا۔''

(الاعراف:۱۳۷)

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا۔ پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا جو اپنے چند بتوں سے لگے بیٹھے تھے، کہنے لگے اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے! جیسے ان کے یہ معبود ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔''

(الاعراف:۱۳۸)

''یہ لوگ جس کام میں لگے ہیں یہ تباہ کیا جائے گا اور ان کا یہ کام محض بے بنیاد ہے۔''

(الاعراف:۱۳۹)

''فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو تمہارا معبود تجویز کر دوں؟ حالانکہ اس نے تم کو تمام جہان والوں پر فوقیت دی ہے۔'' (الاعراف:۱۴۰)

''اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے بچا لیا جو تم کو بڑی سخت تکلیفیں پہنچاتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی۔'' (الاعراف:۱۴۱)

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور دس رات مزید سے ان تیس راتوں کو پورا کیا۔ سو ان کے پروردگار کا وقت پورے چالیس رات کا ہوگیا۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے کہا کہ میرے بعد ان کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بدنظم لوگوں کی رائے پر عمل مت کرنا۔'' (الاعراف:۱۴۲)

''اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! اپنا دیدار مجھ کو کرا دیجئے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو وہ اگر اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پس جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو تجلی نے اس کے پرخچے اڑا دیئے اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ پھر جب ہوش میں آئے تو عرض کیا، بے شک آپ کی ذات منزہ ہے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا ہوں۔'' (الاعراف:۱۴۳)

''ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ! میں نے پیغمبری اور اپنی ہم کلامی سے اور لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے تو جو کچھ تم کو میں نے عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرو۔'' (الاعراف:۱۴۴)

''اور ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل ان کو لکھ کر دی، تم ان کو پوری طاقت سے پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم کرو کہ ان کے اچھے اچھے احکام پر عمل کریں، اب بہت جلد تم لوگوں کو ان بے حکموں کا مقام دکھلاتا ہوں۔'' (الاعراف:۱۴۵)

''میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں، جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے۔'' (الاعراف:۱۴۶)

''اور یہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو اور قیامت کے پیش آنے کو جھٹلایا ان کے سب کام

غارت گئے۔ ان کو وہی سزا دی جائے گی جو کچھ یہ کرتے تھے۔'' (الاعراف:۱۴۷)

''اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے ان کے بعد اپنے زیوروں کا ایک بچھڑا معبود ٹھہرالیا جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات نہیں کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتلاتا تھا اس کو انہوں نے معبود قرار دیا اور بڑی بے انصافی کا کام کیا۔'' (الاعراف:۱۴۸)

''اور جب نادم ہوئے اور معلوم ہوا کہ واقعی وہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمارا گناہ معاف نہ کرے تو ہم بالکل گئے گزرے ہو جائیں گے۔'' (الاعراف:۱۴۹)

''اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی بُری جانشینی کی؟ کیا اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کر لی اور جلدی سے تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ ہارون (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے ماں جائے! ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں تو تم مجھ پر دشمنوں کو مت ہنساؤ اور مجھ کو ان ظالموں کے ذیل میں مت شمار کرو۔'' (الاعراف:۱۵۰)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے رب! میری خطا معاف فرما اور میرے بھائی کو بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔'' (الاعراف:۱۵۱)

''بے شک جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی ہے ان پر بہت جلد ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اس دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی اور ہم افترا پردازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔'' (الاعراف:۱۵۲)

''اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کیے پھر وہ ان کے بعد توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کردینے والا، رحمت کرنے والا ہے۔'' (الاعراف:۱۵۳)

''اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ فرد ہوا تو ان تختیوں کو اٹھا لیا اور ان کے مضامین میں ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ہدایت اور رحمت تھی۔'' (الاعراف:۱۵۴)

''اور موسیٰ (علیہ السلام) نے ستر آدمی اپنی قوم میں سے ہمارے وقت معین کے لیے منتخب کیے، سو جب ان کو زلزلہ نے آ پکڑا تو موسیٰ (علیہ السلام) عرض کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار! اگر تجھ کو یہ منظور ہوتا تو اس سے قبل ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہم میں سے چند بے وقوفوں کی حرکت پر سب کو ہلاک کر دے گا؟ یہ واقعہ محض تیری طرف سے ایک امتحان ہے، ایسے امتحانات سے جس کو تو چاہے گمراہی میں ڈال دے اور جس کو چاہے ہدایت پر قائم رکھے۔ تو ہی تو ہمارا کارساز ہے پس ہم پر مغفرت اور رحمت فرما اور تو سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھا ہے۔'' (الاعراف:۱۵۵)

''اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنا عذاب اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور میری رحمت تمام اشیا پر محیط ہے تو میں وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔''

(الاعراف:۱۵۶)

''اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتی ہے اور اسی کے مطابق انصاف بھی کرتی ہے۔'' (الاعراف:۱۵۹)

''اور ہم نے ان کو بارہ خاندانوں میں تقسیم کر کے سب کی الگ الگ جماعت مقرر کر دی اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا جب کہ ان کی قوم نے ان سے پانی مانگا کہ اپنے عصا کو فلاں پتھر پر مارو پس فوراً اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر ابر کو سایہ فگن کیا اور ان کو من وسلویٰ (ترنجبین اور بٹیریں) پہنچائیں، کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں۔'' (الاعراف:۱۶۰)

''اور آپ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو کہ دریائے (شور) کے قریب آباد تھے اس

وقت کا حال پوچھیے! جب کہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے جب کہ ان کے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو ان کے سامنے نہ آتی تھیں، ہم ان کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔'' (الاعراف:۱۶۳)

''اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے جوب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ شاید یہ ڈر جائیں۔''

(الاعراف:۱۶۴)

''سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔'' (الاعراف:۱۶۵)

''یعنی جب وہ جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے ان کو کہہ دیا تم ذلیل بندر بن جاؤ۔'' (الاعراف:۱۶۶)

''پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی نشانیاں دے کر بھیجا۔ سو انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ مجرم قوم تھے۔''

(یونس:۷۵)

''پھر جب ان کو ہمارے پاس سے صحیح دلیل پہنچی تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یقیناً یہ صریح جادو ہے۔'' (یونس:۷۶)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ کیا تم اس صحیح دلیل کی نسبت جب کہ وہ تمہارے پاس پہنچی ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے۔'' (یونس:۷۷)

''وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے ہٹا دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اور تم دونوں کو دنیا میں بڑائی مل جائے اور ہم تم دونوں کو

کبھی نہ مانیں گے۔" (یونس:۷۸)

"اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو حاضر کرو۔" (یونس:۷۹)

"پھر جب جادوگر آئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔" (یونس:۸۰)

"سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔" (یونس:۸۱)

"اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔" (یونس:۸۲)

"پس موسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی قوم میں سے صرف قدرے قلیل آدمی ایمان لائے وہ بھی فرعون سے اور اپنے حکام سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں ان کو تکلیف پہنچائے اور واقع میں فرعون اس ملک میں زور رکھتا تھا اور یہ بھی بات تھی کہ وہ حد سے باہر ہو جاتا تھا۔" (یونس:۸۳)

"اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر تم مسلمان ہو۔" (یونس:۸۴)

"انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کے لئے فتنہ نہ بنا۔" (یونس:۸۵)

"اور ہم کو اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں سے نجات دے۔" (یونس:۸۶)

"اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں کے لیے مصر میں گھر برقرار رکھو اور تم سب اپنے انہی گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو اور نماز کے پابند رہو اور آپ مسلمانوں کو بشارت دے دیں۔" (یونس:۸۷)

"اور موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا اے ہمارے رب! تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو سامان زینت اور طرح طرح کے مال دنیاوی زندگی میں دیئے۔ اے ہمارے رب! (اسی

واسطے دیئے ہیں کہ) وہ تیری راہ سے گمراہ کریں۔ اے ہمارے رب! ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے سو یہ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں۔'' (یونس:۸۸)

''حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی، سو تم ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جن کو علم نہیں۔'' (یونس:۸۹)

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم اور زیادتی کے ارادہ سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔'' (یونس:۹۰)

''(جواب دیا گیا کہ) اب ایمان لاتا ہے؟ اور پہلے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا۔'' (یونس:۹۱)

''سو آج ہم صرف تیری لاش کو نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لیے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔'' (یونس:۹۲)

''اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانا رہنے کو دیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ سو انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم پہنچ گیا یقینی بات ہے کہ آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔'' (یونس:۹۳)

''(یاد رکھو جب کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دلا اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لیے۔'' (ابراہیم:۵)

''جس وقت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کے وہ احسانات یاد کرو جو اس نے تم پر کیے ہیں، جبکہ اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بڑے دکھ پہنچاتے تھے۔ تمہارے

لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑتے تھے، اس میں تمہارے رب کی طرف سے تم پر بہت بڑی آزمائش تھی۔'' (ابراہیم:٦)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔'' (ابراہیم:٨)

''ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنا دیا کہ تم میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔'' (بنی اسرائیل:٢)

''اے ان لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کر دیا تھا وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔'' (بنی اسرائیل:٣)

''ہم نے بنو اسرائیل کے لیے ان کی کتاب میں صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دوبار فساد برپا کرو گے اور تم بڑی زبردست زیادتیاں کرو گے۔'' (بنی اسرائیل:٤)

''ان دونوں وعدوں میں سے پہلے کے آتے ہی ہم نے تمہارے مقابلہ پر اپنے بندے بھیج دیئے جو بڑے ہی لڑاکے تھے۔ پس وہ تمہارے گھروں کے اندر تک پھیل گئے اور اللہ کا یہ وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔'' (بنی اسرائیل:٥)

''پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنا دیا۔'' (بنی اسرائیل:٦)

''اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدہ کے لیے، اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لیے پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے دوسرے بندوں کو بھیج دیا تاکہ) وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور پہلی دفعہ کی طرح پھر اسی مسجد میں گھس جائیں اور جس جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر جڑ سے اکھاڑ دیں۔'' (بنی اسرائیل:٧)

''ہم نے موسیٰ کو نو معجزے بالکل صاف صاف عطا فرمائے' تو خود ہی بنی اسرائیل سے پوچھ لے کہ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو فرعون بولا کہ اے موسیٰ! میرے خیال میں تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے۔'' (بنی اسرائیل:١٠١)

''موسیٰ نے جواب دیا کہ یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ آسمان زمین کے پروردگار ہی نے یہ معجزے دکھانے، سمجھانے کو نازل فرمائے ہیں، اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو یقیناً برباد وہلاک کیا گیا ہے۔'' (بنی اسرائیل:۱۰۲)

''آخر فرعون نے پختہ ارادہ کر لیا کہ انہیں زمین سے ہی اکھیڑ دے تو ہم نے خود اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو غرق کر دیا۔'' (بنی اسرائیل:۱۰۳)

''اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرما دیا کہ اس سرزمین پر تم رہو سہو ہاں جب آخرت کا وعدہ آئے گا ہم تم سب کو سمیٹ اور لپیٹ کر لے آئیں گے۔'' (بنی اسرائیل:۱۰۴)

''جبکہ موسیٰ نے اپنے نوجوان سے کہا کہ میں تو چلتا ہی رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچوں، خواہ مجھے سالہا سال چلنا پڑے۔'' (الکہف:٦٠)

''جب وہ دونوں دریا کے سنگم پر پہنچے وہاں اپنی مچھلی بھول گئے جس نے دریا میں سرنگ جیسا اپنا راستہ بنا لیا۔'' (الکہف:٦١)

''جب یہ دونوں وہاں سے آگے بڑھے تو موسیٰ نے اپنے نوجوان سے کہا کہ لا ہمارا کھانا دے ہمیں تو اپنے اس سفر سے سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔'' (الکہف:٦٢)

''اس نے جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا بھی؟ جبکہ ہم پتھر سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے وہیں میں مچھلی بھول گیا تھا، دراصل شیطان نے مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں۔ اس مچھلی نے ایک انوکھے طور پر دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔'' (الکہف:٦٣)

''موسیٰ نے کہا یہی تھا جس کی تلاش میں ہم تھے چنانچہ وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس لوٹے۔'' (الکہف:٦٤)

''پس ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا، جسے ہم نے اپنے پاس کی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا۔'' (الکہف:٦٥)

''اس سے موسیٰ نے کہا کہ میں آپ کی تابعداری کروں؟ کہ آپ مجھے اس نیک علم کو سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔'' (الکہف:٦٦)

''اس نے کہا آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔'' (الکھف:٦٧)

''اور جس چیز کو آپ نے اپنے علم میں نہ لیا ہو اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں؟''

(الکھف:٦٨)

''موسیٰ نے جواب دیا کہ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور کسی بات میں میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔'' (الکھف:٦٩)

''اس نے کہا اچھا اگر آپ میرے ساتھ ہی چلنے پر اصرار کرتے ہیں تو یاد رہے کسی چیز کی نسبت مجھ سے کچھ نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کی نسبت کوئی تذکرہ نہ کروں۔'' (الکھف:٧٠)

''پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، تو اس نے کشتی کے تختے توڑ دیئے، موسیٰ نے کہا کیا آپ اسے توڑ رہے ہیں تا کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں، یہ تو آپ نے بڑی (خطرناک) بات کر دی۔'' (الکھف:٧)

''اس نے جواب دیا کہ میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔'' (الکھف:٧٢)

''موسیٰ نے جواب دیا کہ میری بھول پر مجھے نہ پکڑیئے اور مجھے اپنے کام میں تنگی میں نہ ڈالیے۔'' (الکھف:٧٣)

''پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک لڑکے کو پایا، اس نے اسے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا کہ کیا آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ بیشک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔'' (الکھف:٧٤)

''وہ کہنے لگے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔''

(الکھف:٧٥)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا اگر اب اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو بیشک آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا، یقیناً آپ میری طرف سے (حد) عذر کو پہنچ چکے۔'' (الکھف:٧٦)

''پھر دونوں چلے ایک گاؤں والوں کے پاس آ کر ان سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے ان کی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا، دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا ہی چاہتی تھی، اس نے اسے ٹھیک اور درست کر دیا، موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔'' (الکہف:۷۷)

''اس نے کہا بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان اب میں تجھے ان باتوں کی اصلیت بتا دوں گا جس پر تجھ سے صبر نہ ہو سکا۔'' (الکہف:۷۸)

''کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کاج کرتے تھے، میں نے اس میں کچھ توڑ پھوڑ کرنے کا ارادہ کر لیا کیونکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک (صحیح سالم) کشتی کو جبراً ضبط کر لیتا تھا۔'' (الکہف:۷۹)

''اور اس لڑکے کے ماں باپ ایمان والے تھے، ہمیں خوف ہوا کہ کہیں یہ انہیں اپنی سرکشی اور کفر سے عاجز و پریشان نہ کر دے۔'' (الکہف:۸۰)

''اس لیے ہم نے چاہا کہ انہیں ان کا پروردگار اس کے بدلے اس سے بہتر پاکیزگی والا اور اس سے زیادہ محبت اور پیار والا بچہ عنایت فرمائے۔'' (الکہف:۸۱)

''دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ ان کی اس دیوار کے نیچے دفن ہے، ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آ کر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں، میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا، یہ تھی اصل حقیقت ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔''

(الکہف:۸۲)

''اس قرآن میں موسیٰ (علیہ السلام) کا ذکر بھی کر جو چنا ہوا اور رسول اور نبی تھا۔'' (مریم:۵۱)

''ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے ندا کی اور راز گوئی کرتے ہوئے اسے قریب کر لیا۔''

(مریم:۵۲)

''اور اپنی خاص مہربانی سے اس کے بھائی کو نبی بنا کر فرمایا۔'' (مریم:۵۳)

''تجھے موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ بھی معلوم ہے۔'' (طٰہٰ:۹)

''جبکہ اس نے آگ دیکھ کر اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ذرا سی دیر ٹھہر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارا تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں۔'' (طٰہٰ:۱۰)

''جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسیٰ!'' (طٰہٰ:۱۱)

''یقیناً میں ہی تیرا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے کیونکہ تو پاک میدان طویٰ میں ہے۔'' (طٰہٰ:۱۲)

''اور میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے اب جو وحی کی جائے اسے کان لگا کر سن۔'' (طٰہٰ:۱۳)

''بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ۔'' (طٰہٰ:۱۴)

''قیامت یقیناً آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو۔'' (طٰہٰ:۱۵)

''پس اب اس کے یقین سے تجھے کوئی ایسا شخص روک نہ دے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو، ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔'' (طٰہٰ:۱۶)

''اے موسیٰ! تیرے اس دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟'' (طٰہٰ:۱۷)

''جواب دیا کہ یہ میری لاٹھی ہے، جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور جس سے میں اپنی بکریوں کیلئے پتے جھاڑ لیا کرتا ہوں اور بھی اس میں مجھے بہت سے فائدے ہیں۔'' (طٰہٰ:۱۸)

''فرمایا اے موسیٰ! اسے ہاتھ سے نیچے ڈال دے۔'' (طٰہٰ ۱۹)

''ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی۔'' (طٰہٰ:۲۰)

''فرمایا بے خوف ہو کر اسے پکڑ لے، ہم اسے اسی پہلی سی صورت میں دوبارہ لا دیں گے۔'' (طٰہٰ:۲۱)

''اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال لے تو وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا لیکن بغیر کسی عیب (اور روگ) کے یہ دوسرا معجزہ ہے۔'' (طٰہٰ:۲۲)

''یہ اس لیے کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھانا چاہتے ہیں۔'' (طٰہٰ:۲۳)

''اب تو فرعون کی طرف جا اس نے بڑی سرکشی مچا رکھی ہے۔'' (طٰہٰ:۲۴)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔'' (طٰہٰ:۲۵)

''اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔'' (طٰہٰ:۲۶)

''اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔'' (طٰہٰ:۲۷)

''تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔'' (طٰہٰ:۲۸)

''اور میرا وزیر میرے کنبے میں سے کر دے۔'' (طٰہٰ:۲۹)

''یعنی میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو۔'' (طٰہٰ:۳۰)

''تو اس سے میری کمر کس دے۔'' (طٰہٰ:۳۱)

''اور اسے میرا شریک کار کر دے۔'' (طٰہٰ:۳۲)

''تا کہ ہم دونوں بکثرت تیری تسبیح بیان کریں۔'' (طٰہٰ:۳۳)

''اور بکثرت تیری یاد کریں۔'' (طٰہٰ:۳۴)

''بیشک تو ہمیں خوب دیکھنے بھالنے والا ہے۔'' (طٰہٰ:۳۵)

''جناب باری تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ تیرے تمام سوالات پورے کر دیئے گئے۔'' (طٰہٰ:۳۶)

''ہم نے تو تجھ پر ایک بار اور بھی بڑا احسان کیا ہے۔'' (طٰہٰ:۳۷)

''جبکہ ہم نے تیری ماں کو وہ الہام کیا جس کا ذکر اب کیا جا رہا ہے۔'' (طٰہٰ:۳۸)

''کہ تو اسے صندوق میں بند کر کے دریا میں چھوڑ دے، پس دریا اسے کنارے لا ڈالے گا اور میرا اور خود اس کا دشمن اسے لے لے گا اور میں نے اپنی طرف کی خاص محبت و مقبولیت تجھ پر ڈال دی تا کہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے۔'' (طٰہٰ:۳۹)

''(یاد کر) جبکہ تیری بہن چل رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اگر تم کہو تو میں اسے بتا دوں جو اس کی نگہبانی کرے، اس تدبیر سے ہم نے تجھے پھر تیری ماں کے پاس پہنچایا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو۔ اور تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اس پر بھی ہم نے تجھے غم سے

بچالیا، غرض ہم نے تجھے اچھی طرح آزمالیا پھر تو کئی سال تک مدیان کے لوگوں میں ٹھہرا رہا، پھر تقدیر الٰہی کے مطابق اے موسیٰ! تو آیا۔'' (طٰہٰ:۴۰)

''اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کے لیے پسند فرمالیا۔'' (طٰہٰ:۴۱)

''اب تو اپنے بھائی سمیت میری نشانیاں ہمراہ لیے ہوئے جا اور خبردار میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔'' (طٰہٰ:۴۲)

''تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔ (طٰہٰ:۴۳)

''اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔'' (طٰہٰ:۴۴)

''دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہمیں خوف ہے کہ کہیں فرعون ہم پر کوئی زیادتی نہ کرے یا اپنی سرکشی میں بڑھ نہ جائے۔'' (طٰہٰ:۴۵)

''جواب ملا کہ تم مطلقاً خوف نہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں اور سنتا دیکھتا رہوں گا۔'' (طٰہٰ:۴۶)

''تم اس کے پاس جا کر کہو کہ ہم تیرے پروردگار کے پیغمبر ہیں تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے، ان کی سزائیں موقوف کر۔ ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی اسی کے لیے ہے جو ہدایت کا پابند ہو جائے۔'' (طٰہٰ:۴۷)

''ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ جو جھٹلائے اور روگردانی کرے اس کیلئے عذاب ہے۔'' (طٰہٰ:۴۸)

'فرعون نے پوچھا کہ اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟'' (طٰہٰ:۴۹)

''جواب دیا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر ایک کو اس کی خاص صورت، شکل عنایت فرمائی پھر راہ سجھا دی۔'' (طٰہٰ:۵۰)

''اس نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ اگلے زمانے والوں کا حال کیا ہونا ہے۔'' (طٰہٰ:۵۱)

''جواب دیا کہ ان کا علم میرے رب کے ہاں کتاب میں موجود ہے، نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے۔'' (طٰہٰ:۵۲)

''اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا ہے اور اس میں تمہارے چلنے کے لیے راستے بنائے ہیں اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے، پھر اس برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی

پیدا کرتے ہیں۔" (طٰہٰ:۵۳)

"تم خود کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔" (طٰہٰ:۵۴)

"اسی زمین میں سے ہم نے تمھیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم سب کو نکال کھڑا کریں گے۔" (طٰہٰ:۵۵)

"ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھا دیں لیکن پھر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔" (طٰہٰ:۵۶)

"کہنے لگا اے موسیٰ! کیا تو اسی لیے آیا ہے کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے باہر نکال دے۔" (طٰہٰ:۵۷)

"اچھا ہم بھی تیرے مقابلے میں اسی جیسا جادو ضرور لائیں گے، پس تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدے کا وقت مقرر کر لے، کہ نہ ہم اس کا خلاف کریں اور نہ تو صاف میدان میں مقابلہ ہو۔" (طٰہٰ:۵۸)

"موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ زینت اور جشن کے دن کا وعدہ ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے ہی جمع ہو جائیں۔" (طٰہٰ:۵۹)

"پس فرعون لوٹ گیا اور اس نے اپنے ہتھکنڈے جمع کیے پھر آ گیا۔" (طٰہٰ:۶۰)

"موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا تمھاری شامت آ چکی، اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا نہ باندھو کہ وہ تمھیں عذابوں سے ملیا میٹ کر دے، یاد رکھو وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا جس نے جھوٹی بات گھڑی۔" (طٰہٰ:۶۱)

"پس یہ لوگ آپس کے مشوروں میں مختلف رائے ہوگئے اور چھپ کر چپکے چپکے مشورہ کرنے لگے۔" (طٰہٰ:۶۲)

"کہنے لگے یہ دونوں محض جادوگر ہیں اور ان کا پختہ ارادہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمھیں تمھارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمھارے بہترین مذہب کو برباد کریں۔" (طٰہٰ:۶۳)

"تو تم بھی اپنا کوئی داؤ اٹھا نہ رکھو، پھر صف بندی کر کے آؤ۔ جو آج غالب آ گیا وہی بازی

لے گیا۔" (طٰہٰ:٦٤)

"کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔" (طٰہٰ:٦٥)

"جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو۔ اب تو موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔" (طٰہٰ:٦٦)

"پس موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔" (طٰہٰ:٦٧)

"ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔" (طٰہٰ:٦٨)

"اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے، انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔" (طٰہٰ:٦٩)

"اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لائے۔" (طٰہٰ:٧٠)

"فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، (سن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا، اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔" (طٰہٰ:٧١)

"انہوں نے جواب دیا کہ ناممکن ہے کہ ہم تجھے ترجیح دیں ان دلیلوں پر جو ہمارے سامنے آ چکیں اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اب تو تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر، تو جو کچھ بھی حکم چلا سکتا ہے وہ اسی دنیوی زندگی میں ہی ہے۔" (طٰہٰ:٧٢)

"ہم (اس امید سے) اپنے پروردگار پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور (خاص کر) جادوگری (کا گناہ) جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا ہے، اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔" (طٰہٰ:٧٣)

"بات یہی ہے کہ جو بھی گنہگار بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوگا اس کے لیے دوزخ ہے،

جہاں نہ موت ہوگی اور نہ زندگی۔'' (طٰہٰ:۷۴)

''اور جو بھی اس کے پاس ایمان کی حالت میں حاضر ہوگا اور اس نے اعمال بھی نیک کیے ہوں گے اس کیلئے بلند و بالا درجے ہیں۔'' (طٰہٰ:۷۵)

''ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہی انعام ہے ہر اس شخص کا جو پاک ہوا۔'' (طٰہٰ:۷۶)

''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لیے دریا میں خشک راستہ بنا لے پھر نہ تجھے کسی کے آ پکڑنے کا خطرہ ہوگا نہ ڈر۔'' (طٰہٰ:۷۷)

''فرعون نے اپنے لشکروں سمیت ان کا تعاقب کیا پھر تو دریا ان سب پر چھا گیا جیسا کچھ چھا جانے والا تھا۔'' (طٰہٰ:۷۸)

''فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی میں ڈال دیا اور سیدھا راستہ نہ دکھایا۔'' (طٰہٰ:۷۹)

''اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من وسلوٰی اتارا۔'' (طٰہٰ:۸۰)

''تم ہماری دی ہوئی پاکیزہ روزی کھاؤ اور اس میں حد سے آگے نہ بڑھو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہو جائے وہ یقیناً تباہ ہوا۔'' (طٰہٰ:۸۱)

''ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔'' (طٰہٰ:۸۲)

''اے موسیٰ! تجھے اپنی قوم سے (غافل کر کے) کون سی چیز جلدی لے آئی؟ (طٰہٰ:۸۳)

''کہا کہ وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہی پیچھے ہیں اور میں نے اے رب! تیری طرف جلدی اس لیے کی کہ تو خوش ہو جائے۔'' (طٰہٰ:۸۴)

''فرمایا: ہم نے تیری قوم کو تیرے پیچھے آزمائش میں ڈال دیا اور انہیں سامری نے بہکا دیا ہے۔'' (طٰہٰ:۸۵)

''پس موسیٰ (علیہ السلام) سخت غضبناک ہو کر رنج کے ساتھ واپس لوٹے اور کہنے لگے کہ اے میری قوم والو! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے نیک وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا اس کی مدت تمہیں لمبی معلوم ہوئی؟ بلکہ تمہارا ارادہ ہی یہ ہے کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو؟ کہ تم نے میرے وعدے کا خلاف کیا۔'' (طٰہٰ:۸۶)

''انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے ساتھ وعدے کا خلاف نہیں کیا بلکہ ہم پر زیورات قوم کے جو بوجھ لاد دیئے گئے تھے انہیں ہم نے ڈال دیا اور اسی طرح سامری نے بھی ڈال دیے۔'' (طٰہٰ:۸۷)

''پھر اس نے لوگوں کے لیے ایک بچھڑا نکال کھڑا کیا یعنی بچھڑے کا بت، جس کی گائے کی سی آواز بھی تھی پھر کہنے لگے کہ یہی تمہارا بھی معبود ہے اور موسیٰ کا بھی لیکن موسیٰ بھول گیا ہے۔'' (طٰہٰ:۸۸)

''کیا یہ گمراہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہ تو ان کی بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا اور نہ ان کے کسی برے بھلے کا اختیار رکھتا ہے۔'' (طٰہٰ:۸۹)

''اور ہارون (علیہ السلام) نے اس سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا تھا اے میری قوم والو! اس بچھڑے سے تو صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے، تمہارا حقیقی پروردگار تو اللہ رحمٰن ہی ہے، پس تم سب میری تابعداری کرو اور میری بات مانتے چلے جاؤ۔'' (طٰہٰ:۹۰)

''انہوں نے جواب دیا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کی واپسی تک تو ہم اسی کے مجاور بنے بیٹھے رہیں گے۔'' (طٰہٰ:۹۱)

''موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے اے ہارون! انہیں گمراہ ہوتا ہوا دیکھتے ہوئے تجھے کس چیز نے روکا تھا۔'' (طٰہٰ:۹۲)

''کہ تو میرے پیچھے نہ آیا، کیا تو بھی میرے فرمان کا نافرمان بن بیٹھا۔'' (طٰہٰ:۹۳)

''ہارون (علیہ السلام) نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ اور سر کے بال نہ کھینچ، مجھے تو صرف یہ خیال دامن گیر ہوا کہ کہیں آپ یہ (نہ) فرمائیں کہ تو نے بنی

اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔'' (طٰہٰ:۹۴)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے پوچھا سامری تیرا کیا معاملہ ہے۔'' (طٰہٰ:۹۵)

''اس نے جواب دیا کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی جو انہیں دکھائی نہیں دی، تو میں نے فرستادۂ الٰہی کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر لی اسے اس میں ڈال دیا اسی طرح میرے دل نے یہ بات میرے لیے بھلی بنا دی۔'' (طٰہٰ:۹۶)

''کہا اچھا جا دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے نہ چھونا اور ایک اور بھی وعدہ تیرے ساتھ ہے جو تجھ سے ہرگز نہ ٹلے گا، اور اب تو اپنے اس معبود کو بھی دیکھ لینا جس کا اعتکاف کیے ہوئے تھا کہ ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ ریزہ اڑا دیں گے۔'' (طٰہٰ:۹۷)

''اصل بات یہی ہے کہ تم سب کا معبود برحق صرف اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں۔ اس کا علم تمام چیزوں پر حاوی ہے۔'' (طٰہٰ:۹۸)

''اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی وارداتیں بیان فرما رہے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے نصیحت عطا فرما چکے ہیں۔'' (طٰہٰ:۹۹)

''اس سے جو منہ پھیر لے گا وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہوگا۔''

(طٰہٰ:۱۰۰)

''یہ بالکل سچ ہے کہ ہم نے موسیٰ وہارون کو فیصلے کرنے والی نورانی اور پرہیزگاروں کے لیے وعظ ونصیحت والی کتاب عطا فرمائی۔'' (الانبیاء:۴۸)

''اور جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا۔''

(الشعراء:۱۰)

''قوم فرعون کے پاس، کیا وہ پرہیزگاری نہ کریں گے۔'' (الشعراء:۱۱)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میرے پروردگار! مجھے تو خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا نہ دیں۔''

(الشعراء:۱۲)

''اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے میری زبان چل نہیں رہی پس تو ہارون کی طرف بھی (وحی)

بھیج۔'' (الشعراء:۱۳)

''اور ان کا مجھ پر میرے ایک قصور کا (دعویٰ) بھی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں۔'' (الشعراء:۱۴)

''جناب باری نے فرمایا: ہرگز ایسا نہ ہوگا، تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم خود سننے والے تمہارے ساتھ ہیں۔'' (الشعراء:۱۵)

''تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ بلاشبہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں۔''

(الشعراء:۱۶)

''کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کردے۔'' (الشعراء:۱۷)

''فرعون نے کہا کیا ہم نے تجھے تیرے بچپن کے زمانہ میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا؟ اور تو نے اپنی عمر کے بہت سے سال ہم میں نہیں گذارے؟'' (الشعراء:۱۸)

''پھر تو اپنا وہ کام کر گیا جو کر گیا اور تو ناشکروں میں ہے۔'' (الشعراء:۱۹)

''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ میں نے اس کام کو اس وقت کیا تھا جبکہ میں راہ بھولے ہوئے لوگوں میں سے تھا۔'' (الشعراء:۲۰)

''پھر تم سے خوف کھا کر میں تم میں سے بھاگ گیا، پھر مجھے میرے رب نے حکم و علم عطا فرمایا اور مجھے اپنے پیغمبروں میں سے کر دیا۔'' (الشعراء:۲۱)

''مجھ پر تیرا کیا یہی وہ احسان ہے؟ جسے تو جتا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔'' (الشعراء:۲۲)

''فرعون نے کہا رب العالمین کیا (چیز) ہے۔'' (الشعراء:۲۳)

''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔'' (الشعراء:۲۴)

''فرعون نے اپنے اردگرد والوں سے کہا کہ کیا تم سن نہیں رہے؟'' (الشعراء:۲۵)

''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا وہ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار

ہے۔'' (الشعراء:۲٦)

''فرعون نے کہا (لوگو!) تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔''
(الشعراء:۲۷)

''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: وہی مشرق و مغرب کا اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے، اگر تم عقل رکھتے ہو۔'' (الشعراء:۲۸)

''فرعون کہنے لگا سن لے! اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قیدیوں میں ڈال دوں گا۔'' (الشعراء:۲۹)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی کھلی چیز لے آؤں؟ (الشعراء:۳۰)

''فرعون نے کہا اگر تو سچوں میں سے ہے تو اسے پیش کر۔'' (الشعراء:۳۱)

''آپ نے (اسی وقت) اپنی لاٹھی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا (زبردست) اژدھا بن گئی۔''
(الشعراء:۳۲)

''اور اپنا ہاتھ کھینچ نکالا تو وہ بھی اسی وقت ہر دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر آنے لگا۔''
(الشعراء:۳۳)

''فرعون اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہنے لگا بھئی یہ تو کوئی بڑا دانا جادوگر ہے۔''
(الشعراء:۳۴)

''یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری سر زمین سے ہی نکال دے، بتاؤ اب تم کیا حکم دیتے ہو۔'' (الشعراء:۳۵)

''ان سب نے کہا آپ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے۔'' (الشعراء:۳٦)

''جو آپ کے پاس ذی علم جادوگروں کو لے آئیں۔'' (الشعراء:۳۷)

''پھر ایک مقرر دن کے وعدے پر تمام جادوگر جمع کیے گئے۔ (الشعراء:۳۸)

''اور عام لوگوں سے بھی کہہ دیا گیا کہ تم بھی مجمع میں حاضر ہو جاؤ گے؟'' (الشعراء:۳۹)

''تاکہ اگر جادوگر غالب آجائیں تو ہم ان ہی کی پیروی کریں۔'' (الشعراء:۴۰)
''جادوگر آکر فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟
(الشعراء:۴۱)
''فرعون نے کہاہاں! (بڑی خوشی سے) بلکہ ایسی صورت میں تم میرے خاص درباری بن جاؤ گے۔'' (الشعراء:۴۲)
''(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈال دو۔''
(الشعراء:۴۳)
''انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے عزت فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے۔'' (الشعراء:۴۴)
''اب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی لاٹھی میدان میں ڈال دی جس نے اسی وقت ان کے جھوٹ موٹ کے کرتب کو نگلنا شروع کر دیا۔'' (الشعراء:۴۵)
''یہ دیکھتے ہی جادوگر بے اختیار سجدے میں گر گئے۔'' (الشعراء:۴۶)
''اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم تو اللہ رب العالمین پر ایمان لائے۔'' (الشعراء:۴۷)
''یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون کے رب پر۔'' (الشعراء:۴۸)
''فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔''
(الشعراء:۴۹)
''انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں، ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہی ہیں۔''
(الشعراء:۵۰)
''اس بنا پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان والے بنے ہیں ہمیں امید پڑتی ہے کہ ہمارا رب ہماری سب خطائیں معاف فرما دے گا۔'' (الشعراء:۵۱)

''اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے چل تم سب پیچھا کیے جاؤ گے۔'' (الشعراء:۵۲)

''فرعون نے شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیا۔'' (الشعراء:۵۳)

''کہ یقیناً یہ گروہ بہت ہی کم تعداد میں ہے۔'' (الشعراء:۵۴)

''اور اس پر یہ ہمیں سخت غضبناک کر رہے ہیں۔'' (الشعراء:۵۵)

''اور یقیناً ہم بڑی جماعت ہیں ان سے چوکنا رہنے والے۔'' (الشعراء:۵۶)

''بالآخر ہم نے انہیں باغات سے اور چشموں سے۔'' (الشعراء:۵۷)

''اور خزانوں سے اور اچھے اچھے مقامات سے نکال باہر کیا۔'' (الشعراء:۵۸)

''اسی طرح ہوا اور ہم نے ان (تمام) چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو بنا دیا۔'' (الشعراء:۵۹)

''پس فرعونی سورج نکلتے ہی ان کے تعاقب میں نکلے۔'' (الشعراء:۶۰)

''پس جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا، تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا، ہم تو یقیناً پکڑ لیے گئے۔'' (الشعراء:۶۱)

''موسیٰ نے کہا، ہرگز نہیں، یقین مانو! میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔'' (الشعراء:۶۲)

''ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مار، پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے پہاڑ کو ہوگیا۔'' (الشعراء:۶۳)

''اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا۔'' (الشعراء:۶۴)

''اور موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دے دی۔'' (الشعراء:۶۵)

''پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا۔'' (الشعراء:۶۶)

''یقیناً اس میں بڑی عبرت ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان والے نہیں۔'' (الشعراء:۶۷)

''اور بیشک آپ کا رب بڑا ہی غالب و مہربان ہے۔'' (الشعراء:۶۸)

''(یاد ہوگا) جبکہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی

ہے، میں وہاں سے یا تو کوئی خبر لے کر یا آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارا لے کر ابھی تمہارے پاس آجاؤں گا تاکہ تم سینک تاپ کرلو۔'' (النمل:۷)

''جب وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو اس آگ میں ہے اور برکت دیا گیا ہے وہ جو اس کے آس پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔'' (النمل:۸)

''موسیٰ! سن بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں غالب باحکمت۔ (النمل:۹)

''تو اپنی لاٹھی ڈال دے، موسیٰ نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا، اے موسیٰ! خوف نہ کھا، میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔'' (النمل:۱۰)

''لیکن جو لوگ ظلم کریں پھر اس کے عوض نیکی کریں اس برائی کے پیچھے تو میں بھی بخشنے والا مہربان ہوں۔'' (النمل:۱۱)

''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال، وہ سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے، تو نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا، یقیناً وہ بدکاروں کا گروہ ہے۔'' (النمل:۱۲)

''پس جب ان کے پاس آنکھیں کھول دینے والے ہمارے معجزے پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔'' (النمل:۱۳)

''انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر۔ پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرداز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔'' (النمل:۱۴)

''ہم آپ کے سامنے موسیٰ اور فرعون کا صحیح واقعہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔'' (القصص:۳)

''یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔'' (القصص:۴)

''پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا تھا

اور ہم انہیں کو پیشوا اور (زمین) کا وارث بنائیں۔'' (القصص:۵)

''اور یہ بھی کہ ہم انہیں زمین میں قدرت و اختیار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔'' (القصص:٦)

''ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہ اور جب تجھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہو تو اسے دریا مین بہا دینا اور کوئی ڈر خوف یا رنج غم نہ کرنا ہم یقیناً اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے اپنے پیغمبروں میں بنانے والے ہیں۔'' (القصص:۷)

''آخر فرعون کے لوگوں نے اس بچے کو اٹھالیا آخر کار یہی بچہ ان کا دشمن ہوا اور ان کے رنج کا باعث بنا کچھ شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تھے ہی خطار کا۔'' (القصص:۸)

''اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو، بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا ہی بیٹا بنالیں اور یہ لوگ شعور ہی نہ رکھتے تھے۔'' (القصص:۹)

''موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہوگیا قریب تھیں کہ اس واقعہ کو بالکل ظاہر کر دیتیں اگر ہم ان کے دل کو ڈھارس نہ دے دیتے یہ اس لیے کہ وہ یقین کرنے والوں میں رہے۔'' (القصص:۱۰)

''موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اس کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے جا، تو وہ اسے دور ہی دور سے دیکھتی رہی اور فرعونیوں کو اس کا علم بھی نہ ہوا۔'' (القصص:۱۱)

''ان کے پہنچنے سے پہلے ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر دائیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا۔ یہ کہنے لگی کہ کیا میں تمہیں ایسا گھرانا بتاؤں جو اس بچہ کی تمہارے لیے پرورش کرے اور ہوں بھی وہ اس بچے کے خیر خواہ۔'' (القصص:۱۲)

''پس ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف واپس پہنچایا، تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ خاطر نہ ہو اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

(القصص:۱۳)

''اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور پورے توانا ہو گئے ہم نے انہیں حکمت وعلم عطا فرمایا، نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' (القصص:١٤)

''اور موسیٰ (علیہ السلام) ایک ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے۔ یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا، یہ ایک تو اس کے رفیقوں میں سے تھا اور یہ دوسرا اس کے دشمنوں میں سے، اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی، جس پر موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کے مکا مارا جس سے وہ مر گیا موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے، یقیناً شیطان دشمن اور کھلے طور پر بہکانے والا ہے۔'' (القصص:١٥)

''پھر دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما دے، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، وہ بخشش اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔'' (القصص:١٦)

''کہنے لگے اے میرے رب! جیسے تو نے مجھ پر یہ کرم فرمایا میں بھی اب ہرگز کسی گنہگار کا مددگار نہ بنوں گا۔'' (القصص:١٧)

''صبح ہی صبح ڈرتے اندیشہ کی حالت میں خبریں لینے کو شہر میں گئے کہ اچانک وہی شخص جس نے کل ان سے مدد طلب کی تھی ان سے فریاد کر رہا ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے کہا کہ اس میں شک نہیں تو تو صریح بے راہ ہے۔ (القصص:١٨)

''پھر جب اپنے اور اس کے دشمن کو پکڑنا چاہا وہ فریادی کہنے لگا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کیا جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا ہے مجھے بھی مار ڈالنا چاہتا ہے، تو تو ملک میں ظالم و سرکش ہونا ہی چاہتا ہے اور تیرا یہ ارادہ ہی نہیں کہ ملاپ کرنے والوں میں سے ہو۔'' (القصص:١٩)

''شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے موسیٰ! یہاں کے سردار تیرے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، پس تو بہت جلد چلا جا مجھے اپنا خیر خواہ مان۔'' (القصص:٢٠)

''پس موسیٰ (علیہ السلام) وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے، کہنے لگے اے پروردگار! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے۔'' (القصص:٢١)

''اور جب مدیان کی طرف متوجہ ہوئے تو کہنے لگے مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ

لے چلے گا۔" (القصص:۲۲)

"مدیان کے پانی پر جب آپ پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت وہاں پانی پلا رہی ہے اور دو عورتیں الگ کھڑی اپنے (جانوروں کو) روکتی ہوئی دکھائی دیں، پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے، وہ بولیں کہ جب تک یہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں اور ہمارے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔" (القصص:۲۳)

"پس آپ نے خود ان جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف ہٹ آئے اور کہنے لگے اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔" (القصص:۲۴)

"اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی کہنے لگی کہ میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے (جانوروں) کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں، جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا رتو وہ کہنے لگے اب نہ ڈر تو نے ظالم قوم سے نجات پائی۔" (القصص:۲۵)

"ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا جی! آپ انہیں مزدوری پر رکھ لیجئے کیونکہ جنہیں آپ اجرت پر رکھیں ان میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو۔" (القصص:۲۶)

"اس بزرگ نے کہا میں اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں اس (مہر پر) کہ آپ آٹھ سال تک میرا کام کاج کریں۔ ہاں اگر آپ دس سال پورے کریں تو یہ آپ کی طرف سے بطور احسان کے ہے میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی مشقت میں ڈالوں اللہ کو منظور ہے تو آگے چل کر آپ مجھے بھلا آدمی پائیں گے۔"

(القصص:۲۷)

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا، خیر تو یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہوگئی، میں ان دونوں مدتوں میں سے جسے پورا کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو، ہم یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ (گواہ اور) کارساز ہے۔" (القصص:۲۸)

"جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور

کی طرف آگ دیکھی، اپنی بیوی سے کہنے لگے ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے بہت ممکن ہے کہ میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تاکہ تم سینک لو۔'' (القصص:۲۹)

''پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان کے دائیں کنارے کے درخت میں سے آواز دیئے گئے کہ اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا پروردگار۔'' (القصص:۳۰)

''اور یہ (بھی آواز آئی) کہ اپنی لاٹھی ڈال دے۔ پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح پھن پھنا رہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر رخ بھی نہ کیا، ہم نے کہا اے موسیٰ! آگے آ ڈر مت، یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے۔'' (القصص:۳۱)

''اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی قسم کے روگ کے چمکتا ہوا نکلے گا بالکل سفید اور خوف سے (بچنے کے لیے) اپنے بازو اپنی طرف ملا لے، پس یہ دونوں معجزے تیرے لیے تیرے رب کی طرف سے ہیں فرعون اور اس کی جماعت کی طرف، یقیناً وہ سب کے سب بے حکم اور نافرمان لوگ ہیں۔'' (القصص:۳۲)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا پروردگار! میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا۔ اب مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے بھی قتل کر ڈالیں۔'' (القصص:۳۳)

''اور میرا بھائی ہارون (علیہ السلام) مجھ سے بہت زیادہ فصیح زبان والا ہے تو اسے بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ وہ مجھے سچا مانے، مجھے تو خوف ہے کہ وہ سب مجھے جھٹلا دیں گے۔'' (القصص:۳۴)

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تیرے بھائی کے ساتھ تیرا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے فرعونی تم تک پہنچ ہی نہ سکیں گے، بسبب ہماری نشانیوں کے، تم دونوں اور تمہاری تابعداری کرنے والے ہی غالب رہیں گے۔'' (القصص:۳۵)

''پس جب ان کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے دیئے ہوئے کھلے معجزے لے کر پہنچے تو وہ کہنے لگے۔ یہ تو صرف گھڑا گھڑایا جادو ہے ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں کبھی یہ نہیں سنا۔'' (القصص:۳۶)

''حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے میرا رب تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو اس کے پاس کی ہدایت لے کر آتا ہے اور جس کے لیے آخرت کا (اچھا) انجام ہوتا ہے، یقیناً بے انصافوں کا بھلا نہ ہوگا۔'' (القصص:۳۷)

''فرعون کہنے لگا اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا۔ سن اے ہامان! تو میرے لیے مٹی کو آگ سے پکوا پھر میرے لیے ایک محل تعمیر کر تو میں موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اسے میں تو جھوٹوں میں سے ہی گمان کر رہا ہوں۔'' (القصص:۳۸)

''اس نے اور اس کے لشکروں نے ناحق طریقے پر ملک میں تکبر کیا اور سمجھ لیا کہ وہ ہماری جانب لوٹائے ہی نہ جائیں گے۔'' (القصص:۳۹)

''بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا برد کر دیا اب دیکھ لے کہ ان گنہگاروں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ (القصص:۴۰)

''اور ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیئے کہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں اور روز قیامت مطلق مدد نہ کیے جائیں۔'' (القصص:۴۱)

''اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے اپنی لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔'' (القصص:۴۲)

''اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' (القصص:۴۳)

''اور طور کے مغربی جانب جب کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی، نہ تو تو موجود تھا اور نہ تُو دیکھنے والوں میں سے تھا۔'' (القصص:۴۴)

''لیکن ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں اور نہ تو مدیان کے رہنے والوں میں سے تھا کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتا بلکہ ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے رہے۔'' (القصص:۴۵)

''اور نہ تو طور کی طرف تھا جب کہ ہم نے آواز دی بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا۔ کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔'' (القصص:۴۶)

''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انہیں ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔''

(القصص:۴۷)

''پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ پہنچا تو کہتے ہیں کہ وہ کیوں نہیں دیا گیا جیسے دیئے گئے تھے موسیٰ (علیہ السلام) اچھا تو کیا موسیٰ (علیہ السلام) کو جو کچھ دیا گیا تھا اس کے ساتھ لوگوں نے کفر نہیں کیا تھا، صاف کہا تھا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور ہم تو ان سب کے منکر ہیں۔'' (القصص:۴۸)

''کہہ دے کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اسی کی پیروی کروں گا۔'' (القصص:۴۹)

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تو (موسیٰ علیہ السلام نے جا کر) کہا کہ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔''

(الزخرف:۴۶)

''جب وہ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے تو وہ بے ساختہ ان پر ہنسنے لگے۔''

(الزخرف:۴۷)

''اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے تھے وہ دوسری سے بڑھی چڑھی ہوتی تھی اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تا کہ وہ باز آ جائیں۔'' (الزخرف:۴۸)

''اور انہوں نے کہا اے جادوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے اس کی دعا کر جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کر رکھا ہے، یقین مان کہ ہم راہ پر لگ جائیں گے۔'' (الزخرف:۴۹)

''پھر جب ہم نے وہ عذاب ان سے ہٹالیا انہوں نے اسی وقت اپنا قول وقرار توڑ دیا۔''

(الزخرف:۵۰)

''اور فرعون نے اپنی قوم میں مناوی کرائی اور کہا اے میری قوم! کیا مصر کا ملک میرا نہیں؟ اور میرے (محلوں کے) نیچے یہ نہریں بہہ رہی ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں؟ (الزخرف:۵۱)

''بلکہ میں بہتر ہوں بہ نسبت اس کے جو بے توقیر ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا۔''

(الزخرف:۵۲)

''اچھا اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں آپڑے یا اس کے ساتھ پرا باندھ کر فرشتے ہی آجاتے۔'' (الزخرف:۵۳)

''اس نے اپنی قوم کو بہلایا پھسلایا اور انہوں نے اسی کی مان لی، یقیناً یہ سارے ہی نافرمان لوگ تھے۔'' (الزخرف:۵۴)

''پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور سب کو ڈبو دیا۔''

(الزخرف:۵۵)

''پس ہم نے انہیں گیا گزرا کر دیا اور پچھلوں کے لیے مثال بنادی۔'' (الزخرف:۵۶)

''یقیناً ان سے پہلے ہم قوم فرعون کو (بھی) آزما چکے ہیں جس کے پاس (اللہ کا) باعزت رسول آیا۔'' (الدخان:۱۷)

''کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو، یقین مانو کہ میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔'' (الدخان:۱۸)

''اور تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔''

(الدخان:۱۹)

''اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تم مجھے سنگسار کردو۔''

(الدخان:۲۰)

''اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو۔'' (الدخان:۲۱)

''پھر انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ سب گنہگار ہیں۔'' (الدخان:۲۲)

''(ہم نے کہہ دیا) کہ راتوں رات تو میرے بندوں کو لے کر نکل، یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔'' (الدخان:۲۳)

''تو دریا کو ساکن چھوڑ کر چلا جا بلا شبہ یہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔'' (الدخان:۲۴)

''وہ بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔'' (الدخان:۲۵)

''اور کھیتیاں اور راحت بخش ٹھکانے۔'' (الدخان:۲۶)

''اور وہ آرام کی چیزیں جن میں عیش کر رہے تھے۔'' (الدخان:۲۷)

''اسی طرح ہو گیا اور ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔'' (الدخان:۲۸)

''وان پر نہ تو آسمان وزمین روئے اور نہ انہیں مہلت ملی۔'' (الدخان:۲۹)

''اور بے شک ہم نے (ہی) بنی اسرائیل کو (سخت) رسوا کن سزا سے نجات دی۔''
(الدخان:۳۰)

''(جو) فرعون کی طرف سے (ہو رہی) تھی۔ فی والواقع وہ سرکش اور حد سے گزر جانے والوں میں سے تھا۔'' (الدخان:۳۱)

''اور ہم نے دانستہ طور پر بنی اسرائیل کو دنیا جہان والوں پر فوقیت دی۔'' (الدخان:۳۲)

''اور ہم نے انہیں ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح آزمائش تھی۔'' (الدخان:۳۳)

''یہ لوگ تو یہی کہتے ہیں۔'' (الدخان:۳۴)

''کہ (آخری چیز) یہی ہمارا پہلی بار (دنیا سے) مر جانا ہے اور ہم دوبارہ اٹھائے نہیں جائیں گے۔'' (الدخان:۳۵)

''اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔'' (التحریم:۱۱)

''اور داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو یاد کیجئے جبکہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے

کہ کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو اس میں چر چگ گئی تھیں، اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے۔'' (الانبیاء:۷۸)

''ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ ہاں ہر ایک کو ہم نے حکم وعلم دے رکھا تھا اور داود کے تابع ہم نے پہاڑ کر دیئے تھے جو تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی۔ ہم کرنے والے ہی تھے۔'' (الانبیاء:۷۹)

''اور ہم نے اسے تمہارے لیے لباس بنانے کی کاریگری سکھائی تاکہ لڑائی کے ضرر سے تمہارا بچاؤ ہو۔ کیا تم شکر گزار بنو گے؟'' (الانبیاء:۸۰)

''اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا، اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔'' (سباء:۱۰)

''کہ تو پوری پوری زرہیں بنا اور جوڑوں میں اندازہ رکھ تم سب نیک کام کیا کرو۔ (یقین مانو) کہ میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔'' (سباء:۱۱)

''آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داود (علیہ السلام) کو یاد کریں جو بڑی قوت والا تھا، یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔'' (ص:۱۷)

''ہم نے پہاڑوں کو اس کے تابع کر رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شام کو اور صبح کو تسبیح خوانی کریں۔'' (ص:۱۸)

''اور پرندوں کو بھی جمع ہو کر سب کے سب اس کے زیر فرمان رہتے۔'' (ص:۱۹)

''اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور اسے حکمت دی تھی اور بات کا فیصلہ کرنا۔'' (ص:۲۰)

''اور کیا تجھے جھگڑا کرنے والوں کی (بھی) خبر ملی؟ جبکہ وہ دیوار پھاند کر محراب میں آ گئے۔'' (ص:۲۱)

''جب یہ (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کے پاس پہنچے پس یہ ان سے ڈر گئے، انہوں نے کہا خوف نہ کیجئے! ہم دو فریق مقدمہ ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، پس

آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور نا انصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے۔'' (ص:۲۲)

''(سنیے) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے لیکن یہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اپنی یہ ایک بھی مجھ ہی کو دے دے اور مجھ پر بات میں بڑی سختی برتتا ہے۔'' (ص:۲۳)

''آپ نے فرمایا! اس کا اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری ایک دنبی ملا لینے کا سوال بیشک تیرے اوپر ایک ظلم ہے اور اکثر حصہ دار اور شریک (ایسے ہی ہوتے ہیں کہ) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں، سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (حضرت) داؤد (علیہ السلام) سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے، پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور (پوری طرح) رجوع کیا۔''

(ص:۲۴)

''پس ہم نے بھی ان کا وہ (قصور) معاف کر دیا یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور بہت اچھے ٹھکانے والے ہیں۔'' (ص:۲۵)

''اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے اس لیے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔'' (ص:۲۶)

''اور ہم نے داؤد (علیہم السلام) کو زبور عطا فرمائی۔'' (النساء:۱۶۳)

❀❀❀❀

حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ جو اس عورت سے پیدا ہوئے جو پہلے اوریاحتی کی بیوی تھی۔ جس کی پوری کہانی بائبل میں کتاب 2 سموئیل باب 11 تا 13 میں دی گئی ہے۔ (دیکھو صفحہ ۹۹) انجیل متی میں عیسیٰ علیہ السلام کے نسب نامہ میں یہ الفاظ درج ہیں۔

''اور داؤد سے سلیمان اس عورت سے پیدا ہوا جو پہلے اُوریا کی بیوی تھی۔'' (متی صفحہ اول باب ۱)

داؤد علیہ السلام کے بعد سلیمان علیہ السلام اسرائیل کی بادشاہت کے تخت پر بیٹھا۔ اور وہ دریائے فرات سے مصر کی سرحد تک تمام ملک کا بادشاہ تھا اور خدا نے سلیمان علیہ السلام کو حکمت اور سمجھ اور دل کی وسعت بہت عطا کی ہوئی تھی۔ سلیمان علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ فرعون کی بیٹی سے بھی شادی کر لی اور اس کے لیے علیحدہ محل تیار کروایا اس کے علاوہ اس نے خداوند کا گھر یعنی ہیکل بھی تعمیر کروایا جو 7 سال میں بنایا اور دنیا میں سلیمان علیہ السلام بہت بڑا بادشاہ تھا۔

اور بہت بڑا انصاف کرنے والا مشہور تھا۔

وہ خداوند سے محبت رکھتا تھا اور اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے آئین پر چلتا تھا اور اونچی جگہوں پر قربانی کرتا تھا۔

جب وہ ہیکل کی تعمیر کر رہا تھا تو خداوند کا کلام سلیمان پر نازل ہوا کہ یہ گھر جو تو بناتا ہے سو اگر تو میرے آئین پر چلے اور میرے کلموں کو پورا کرے اور میرے فرمانوں کو مان کر ان پر عمل کرے تو میں اپنا وہ قول جو میں نے تیرے باپ داؤد سے کیا تیرے ساتھ قائم رکھوں گا۔

اور میں ہی بنی اسرائیل کے درمیان رہوں گا اور اپنی قوم اسرائیل کو ترک نہ کروں گا۔ بائبل باب 6 آیت 12 اور 13۔

سلیمان علیہ السلام نے اپنے بڑے (سوتیلے) بھائی اونیا کو جو تخت کا دعویدار تھا قتل کر دیا۔ اسی طرح اس نے داؤد کے سپہ سالار یوآب کو بھی قتل کروا دیا۔ (کتاب اسلاطین، باب ۷)

جب ہیکل تعمیر ہو گیا تو سلیمان علیہ السلام نے 22 ہزار بیل اور ایک لاکھ بیس ہزار بھیڑیں قربانی پر چڑھائیں ایک دفعہ خداوند خدائے سلیمان علیہ السلام کو خواب میں انصاف کرنے کی عقلمندی۔ یعنی عاقل اور سمجھنے والا دل عطا کر کے دولت، عزت اور مستحکم بادشاہی بخشی۔ اس پر اس نے ہزاروں جانوروں کی سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں اور اپنے سب ملازموں کی ضیافت کی۔

ایک قصہ بہت مشہور ہوا وہ یہ کہ دو عورتوں میں ایک نومولود بچہ پر تنازع ہو گیا، سلیمان علیہ السلام نے ایک تلوار منگوائی اور حکم دیا کہ بچہ کے دو ٹکڑے کر کے آدھا آدھا دے دیا جائے تو ایک عورت چیخ اٹھی کہ بچہ دوسری عورت کو دے دیا جائے۔ دو ٹکڑے نہ کیے جائیں چنانچہ بچہ اسی عورت کو دے دیا گیا کہ وہی اس کی اصل ماں تھی۔

اس کے دور حکومت میں یمن کی ملکہ سبا بھی اس کی زیارت کو بڑے جلو کے ساتھ یروشلم میں آئی اس کے ساتھ اونٹ تھے جن پر مصالحہ اور بہت سا سونا اور اور بیش بہا جواہر بھرے ہوئے تھے۔ سبا کی ملکہ نے سلیمان کی ساری حکمت، اس کی جاہ وحشمت، دسترخوان خادموں کی حاضر باشی، ان کی پوشاک ونشست ساقیوں اور اس سیڑھی کو جو خداوند کے گھر کو جاتی تھی۔ دیکھا تو اس کے ہوش اڑ گئے سلیمان علیہ السلام نے بھی اس کو بیش قیمت تحفے عنایت کر کے اسے شان کے ساتھ رخصت کیا۔

سلیمان علیہ السلام کے تمام برتن سونے کے تھے۔

سلیمان علیہ السلام بادشاہ دولت اور حکمت میں زمین کے سب بادشاہوں میں سبقت

لے گیا اور اس کے پاس 1400 رتھ اور 12 ہزار سوار تھے بائبل کے بیان کے مطابق اس کے پاس 700 شہزادیاں اس کی بیویاں اور 300 حرمیں تھیں۔ (اسلاطین، باب ۱۱، آیت ۳)

دوبار اُن کو خدا بھی دکھائی دیا لیکن جب وہ بوڑھا ہوگیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر دیا۔ اور اس طرح اس نے خداوند کے آگے بدی کی۔ اس لیے خداوند اس سے ناراض ہوا کیونکہ اس کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھر گیا تھا۔ (کتاب اسلاطین، باب ۱۱، آیت ۹)

سو خداوند نے اس کی سلطنت اس کے اور اس کے بیٹے سے چھین لینے کا فیصلہ کیا۔ اس نے 40 سال تک اسرائیل پر حکومت کی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا رجعام تخت پر بیٹھا۔

بائبل میں کسی جگہ بھی یہ ذکر نہیں کہ پہاڑ ہوا اور جنات داؤد یا سلیمان کے تابع کر دیئے گئے تھے اور کہ وہ جانوروں (پرندوں) کی بولیاں بھی جانتے تھے۔

سلیمان کی موت کے بارے میں گھن کے کیڑے کا بھی کوئی ذکر نہیں۔ نہ یہ ذکر ہے کہ کوئی جن ملکہ سبا کا تخت سلیمان کے پاس یروشلم میں لے آیا تھا۔ اور چیونٹیوں کی کہانی کا بھی کوئی ذکر نہیں۔ جس کا ذکر قرآن کی سورۃ النمل ۲۷ کی آیت نمبر ۱۸ اور ۱۹ میں ہے جو یہ ہے کہ ایک دفعہ سلیمان کا لشکر کوچ کی تیاریاں کر رہا تھا تو ایک چیونٹی نے زور سے پکار کر دوسری چیونٹیوں کو کہا کہ خبردار اپنی اپنی بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان کا لشکر تمہیں بے خبری میں کچل ڈالے یہ سن کر سلیمان ہنس پڑا۔ اور نہ ہُد ہُد کے قصے کا ذکر ہے جو قرآن کی سورۃ النمل ۲۷ میں دیا گیا ہے۔

❁❁❁❁

قرآن کا بیان بابت حضرت سلیمان علیہ السلام

''ہم نے تند و تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا جو اس کے فرمان کے مطابق اس زمین کی طرف چلتی تھی جہاں ہم نے برکت دے رکھی تھی اور ہم ہر چیز سے باخبر اور دانا ہیں۔'' (الانبیاء:۸۱)

''اسی طرح سے بہت سے شیاطین بھی ہم نے اس کے تابع کیے تھے جو اس کے فرمان سے غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے ان کے نگہبان ہم ہی تھے۔''

(الانبیاء:۸۲)

''اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا کہ صبح کی منزل اس کی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی اور ہم نے ان کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔ اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنات اس کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔'' (سباء:۱۲)

''جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسّمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں، اے آل داود اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو۔'' (سباء:۱۳)

''اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمان کو علم دے رکھا تھا اور دونوں نے کہا، تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔'' (النمل:۱۵)

''اور داؤد کے وارث سلیمان ہوئے اور کہنے لگے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم سب کچھ میں سے دیئے گئے ہیں۔ بیشک یہ بالکل کھلا ہوا فضل الٰہی ہے۔'' (النمل:۱۶)

''سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور انسان اور پرند میں سے جمع کیے گئے (ہر ہر قسم کی) الگ الگ درجہ بندی کر دی گئی۔'' (النمل:۱۷)

''جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند ڈالے۔''

(النمل:۱۸)

''اس کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔'' (النمل:۱۹)

''آپ نے پرندوں کا جائزہ لیا اور فرمانے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہُد ہُد کو نہیں دیکھتا؟ کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟'' (النمل:۲۰)

''یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا، یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے کوئی صریح دلیل بیان کرے۔'' (النمل:۲۱)

''کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ آ کر اس نے کہا میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں کہ تجھے اس کی خبر ہی نہیں میں سبا کی ایک سچی خبر تیرے پاس لایا ہوں۔'' (النمل:۲۲)

''میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔'' (النمل:۲۳)

''میں نے اسے اور اس کی قوم کو، اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا، شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے۔ پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔'' (النمل:۲۴)

''کہ اسی اللہ کیلئے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔'' (النمل:۲۵)

''اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔'' (النمل:۲۶)

''سلیمان نے کہا، اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے۔'' (النمل:۲۷)

''میرے اس خط کو لے جا کر انہیں دے دے پھر ان کے پاس سے ہٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔'' (النمل:۲۸)

''وہ کہنے لگی اے سردارو! میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے۔'' (النمل:۲۹)

''جو سلیمان کی طرف سے ہے اور جو بخشش کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے شروع ہے۔'' (النمل:۳۰)

''یہ کہ تم میرے سامنے سرکشی نہ کرو اور مسلمان بن کر میرے پاس آ جاؤ۔'' (النمل:۳۱)

''اس نے کہا اے میرے سردارو! تم میرے اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی امر کا قطعی فیصلہ جب تک تمہاری موجودگی اور رائے نہ ہو نہیں کیا کرتی۔'' (النمل:۳۲)

''ان سب نے جواب دیا کہ ہم طاقت اور قوت والے سخت لڑنے بھڑنے والے ہیں۔ آگے آپ کو اختیار ہے آپ خود ہی سوچ لیجئے کہ ہمیں آپ کیا کچھ حکم فرماتی ہیں۔'' (النمل:۳۳)

''اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں گھستے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔'' (النمل:۳۴)

''میں انہیں ایک ہدیہ بھیجنے والی ہوں، پھر دیکھ لوں گی کہ قاصد کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں۔'' (النمل:۳۵)

''پس جب قاصد حضرت سلیمان کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کیا تم مال سے مجھے مدد دینا چاہتے ہو؟ مجھے تو میرے رب نے اس سے بہت بہتر دے رکھا ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے پس تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔'' (النمل:۳۶)

''جا ان کی طرف واپس لوٹ جا، ہم ان (کے مقابلہ) پر وہ لشکر لائیں گے جن کے سامنے لڑنے کی ان میں طاقت نہیں اور ہم انہیں زلیل وپست کر کے وہاں سے نکال باہر کریں گے۔'' (النمل:۳۷)

''آپ نے فرمایا اے سردارو! تم میں سے کوئی ہے جو ان کے مسلمان ہو کر پہنچنے سے پہلے ہی اس کا تخت مجھے لا دے۔'' (النمل:۳۸)

''ایک قوی ہیکل جن کہنے لگا آپ اپنی اس مجلس سے اٹھیں اس سے پہلے ہی پہلے میں اسے آپ کے پاس لا دیتا ہوں، یقین مانیے کہ میں اس پر قادر ہوں اور ہوں بھی امانت دار۔'' (النمل:۳۹)

''جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پرواہ اور بزرگ) غنی اور کریم ہے۔'' (النمل:۴۰)

''حکم دیا کہ اس کے تخت میں کچھ پھیر بدل کر دو تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ راہ پا لیتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو راہ نہیں پاتے۔'' (النمل:۴۱)

''پھر جب وہ آ گئی تو اس سے کہا (دریافت کیا) گیا کہ ایسا ہی تیرا (بھی) تخت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ گویا وہی ہے، ہمیں اس سے پہلے ہی علم دیا گیا تھا اور ہم مسلمان تھے۔'' (النمل:۴۲)

''اسے انہوں نے روک رکھا تھا جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتی رہی تھیں، یقیناً وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔'' (النمل:۴۳)

''اس سے کہا گیا کہ محل میں چلی چلو، جسے دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ یہ حوض ہے اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں فرمایا یہ تو شیشے سے منڈھی ہوئی عمارت ہے کہنے لگی میرے پروردگار! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی مطیع اور فرمانبردار بنتی ہوں۔'' (النمل:۴۴)

''اور ہم نے داؤد کو سلیمان (نامی فرزند) عطا کر دیا جو بڑا اچھا بندہ تھا اور بے حد رجوع کرنے والا تھا۔'' (ص:۳۰)

''جب ان کے سامنے شام کے وقت تیز رو خاصے گھوڑے پیش کیے گئے۔'' (ص:۳۱)

''تو کہنے لگے میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر ان گھوڑوں کی محبت کو ترجیح دی، یہاں تک کہ (آفتاب) چھپ گیا۔'' (ص:۳۲)

''ان (گھوڑوں) کو دوبارہ میرے سامنے لاؤ! پھر تو پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔'' (ص:۳۳)

''اور ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا پھر اس نے رجوع کیا۔'' (ص:۳۴)

''کہا کہ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے سوا کسی (شخص) کے لائق نہ ہو، تو بڑا ہی دینے والا ہے۔'' (ص:۳۵)

''پس ہم نے ہوا کو ان کے ماتحت کر دیا وہ آپ کے حکم سے جہاں آپ چاہتے نرمی سے پہنچا دیا کرتی تھی۔'' (ص:۳۶)

''اور (طاقت ور) جنات کو بھی (ان کے ماتحت کر دیا) ہر عمارت بنانے والے کو اور غوطہ خور کو۔'' (ص:۳۷)

''اور دوسرے جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے۔'' (ص:۳۸)

''پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب (سلیمان گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔'' (سباء:۱۴)

''قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔

یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔'' (سباء:۱۵)

''لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔'' (سباء:۱۶)

''ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا۔ ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں۔'' (سباء:۱۷)

حضرت ایوب علیہ السلام

ایوب علیہ السلام ایک نیک پارسا، راست باز، خدا سے ڈرنے والا اور بدی سے دور رہنے والا شخص تھا۔ اس کے سات بیٹے، تین لڑکیاں تھیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں چوپائے، گائے، بیل اور بھیڑ بکریاں تھیں اور بہت سے نوکر چاکر تھے۔

ایک دن شیطان خدا کے پاس آیا تو خداوند نے اس سے پوچھا کہ ہمارے بندے ایوب کا کیا حال ہے۔ جو بہت راست باز، کامل، خدا کا ذکر کرنے والا اور برائی سے دور رہنے والا شخص ہے۔ شیطان نے جواب دیا کہ وہ ایسے ہی راست باز، کامل اور خدا سے ڈرنے والا نہیں تُو ذرا اپنا ہاتھ سخت کر دے تو پھر دیکھ کہ آیا پھر بھی وہ خدا سے ڈرنے والا اور راست باز رہتا ہے۔

اس پر خدا نے شیطان کو اختیار دے دیا کہ تو جو مرضی کر لے صرف اس کو ہاتھ نہ لگانا۔ وغیرہ تب شیطان خدا کے سامنے سے چلا گیا پھر شیطان کی کارروائی سے ایوب کے سات بیٹے مر گئے۔ بیٹیاں بھی اور وہ سب چوپائے، بیل، اونٹ، گھوڑے، گدھے، بھیڑ بکریاں، چوری ہو گئے۔ سب یا مر کر ختم ہو گئے۔ اور ایوب کے پاس کچھ نہ رہ گیا۔ یہ سب شیطان کی کارروائی تھی۔ اس کے باوجود ایوب خدا کا تابعدار فرمانبردار رہا۔ اس نے نہ کوئی گناہ کیا اور نہ خدا پر کوئی عیب لگایا۔

شیطان دوبارہ ملاقات کے لیے خدا کے پاس آیا۔ خدا نے کہا کہ ایوب ابھی تک اپنی راستی پر قائم ہے۔ شیطان نے جواب دیا کھال کے بدلے کھال بلکہ انسان اپنا سارا مال جان کے بدلے دے ڈالے گا۔ اب فقط اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کی ہڈی اور اس کے گوشت کو چھوڑ دے۔ تو وہ تیرے منہ پر تیری تکفیر کرے گا۔ خداوند نے کہا دیکھ وہ تیرے اختیار میں ہے۔ فقط اس کی جان محفوظ رہے۔ تب شیطان چلا گیا۔ اور ایوب کو تلوے سے چاند تک دردناک پھوڑوں سے دکھ دیا اور وہ اپنے کو کھجانے کے لیے ایک ٹھیکرا لے کر راکھ پر بیٹھ گیا لیکن وہ خدا کی فرمانبرداری، ڈر اور راست بازی میں کوئی فرق آنے نہ دیا اور نہ کوئی بدی اور گناہ کے بارے میں کچھ سوچا۔

تو خدا نے اسے معاف کر دیا۔ حالانکہ اس نے کوئی گناہ اور نہ کوئی قصور کیا تھا۔ صرف شیطان کی کارروائی سے ایسا ہوا۔ خدا نے اس کو پھر سات بیٹے دیئے۔ اور پہلے سے دو چند مال و دولت یعنی گائے، بیل، اونٹ، گھوڑے، گدھے، بھیڑ بکریاں اور نوکر چاکر دے دیئے۔

ایوب علیہ السلام کس زمانے میں اور کس جگہ یا ملک میں ہوئے اس کا کچھ علم نہیں۔

اب ملاحظہ ہو قرآن کا بیان

''ایوب (علیہ السلام) کی اُس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔'' (الانبیاء:۸۳)

''تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور اسی کو اہل وعیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے تاکہ سچے بندوں کے لیے سبب نصیحت ہو۔'' (الانبیاء:۸۴)

''اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کا (بھی) ذکر کر، جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور دکھ پہنچایا ہے۔'' (ص:۴۱)

''اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے۔ (ص:۴۲)

''اور ہم نے اسے اس کا پورا کنبہ عطا فرمایا بلکہ اتنا ہی اور بھی اسی کے ساتھ اپنی (خاص) رحمت سے، اور عقلمندوں کی نصیحت کے لیے۔'' (ص:۴۳)

''اور اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھا (جھاڑو) لے کر مار دے اور قسم کا خلاف نہ کر سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا، وہ بڑا نیک بندہ تھا اور بڑی ہی رغبت رکھنے والا۔''
(ص:۴۴)

حضرت یونس علیہ السلام

بائیبل میں یوناہ کے نام سے ایک ہی جگہ اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ صفحہ 866 سے 868۔ مختصر قصہ یہ ہے کہ یُونا، (یونس علیہ السلام) کو نبوت عطا کی گئی اور انہیں نینوا شہر کو جو ایک لاکھ سے اوپر کی آبادی رکھتا تھا کو راہ راست پر لانے کی ہدایت کی گئی لیکن وہ ایک اور طرف چلے گئے اور ایک سمندری جہاز میں سوار ہو گئے۔ راستے میں سمندر میں ایک خوفناک طوفان آ گیا، ملاحوں نے یہ جاننے کے لیے کہ کس وجہ سے یہ طوفان آیا اور کس کو سمندر میں پھینک دیا جائے تا کہ طوفان تھم جائے۔ ایک قرعہ اندازی کی۔ قرعہ اندازی میں یونس علیہ السلام کا نام نکل آیا۔ ان کو سمندر میں پھینک دیا گیا، خدا کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا اور طوفان بھی تھم گیا۔ تین دن کے بعد مچھلی نے ان کو ساحل پر اگل دیا۔ وہ صحیح سلامت زندہ باہر آ گئے۔ اور واپس آ کر نینوا شہر کی طرف گئے اور نینوا شہر کے لوگوں کو ڈرایا اور خدا کی طرف سے خبردار کیا، کہ توبہ کرو خدا سے معافی مانگو ورنہ تباہ کر دیئے جاؤ گے۔ چنانچہ نینوا شہر کے لوگوں نے توبہ استغفار کی اور خدا سے معافی مانگی، خداوند نے نینوا شہر کو ایک مدت خاص تک باقی رہنے کی مہلت عطا کی۔ نینوا شہر معلوم نہیں کس ملک اور دنیا کے کون سے حصے میں واقعہ تھا۔ قرآن کے مفسرین کہتے ہیں کہ موجودہ موصل تھا یا اُس کے مقابل میں تھا۔

یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ کون سے زمانے کا واقعہ ہے۔

اب ملاحظہ ہو قرآن کا بیان

''چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا اس کو نافع ہوتا سوائے یونس (علیہ السلام) کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا اور ان کو ایک وقت (خاص) تک کے لیے زندگی سے فائدہ اٹھانے (کا موقع) دیا۔'' (یونس:۹۸)

''مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں ہو گیا۔'' (الانبیاء:۸۷)

''تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔'' (الانبیاء:۸۸)

''اور بلاشبہ یونس (علیہ السلام) نبیوں میں سے تھے۔'' (الصافات:۱۳۹)

''جب بھاگ کر پہنچے بھری کشتی پر۔'' (الصافات:۱۴۰)

''پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گئے۔'' (الصافات:۱۴۱)

''تو پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگ گئے۔''

(الصافات:۱۴۲)

''پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔'' (الصافات:۱۴۳)

''تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔'' (الصافات:۱۴۴)

''پس انہیں ہم نے چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت بیمار تھے۔'' (الصافات:۱۴۵)

''اور ان پر سایہ کرنے والا ایک بیل دار درخت ہم نے اگا دیا۔'' (الصافات:۱۴۶)

''اور ہم نے انہیں ایک لاکھ بلکہ اور زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔'' (الصافات:۱۴۷)

''پس وہ ایمان لائے، اور ہم نے انہیں ایک زمانہ تک عیش وعشرت دی۔'' (الصافات:۱۴۸)

''پس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے (انتظار کر) اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جا جب کہ اس نے

غم کی حالت میں دعا کی۔'' (القلم:۴۸)

''اگر اسے اس کے رب کی نعمت نہ پا لیتی تو یقیناً وہ برے حالوں میں چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔'' (القلم:۴۹)

''اسے اس کے رب نے پھر نوازا اور اسے نیک کاروں میں کر دیا۔'' (القلم:۵۰)

حضرت الیاس علیہ السلام

بائیبل 1 سلاطین و 2 سلاطین

بائیبل میں ان کا ذکر ایلیا، تشبی Eliah Tishbite کے نام سے کیا گیا ہے۔ حضرت سلیمان کے بعد اسرائیلی ریاست دو حصوں میں تقسیم ہوگئی اسرائیل اور یہوداہ اور بنی اسرائیل میں ایک جھوٹے خدا بعل کی پرستش نے جنم لے لیا۔

حضرت الیاس نے اس کے خلاف جدوجہد کی۔ اور بعل کے پجاریوں کو للکارا یہ کہہ کر کہ میرے ساتھ مقابلہ کرلو۔ آپ اپنے معبود کے نام پر ایک بیل کی قربانی کریں اور میں اللہ رب العالمین کے نام پر ایک بیل کی قربانی دیتا ہوں۔ پھر جس کی قربانی خدائی آگ سے بھسم ہو جائے وہ سچا مانا جائے بعل کے پوجاریوں نے یہ چیلنج قبول کیا۔ چنانچہ دونوں قربانیوں میں سے حضرت الیاس کی قربانی کو خدائی آگ نے بھسم کر دیا اس طرح وہ مقابلہ جیت گئے۔ لیکن اس کے باوجود بعل پرستی ختم نہ ہوئی۔

حضرت الیاس نے بعل کے تمام پرستار نبیوں کو قتل کروا دیا۔ اس کے باوجود بنی اسرائیل راہ راست پر نہ آئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی طرح حضرت الیاس کو بھی ایک بگولے میں آسمان پر اٹھا لیا۔ (بائیبل 2 سلاطین باب 2 آیت 11)

اب قرآن کے بیان کا مطالعہ کریں:

''بے شک الیاس (علیہ السلام) بھی پیغمبروں میں سے تھے۔'' (الصافات:۱۲۳)

''جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو؟'' (الصافات:۱۲۴)

''کیا تم بعل (نامی بت) کو پکارتے ہو؟ اور سب سے بہتر خالق کو چھوڑ دیتے ہو؟''

(الصافات:۱۲۵)

''اللہ جو تمہارا اور تمہارے اگلے تمام باپ دادوں کا رب ہے۔'' (الصافات:۱۲۶)

''لیکن قوم نے انہیں جھٹلایا پس وہ ضرور (عذاب میں) حاضر رکھے جائیں گے۔''

(الصافات:۱۲۷)

''سوائے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے۔'' (الصافات:۱۲۸)

''ہم نے (الیاس علیہ السلام) کا ذکر خیر پچھلوں میں بھی باقی رکھا۔'' (الصافات:۱۲۹)

''کہ الیاس پر سلام ہو۔'' (الصافات:۱۳۰)

''ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔'' (الصافات:۱۳۱)

''بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھے۔'' (الصافات:۱۳۲)

حضرت زکریا علیہ السلام

انجیل لوقا (Luke) کے بیان کے مطابق

فلسطین کے ملک، یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانے میں زکریا نام کا ایک کاہن تھا جس کی بیوی کا نام الیشبع Elizabete تھا۔ دونوں بہت نیک پارسا اور راست باز تھے۔ لیکن ان کے اولاد نہ تھی کیونکہ الیشع (الزبتھ) بانجھ تھی اور دونوں عمر رسیدہ تھے۔ ایک دفعہ ان کا نام قرعہ اندازی میں نکلنے کے بعد جب وہ خداوند کے مقدس میں خوشبو ملانے لگے تو فرشتہ جبریل ان کے داہنی طرف کھڑا دکھائی دیا اور اس نے کہا کہ زکریا تمہاری دعا سن لی گئی ہے اور تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہوگا۔ تم اس کا نام یوحنا (یحییٰ) رکھنا۔ وہ خداوند کے مقصود میں بزرگ ہوگا۔ ذکریا نے کہا کہ میں کیسے مانوں کیونکہ میں اور میری بیوی الیسبع عمر رسیدہ ہیں اور وہ بانجھ ہے فرشتہ نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا یہ خداوند کی مرضی ہے اور دیکھ جس دن تک یہ باتیں

واقع نہ ہوئیں تم چپکا رہے گا۔ بول نہ سکے گا۔ان دنوں الیشبع حاملہ ہوئی۔ جب وہ چھٹے مہینہ سے تھی تو جبریل فرشتہ کنواری مریم کے پاس آیا جس کی منگنی داؤد کے خاندان سے ایک شخص یوسف سے ہوئی تھی فرشتہ نے اس سے کہا کہ دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا اس کا نام یسوع (Jesus) رکھنا وہ بزرگ ہوگا اور خدا کا بیٹا کہلائے گا اور خداوندا سے داؤد کا تخت دے گا وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔ مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ میں مرد کونہیں جانتی۔فرشتہ نے کہا کہ روح القدس تم پر نازل ہوگی اور خدا کی قدرت تم پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ مولود مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا۔

انہی دنوں مریم اس شہر گئی، جہاں زکریا رہتے تھے اور وہ زکریا کے گھر گئی۔ اس نے الیشبع کو سلام کیا تو اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا وہ اچھلا انہی دنوں الشبع کے بیٹا پیدا ہوا اس کا نام زکریا نے یوحنا، یحییٰ رکھا۔ اسی دم اس کی زبان کھل گئی اور وہ پہلے کی طرح باتیں کرنے لگ پڑا۔

دراصل زکریا نام کے تین اشخاص ہو گزرے ہیں ایک زکریا بن یہویدع کاہن جس کا ذکر بائیبل کی 14 ویں کتاب 2 تواریخ کے باب 24 میں کیا گیا ہے۔ ان کو ہیکل میں سنگسار کر کے ہلاک کیا گیا جس کے خون کا حوالہ انجیل لوقا باب 11 آیت 51 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اِن الفاظ میں کیا ہے: ''اس زمانہ کے لوگوں سے باز پرس کی جائے گی۔ ہابل کے خون سے لے کر اُس زکریا کے خون تک جو قربان گاہ اور مقدس کے بیچ میں ہلاک ہوا۔''
دوسرا زکریا نبی بن برکیاہ بن عدّو جن کا ذکر بائبل کی 38 ویں کتاب زکریا میں کیا گیا ہے۔
تیسرا حضرت زکریا علیہ السلام جو مریم والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رشتہ دار اور یوحنا (یحییٰ علیہ السلام) کے ولد تھے۔جن کا ذکر انجیل لوقا اور قرآن مجید میں دیا گیا ہے)

اب انجیل لوقا کا بیان پڑھیے:

5۔ یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانہ میں اِبتیاہ کے فریق میں سے زکریاہ نام ایک کاہن تھا اور اس کی بیوی ہارون کی اولاد میں سے تھی اور اس کا نام الیشبع تھا۔

6۔ اور وہ دونوں خدا کے حضور راست باز اور خداوند کے سب احکام وقوانین پر بے عیب چلنے والے تھے۔

7۔ اور ان کے اولاد نہ تھی کیونکہ الیشبع بانجھ تھی اور دونوں عمر رسیدہ تھے۔

8۔ جب وہ خدا کے حضور اپنے فریق کی باری پر کہانت کا کام انجام دیتا تھا تو ایسا ہوا

9۔ کہ کہانت کے دستور کے موافق اس کے نام کا قرعہ نکلا کہ خداوند کے مقدس میں جا کر خوشبو جلائے۔

10۔ اور لوگوں کی ساری جماعت خوشبو جلاتے وقت باہر دعا کر رہی تھی۔

11۔ کہ خداوند کا فرشتہ خوشبو کے مذبح کی داہنی طرف کھڑا ہوا اس کو دکھائی دیا۔

12۔ اور زکریا دیکھ کر گھبرایا اور اس پر دہشت چھا گئی۔

13۔ مگر فرشتہ نے اس سے کہا اے زکریا خوف نہ کر کیونکہ تیری دعا سن لی گئی اور تیرے لیے تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہوگا۔تو اس کا نام یوحنّا رکھنا۔

14۔ اور تجھے خوشی وخرمی ہوگی اور بہت سے لوگ اس کی پیدائش کے سبب سے خوش ہوں گے۔

15۔ کیونکہ وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہوگا اور ہرگز نہ مئے نہ کوئی اور شراب پیئے گا۔

16۔ اور بہت سے بنی اسرائیل کو خداوند کی طرف جو اُن کا خدا ہے پھیرے گا۔

17۔ اور وہ ایلیاہ کی روح اور قوت میں اس کے آگے آگے چلے گا کہ والدوں کے دل اولاد کی طرف اور نافرمانوں کو راست بازوں کی دانائی پر چلنے کی طرف پھیرے اور خداوند کے لیے ایک مستعد قوم تیار کرے۔

18۔ زکریا نے فرشتہ سے کہا میں اس بات کو کس طرح جانوں؟ کیونکہ میں بوڑھا ہوں اور

میری بیوی عمر رسیدہ ہے۔

19۔ فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا میں جبرائیل ہوں جو خدا کے حضور کھڑا رہتا ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجھ سے کلام کروں اور تجھے ان باتوں کی خوشخبری دوں۔

20۔ اور دیکھ جس دن تک یہ باتیں واقع نہ ہولیں تو چپ کر رہے گا، اور بول نہ سکے گا۔ اس لیے کہ تو نے میری باتوں کا جو اپنے وقت پر پوری ہوں گی یقین نہ کیا۔

21۔ اور لوگ زکریا کی راہ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے کہ اسے مقدس میں کیوں دیر لگی۔

22۔ جب وہ باہر آیا تو ان سے بول نہ سکا۔ پس انہوں نے معلوم کیا کہ اس نے مقدس میں رویا دیکھی ہے اور وہ ان سے اشارے کرتا تھا اور گونگا ہی رہا۔

23۔ پھر ایسا ہوا کہ جب اس کی خدمت کے دن پورے ہوگئے تو وہ اپنے گھر گیا۔

24۔ ان دنوں کے بعد اس کی بیوی الیشبع حاملہ ہوئی اور اس نے پانچ مہینے تک اپنے تئیں یہ کہہ کر چھپائے رکھا کہ

25۔ جب خداوند نے میری رسوائی لوگوں میں سے دور کرنے کے لیے مجھ پر نظر کی ان دنوں میں اس نے میرے لیے ایسا کیا۔

26۔ چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرۃ تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔

27۔ جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی اور اس کنواری کا نام مریم تھا۔

28۔ اور فرشتہ نے اس کے پاس اندر آ کر کہا سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے خداوند تیرے ساتھ ہے۔

29۔ وہ اس کلام سے بہت گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے۔

30۔ فرشتہ نے اس سے کہا اے مریم خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے۔

31۔ اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔اس کا نام یسوع رکھنا۔

32۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا۔

33۔ اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔

34۔ مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیونکر ہوگا جبکہ میں مرد کو نہیں جانتی

35۔ اور فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ مولود مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا۔

36۔ اور دیکھ تیری رشتہ دار الیشبع کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے اور اب اس کو جو بانجھ کہلاتی تھی چھٹا مہینہ ہے۔

37۔ کیونکہ جو قول خدا کی طرف سے ہے وہ ہرگز بے تاثیر نہ ہوگا۔

38۔ مریم نے کہا دیکھ میں خداوند کی بندی ہوں میرے لیے تیرے قول کے موافق ہو تب فرشتہ اس کے پاس سے چلا گیا۔

39۔ ان ہی دنوں مریم اٹھی اور جلدی سے پہاڑی ملک میں یہوداہ کے ایک شہر کو گئی۔

40۔ اور زکریا کے گھر میں داخل ہو کر الیشبع کو سلام کیا۔

41۔ اور جونہی الیشبع نے مریم کا سلام سنا تو ایسا ہوا کہ بچہ اس کے رحم میں اچھل پڑا اور الیشبع روح القدس سے بھر گئی۔

42۔ اور بلند آواز سے پکار کر کہنے لگی کہ تو عورتوں میں مبارک اور تیرے رحم کا پھل مبارک ہے۔

43۔ اور مجھ پر یہ فضل کہاں سے ہوا کہ میرے خداوند کی ماں میرے پاس آئی؟

44۔ کیونکہ دیکھ جونہی تیرے سلام کی آواز میرے کان میں پہنچی بچہ مارے خوشی کے میرے

رحم میں اچھل پڑا۔

45۔ اور مبارک ہے وہ جو ایمان لائی کیونکہ جو باتیں خداوند کی طرف سے اس سے کہی گئی تھیں وہ پوری ہوں گی۔

اب قرآن مجید کا بیان ملاحظہ فرمایئے:

''جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے، اسے میں نے تیرے نام آزاد کرنے کی نذر مانی، تو میری طرف سے قبول فرما! یقیناً تو خوب سننے والا اور پوری طرح جاننے والا ہے۔'' (آل عمران:۳۵)

''جب بچی کو جنا تو کہنے لگیں کہ پروردگار! مجھے تو لڑکی ہوئی، اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ کیا اولاد ہوئی ہے اور لڑکا لڑکی جیسا نہیں میں نے اس کا نام مریم رکھا، میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔'' (آل عمران:۳۶)

''پس اسے اس کے پروردگار نے اچھی طرح قبول فرمایا اور اسے بہترین پرورش دی۔ اس کی خیر خبر لینے والا زکریا (علیہ السلام) کو بنایا، جب کبھی زکریا (علیہ السلام) ان کے حجرے میں جاتے ان کے پاس روزی رکھی ہوئی پاتے، وہ پوچھتے اے مریم! یہ روزی تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ وہ جواب دیتیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزی دے۔'' (آل عمران:۳۷)

''اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔'' (آل عمران:۳۸)

''پس فرشتوں نے انہیں آواز دی، جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تجھے یحییٰ کی یقینی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا، سردار، ضابط نفس اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے۔'' (آل عمران:۳۹)

''کہنے لگے اے میرے رب! میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا؟ میں بالکل بوڑھا ہوگیا ہوں اور میری

بیوی بانجھ ہے، فرمایا: اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے۔'' (آل عمران:۴۰)

''کہنے لگے پروردگار! میرے لیے اس کی کوئی نشانی مقرر کر دے، فرمایا، نشانی یہ ہے کہ تین دن تک تو لوگوں سے بات نہ کر سکے گا، صرف اشارے سے سمجھائے گا، تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کر اور صبح وشام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ۔'' (آل عمران:۴۱)

''کہیعص۔ یہ ہے تیرے پروردگار کی اس مہربانی کا ذکر جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی۔'' (مریم:۱ تا ۲)

''جبکہ اس نے اپنے رب سے چپکے چپکے دعا کی تھی۔'' (مریم:۳)

''کہ اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا۔'' (مریم:۴)

''مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے، میری بیوی بھی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما۔'' (مریم:۵)

''جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا بھی جانشین اور میرے رب! تو اسے مقبول بندہ بنا لے۔'' (مریم:٦)

''اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے، ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا۔'' (مریم:۷)

''زکریا (علیہ السلام) کہنے لگے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ اور میں خود بڑھاپے کے انتہائی ضعف کو پہنچ چکا ہوں۔'' (مریم:۸)

''ارشاد ہوا کہ وعدہ اسی طرح ہو چکا، تیرے رب نے فرما دیا ہے کہ مجھ پر تو یہ بالکل آسان ہے اور تو خود جبکہ کچھ نہ تھا میں تجھے پیدا کر چکا ہوں۔'' (مریم:۹)

''کہنے لگے میرے پروردگار! میرے لیے کوئی علامت مقرر فرما دے، ارشاد ہوا کہ تیرے لیے علامت یہ ہے کہ باوجود بھلا چنگا ہونے کے تو تین راتوں تک کسی شخص سے بول نہ سکے گا۔'' (مریم:۱۰)

''اب زکریا (علیہ السلام) اپنے حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آ کر انہیں اشارہ کرتے ہیں کہ تم صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔'' (مریم:۱۱)

''اور زکریا (علیہ السلام) کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے۔'' (الانبیاء:۸۹)

''ہم نے اس کی دعا کو قبول فرما کر اسے یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لیے درست کر دیا۔ یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔'' (الانبیاء:۹۰)

یوحنّا حضرت یحییٰ علیہ السلام

انجیل کے بیان کے مطابق حضرت زکریا کے ہاں اُس کی زوجہ Elizibeth الزبت سے اُن کا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام John یحییٰ رکھا گیا۔ وہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے 6 ماہ پہلے پیدا ہوا۔ وہ بڑا ہوا تو حضرت عیسیٰ کی طرح لوگوں کو گناہوں سے باز رہنے اور نیک عمل کرنے کی نصیحتیں کرتا تھا اور لوگوں کو پانی سے بپتسمہ دیتا تھا۔ حضرت عیسیٰ نے بھی اُس سے بپتسمہ لیا۔ اس لیے اُس کو John The Baptist یوحنّا بپتسمہ دینے والا بھی کہا جاتا تھا۔

اُسی دوران ہیرودیس رومن حاکم کا بھائی فوت ہوگیا تو اُس نے اُس کی بیوہ ہیرودیاس سے خود شادی کرلی جس کا حضرت یحییٰ نے شاید اُس وقت کے معاشرے کے رسم ورواج کی رو سے بُرا منایا اور احتجاج بھی کیا۔ اس لیے اُنہیں قید میں ڈال دیا گیا۔ ایک دفعہ اُس کی (ہیرودیس کی) سالگرہ کے دن ہیرودیاس عورت کی بیٹی یعنی حاکم ہیرودیس کی بھتیجی نے بہت اچھا ناچ کیا۔ اُس سے خوش ہوکر ہیرودیس نے اُسے کہا کہ مانگ جو مانگنا چاہتی ہو میں آدھی سلطنت تک تم کو دے دوں گا۔ اُس لڑکی نے اپنی ماں سے پوچھا اُس نے کہا یوحنّا کا سر مانگ۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور قیدی یوحنّا کا سر مانگ لیا۔ ہیرودیس پریشان ہوگیا لیکن زبان پوری کرنی تھی اس لیے اُس نے جلاّد بھیج کر یوحنّا کا سر کٹوا کر منگوالیا اور لڑکی کو دیا۔

قرآن میں اِس کا ذکر نہیں ہے۔

ملاحظہ ہو قرآن کی آیات:

''اے یحیٰ! میری کتاب کو مضبوطی سے تھام لے'' اور ہم نے اسے لڑکپن ہی سے دانائی عطا فرما دی۔'' (مریم:۱۲)

''اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی بھی، وہ پرہیز گار شخص تھا۔'' (مریم:۱۳)

''اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے والا تھا اور سرکش اور گناہ گار نہ تھا۔'' (مریم:۱۴)

''اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے۔'' (مریم:۱۵)

نظریہ آخرت وقیامت:

بائبل، میں جن پیغمبروں، رسولوں، نبیوں کا ذکر ہوا ہے۔ مثلاً نوح، ابراہیم، اسحاق، اسماعیل، لُوط، یعقوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، یشوع، داؤد، سلیمان، یونس، ایوب، زکریا، یحیٰ، الیاس، عیسیٰ علیہم السلام اُن میں سے کسی کی طرف سے نمازوں، روزوں، آخرت، قیامت اور قیامت میں تمام مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے اور دنیاوی اعمال کی بنا پر ان کو جنت اور دوزخ میں بھیجا جانے اور وہاں ہمیشہ رہنے کے بارے میں کوئی ہدایت یا نصیحت کا ذکر نہیں ملتا۔ (اور نہ حوروں کا ذکر ہے) حج اور سات آسمانوں کا بھی کوئی ذکر نہیں۔ نیز بیشتر پیغمبر فلسطین میں پیدا ہوئے کیونکہ بائبل ہی ایک کتاب ہے جس میں قرآن سے پہلے ان کا ذکر ملتا ہے۔

انجیل میں ایک دو جگہوں پر قیامت کے الفاظ اور روزوں کا ذکر ملتا ہے لیکن وضاحت نہیں کی گئی۔

بائبل میں نظریہ آخرت یعنی قیامت، جنت ودوزخ وغیرہ بالکل غائب ہے۔ کتاب احبار کے باب 26 میں لکھا ہے کہ یہوداہ خدا جس نے تمام دنیا اور کائنات کو 6 دنوں میں بنایا فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل اگر میرے حکموں کو مانیں، میری شریعت پر چلیں اور اُس پر عمل

کریں تو میں اُن کو متعدد نعمتیں عطا فرماؤں گا۔ مثلاً بروقت مینہ برسانا، وافر زرعی پیداوار، اناج، خوراک، تندرستی اولاد و دولت، خوشیاں، دشمنوں کے خلاف جنگ میں فتح وغیرہ لیکن سب اِسی دنیا میں اور اِس کے برعکس اگر وہ میری شریعت کو نہ مانیں، میرے حکموں پر عمل نہ کریں تو میں بھی اُن کو طرح طرح کی مصیبتوں، عذابوں میں مبتلا کردوں گا مثلاً خشک سالی، قحط، بھوک، تنگ دستی، بیماریاں، اموات، غریبی، بداعمالی اور جنگ میں شکست وغیرہ لیکن سب اِسی جہان میں۔ (کوئی دوسرا جہان نہیں)

اختتام:

(بائبل میں اس بڑی حقیقت کا کوئی ذکر نہیں کہ زمین گول ہے اور اپنے محور اور سورج کے گرد گھومتی ہے۔ جس کا ذکر کتاب پیدائش کے پہلے باب میں ہونا چاہیے تھا)

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔

15 ویں صدی عیسوی سے پہلے تک بنی نوع انسان میں یہ عقیدہ پایا جاتا تھا کہ زمین چپٹے اور ہموار فرش کی مانند مستقل ہے اور اس کی وسعت نامعلوم حد تک قائم ہے اور یہ کہ سورج، چاند اور ستارے زمین کی نسبت بہت چھوٹے اجرامِ فلکی ہیں جو ہر روز مشرق سے طلوع ہوتے ہیں اور مغرب میں غروب ہوجاتے ہیں لیکن 15 ویں صدی عیسوی میں یورپ میں ستارہ شناسوں اور سائنس دانوں کے مشاہدوں سے ایک افواہ چلی کہ زمین گول ہے اور گھومتی ہے اپنے محور اور سورج کے گرد۔

اس مفروضے کو حقیقت تسلیم کرتے ہوئے کولمبس نے 1492ء میں سپین پرتگال کے مغربی ساحل سے مغربی سمت کی طرف بحری سفر شروع کیا اس خیال سے کہ اگر زمین گول ہے تو ہم مغرب کی طرف سفر کرکے ایشیا کے مشرق اور ہندوستان میں پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک مہینہ کے اندر وہ کیوبا کے ساحل پر پہنچ گیا پھر امریکہ دریافت کرلیا۔

1553ء میں پولینڈ کے ایک ستارہ شناس Copernicus کوپرنیکس نے ایک نئی دوربین بنائی اور مشاہدہ کرکے یہ اعلان کیا کہ زمین گول ہے اور اپنے محور اور سورج کے گرد

گھومتی ہے۔ کیونکہ یہ دعویٰ بائبل اور انجیل میں درج نہیں تھا اس لیے اُس پر عیسائیت کی رُو سے کُفر کا مقدمہ چلایا گیا۔ جس کی بنا پر اُس کو Excommunication یعنی خارج السلامی سزا کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس سزا کے تحت مجرم کی سلامتی سے حکومت ہر قسم کی ذمہ داری سے بری ہو جاتی تھی اور اُسے کوئی بھی شخص قتل کر سکتا تھا۔ اس لیے اُس نے اپنی جان بچانے کے لیے اپنا اعلان واپس لے لیا تو عدالت نے اُس کو بری کر دیا لیکن عدالت سے باہر آ کر اس نے زور سے نعرہ لگایا And Yet the earth is round and revolves around itself and the Sun یعنی ''بہر حال زمین گول ہے اور اپنے محور اور سورج کے گرد گھومتی ہے۔'' یہ کہہ کر وہ وہاں سے بھاگ گیا۔

اس کے بعد ایک اور ستارہ شناس اور سائنس دان Galileo گلیلیو نے بھی یہی دعویٰ کر دیا۔ اُس کو بھی عیسائی علماء کی طرف سے دھمکیاں ملنا شروع ہو گئیں لیکن امریکہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی دریافت اور فلپائن تک عربوں و مغربی جہاز رانوں نے کامیاب سفر کر کے دنیا کے گرد چکر بھی لگا لیے تو یہ حقیقت مسلط ہو گئی کہ زمین گول ہے اور اپنے اور سورج کے گرد گھومتی ہے۔ آج کل دنیا کے تمام کاروبار سیاسی تعلقات، بحری اور ہوائی سفر اسی حقیقت کی رو سے چلتے ہیں۔

فضل الٰہی اصغر
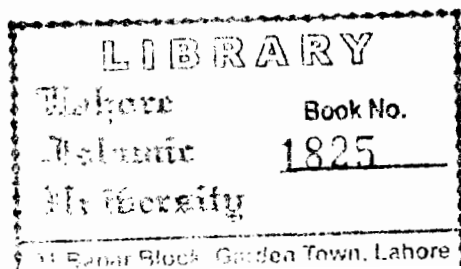
بائبل اور قرآن

کی مشترکہ باتیں

دارالخلد

رحمان مارکیٹ ◉ غزنی سٹریٹ ◉ اردو بازار ◉ لاہور پاکستان